

Khalid

Readers
Health Series

خوشگوار صحت سے نواز دو اچھی زندگی گزاریں

جنسی صحت

حکیم سیف اللہ سیکو

SEXUAL DISORDERS
AND COMPLICATIONS

حسن ترتیب

5	جنس لفظ	*
7	جنس کیا ہے؟	*
17	مردانہ اعضا کا تسلسل	*
22	مردوں کا تختہ	*
25	زنانہ اعضائے کامل	*
29	اسلام کا نظریہ جنس	*
47	اسلام میں آداب مباشرت	*
63	مردوں کے جنسی امراض	*
104	جنسی لمحات کو طویل تر بنائیں	*
107	عورتوں کے جنسی امراض	*
155	مقوی باہ غذائیں	*



مردانہ و زنانہ اعضا

معاذ ہاشمی زراہ شیخ

اہتمام ریڈرز پبلشرز

پرنٹر المجاہد پرنٹنگ پریس

تعداد 1100

مصنف حکیم سیف اللہ بیکھو

قیمت 195 روپے

5. پائل 1415ھ

پیش لفظ

جنس جسے عام طور پر نیکیس کے نام سے پکارا جاتا ہے پوری میں اس پر بات چیت ہوئی ہے مگر ہمارے معاشرہ میں اس کو موضوع بحث نہیں بنایا جاتا جس کی وجہ سے عام لوگوں میں معلومات نہ ہونے کے برابر ہیں جبکہ یہ کائنات کی سب سے بڑی سچائی ہے، ذریعہ نظر کتاب میں اس موضوع پر قرآن و حدیث سے سیر حاصل گفتگو کی گئی بلکہ سنہری حروف میں لکھی جانے والی معلومات بھی فراہم کی گئی ہیں، تاکہ عوام الناس ایہامات سے چھٹکارا حاصل کریں اور اپنی ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنا سکیں۔

”حکمت“ انسان کی بھلائی اور تندرستی اور راہنمائی کے لیے ہے۔ میں نے اسی لئے شعبہ حکمت کو چنا اور خدمت خلق کو اپنا شعار بنایا۔ میں نے ہمیشہ کوشش کی کہ بہتر سے بہتر اور آسان طریقے کے ساتھ حکمت کو عوام الناس تک پہنچا کر سکوں۔ میری کوشش کتب اور دس کتب کا یہ سیٹ میری کوششوں کا طبعی اور عملی ثبوت ہے۔

میرے عزیز ہم وطنو! سب سے بہتر علاج احتیاط اور اعتدال ہے۔ صاف ستھری، تازہ اور معتدل خوراک ہمارے لیے تندرستی کا باعث اور بیمار یوں سے بچنے کا آسان نسخہ ہے میں نے ان دس کتب کے سیٹ کو اس لیے مرتب کیا ہے کہ آپ جان سکیں کہ پھلوں، سبزیوں، دھیرا جیٹاں اور جڑی بوٹیوں میں کون سی چیزیں آپ کے لئے کس انداز میں مفید اور کس انداز میں نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ حکمت میں عملی دلچسپی رکھنے والے صاحبان کے لئے چھپہ چھپہ حکمی نسخہ جات بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ وہ ان نسخہ جات کو خلق خدا کی بھلائی کا سامان بنائیں گے۔ ان کتب میں انسانی صحت کے بنیادی اصولوں کو حکمت نبوی سے اخذ کر کے نبوی طریقہ علاج کے عنوان سے تمام کتب میں لکھا گیا ہے۔ انہیں بغور پڑھ لیں اور پھر ان پر بحثی سے عمل کریں۔ انشاء اللہ آپ ہمیشہ تندرست و توانا رہیں گے۔

میں نے خوراک مثلاً سبزیاں، پھل، میوہ جات، جڑی بوٹیوں، روغنیاں، گوشت وغیرہ پر

طیوہ طیوہ کتب اس لیے تحریر کی ہیں کہ آپ ان سے صحیح طور پر مستفید ہو سکیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر ایک ہی جگہ پر بہت سا مواد دے دیا جائے تو قاری کنفیوژن کا شکار ہو جاتا ہے۔ معلومات ایک حد سے زیادہ بڑھ جائیں تو اصطلاحات کا گورکھ دھندلا جاتی ہیں۔ تحصیل علم میں وقت بہت ضروری ہے، اسی وجہ سے ان تمام موضوعات کو دس مختصر کتب میں الگ الگ بیان کیا گیا ہے۔ میں نے انتہائی آسان طریقے اور کم معلومات میں پچھڑ خوش کر دیا ہے تاکہ آپ کے ذہن پر زیادہ بارت پڑے اور آپ ان معلومات سے صحیح طور پر مستفید ہو سکیں۔

آخر میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اگر آپ ان چیزوں کو پڑھ لیں اور حریہ مستفید ہونا چاہیں تو ملک بھر میں असود دیہی فاؤنڈیشن کے تحت ہمارے دو خانے موجود ہیں۔ ان میں موجود مستند اطباء، محققین، انجمنی اصولوں کے مطابق کام کرتے ہیں اور असود دیہی فاؤنڈیشن کی ادویات انجمنی اصولوں پر بنائی گئی ہیں جن کا تذکرہ ان کتب میں ہے۔ آپ ان دو خانوں میں جا کر مستفید ہو سکتے ہیں۔

آپ اگر مجھ سے براہ راست مشورہ کرنا چاہیں تو براہ راست رابطہ کریں۔ میں مفت طبی مشورے کے لیے حاضر خدمت ہوں۔ صرف سبکی اتھاس ہے کہ آپ اپنی خصوصی دعاؤں میں مجھے یاد رکھیں۔

حکیم سیف اللہ سیکھو

(بانی असود دیہی فاؤنڈیشن)

www.alsaudiatibbifoundation.org

السعودیہ لطیف فاؤنڈیشن

بالمقابل مسلم مسجد، چوک نیو انارکلی، لاہور

0300 0446451

0300 0866940

0345 1679939

جنس کیا ہے؟

یکس ایک جذبہ ہے جو دنیا کے تمام انسانوں، ہر مرد میں اور ہر عورت میں..... رچا بسا رہتا ہے، اور جو ہر مرد (مرد و عورت) کے لیے بنیادی طور پر فطری کشش کا باعث بنتا ہے۔ یکس ایک مکمل سائنس بھی ہے جو دنیا کی تمام زندگیوں (انسان، حیوان، چرند، پرند وغیرہ) میں موجود ہے اور جس سے قدرت کی زندگی کا نظام قائم رہتا ہے اور آگے چلتا ہے۔ یکس نہ تو سلسلہ تولید یعنی پیدائش کا سلسلہ ختم ہو جائے۔ یکس ایک فن ہے جو جنسی جذبہ اور خواہش کو عملی شکل دیتا ہے۔

یکس کو جذبہ کہیں، سائنس کہیں، یا ایک فن کہیں، یہ دنیا کی سب سے بڑی حقیقت ہے جسے قدرت نے ہر ذی روح کو بطور نعمت عطا کیا ہے۔ یہ ایک مسلسل نظام ہے، کبھی ختم نہ ہونے والا ایک سلسلہ ہے، جس کا ہر عمل، ہر فعل باقاعدہ اور مقررہ مقصدین ہے اور یہی باقاعدہ اور مقررہ عمل سلسلہ تولید کے ذریعہ ایک زندگی سے دوسری زندگی کو ختم دیتا ہے۔

یکس انسانی زندگی کا اہم ترین جزو ہے۔ حیوانوں اور جانوروں کے برعکس مرد و عورت کی زندگی میں یکس کے عمل اور خواہشات و احساسات کا کوئی مقررہ نظام یا سلسلہ نہیں ہے۔ مقررہ وقت اور مقررہ طور طریقہ بھی نہیں ہے۔ ان میں ہر بار یکس کا مقصد سلسلہ تولید جاری رکھنا بھی نہیں ہوتا، حقیقت تو یہ ہے کہ یکس کے سلسلے میں عورت و مرد کو مکمل آزادی حاصل ہے اور یکس کے ہر پہلو، ہر مقصد پر ان کی اپنی خواہشات، جذبات اور طور طریقے حاوی ہیں۔

انسان کی زندگی میں خصوصاً شادی شدہ زندگی میں یکس، پیار کا ایک ذریعہ ہے۔ محبت کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ انسان کو ذہنی و جسمانی خوشی اور تسکین عطا کرتا ہے اور بھرپور سکھ بھی دیتا ہے۔

انسانی زندگی میں یکس ویسا نہیں ہے جیسا جانوروں، چرندوں اور پرندوں میں ہے۔ جانوروں کی طرح انسان کلمے عام جنسی فعل سرانجام نہیں دیتا۔ وہ ایک مہذب سماج کا پابند رکھ

ہے جو زندگی کو متاثر کرتا ہے اور کشش یا محبت کے جذبہ کو جنم دیتا ہے۔ انسان کی سماجی زندگی کا ایک اور پہلو شادی شدہ زندگی ہے۔ انسانی زندگی کے اس پہلو پر نیکس کا اثر بہت زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ خاندانہ اور بیوی کے درمیان محبت کے اظہار کے کئی رنگ و صفت یا طریقے ہوتے ہیں، لیکن جنسی ملاپ کے ذریعے اظہار محبت سے جو سکھ حاصل ہوتا ہے اس سے بڑا اور گہرا محبت کا کوئی دوسرا لطف یا سکھ ہوسکتا ہے۔ جنسی محبت اور لطف کے بغیر ازدواجی زندگی کی بنیادی بل جاتی ہے۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ایک خوشگوار زندگی کے ہر پہلو کے سامنے نہ صرف نیکس کا تعلق ہے بلکہ اس کا گہرا اثر بھی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ نیکس انسان کی زندگی کا بھی الگ نہ ہونے والا لازمی اور ایک عجیب سا پہلو ہے جس کا تعلق ایک ساتھ دل، دماغ اور جسم سے ہے، انسان کے مکمل وجود اور مکمل شخصیت سے ہے۔ یہ ایک ایسا وسیع موضوع ہے جسے ٹھیک وقت پر اور پوری سوجھ بوجھ کے ساتھ سمجھنے اور اپنانے کی ضرورت ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ مرد و عورت نہ صرف نیکس کے اپنے جنسی اعضاء کو سمجھیں بلکہ ایک دوسرے کے اعضاء کے بارے میں بھی جانتے ہوں، اس سے کئی تکنیکی اور نفسیاتی حقیقت کے ساتھ انہیں اپنے مخالف نیکس کے مکمل وجود کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

جنسی آزادی کا نظریہ

مشرقی معاشرے میں جس کو ہمیشہ ایک پوشیدہ موضوع کہا اور سمجھا گیا ہے اور جنسی آزادی کو تو یہاں بات کرنا ہی گناہ عظیم سمجھا جاتا ہے۔ اس کے برعکس مغربی ممالک اور امریکہ کے راہ روی کو جنسی آزادی کا نام دے رہے ہیں۔ مشرقی معاشرے میں شادی کے بعد ہی عورت اور مرد، بیوی اور شوہر کے روپ میں جنسی آزادی کے مستحق کہلاتے ہیں، لیکن مغربی معاشرے میں شادی کی رسم موجود تو ہے تاہم نیکس پر وہاں پابندی نہیں ہے۔ مشرقی معاشرے میں سے ہم اپنے معاشرے اور اپنے ملک کی بات کریں تو کہہ سکتے ہیں کہ بہت سے شعبوں میں مشرقی معاشرہ آگے بڑھ رہا ہے، تعلیم کے ساتھ ساتھ ہمارے رہن سہن کا ڈھنگ بھی بدلا ہے۔ جدید طرز زندگی کا اثر ہماری جنسی زندگی پر بھی پڑا ہے اور نیکس جدید دور کی تیزی سے بڑھتی ہوئی جنسی آزادی کو بھی زیادہ اہمیت دینے لگی ہے۔

جنسی ضروریات، جنسی آزادی، شادی کی سماجی رسم، ان سب کے پس منظر میں نوجوان نسل کو

ہے۔ اس کا نیکس تہذیب اور سانچے کے دستور کی حدود کو پار نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کے لیے نیکس کے ساتھ کچھ سماجی پابندیاں، کچھ دوسرا یاں بھی ہیں۔ تاریخ انسانی پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ وقت اور سماجی تبدیلیوں کے ساتھ ہمیشہ بہت کچھ بدلتا رہتا ہے۔ نیکس کی قدریں بھی وقت کے ساتھ بدلتی ہیں۔ نیکس کے کئی معمولات، آہنی طور طریقے ایسے ہیں جنہیں آج کا مہذب معاشرہ قبول نہیں کرتا یا ان کی اجازت نہیں دیتا، نیکس کی معمولات کسی زمانے میں، کسی قوم قبیلے یا سانچے میں جائز و قابل قبول تسلیم کئے جاتے تھے اور مثال کے طور پر پانچویں صدی میں سانچے کا بحیثیت اورادہ بننے لگے اور اس میں ہم جنس پرستی (Homosexuality) کا چلن عام تھا، لیکن نیکس کا یہی فعل آج کے سانچہ اور دنیا کے بیشتر ممالک میں غیر قانونی ہے۔ غرض ہر دور کی بدلتی ہوئی سماجی قدروں سے نیکس کو بھی اثر انداز کیا ہے۔

نیکس کا موضوع بے حد وسیع ہے۔ یہ ہر فرد کی ذاتی شخصیت کا لازمی جزو ہے۔ نیکس جیسا ہم محسوس کرتے ہیں، اس سے نیکس زیادہ قوی اور شدید جذباتی احساس ہے۔ نیکس ہماری سوچ، ہمارے جذبوں کو، ہماری خواہشات و مقاصد کو ذاتی طور پر اثر انداز کرتا ہے۔ یہ اثر مختلف لوگوں میں مختلف ہو سکتا ہے۔ مثلاً جسمانی طور پر ایک دوسرے انسان میں نیکس کی جذباتی شدت ایک بہت زیادہ محبت مند اور توانا شخص سے زیادہ ہو سکتی ہے، اسی طرح ایک مزدور قسم کے غریب انسان میں نیکس کی خواہش زیادہ شدید ہو سکتی ہے اور اس کے مقابلے میں ہر طرح کی سہولتیں رکھنے والے ایک باثبات اور امیر انسان میں نیکس کی دلچسپی کم ہو سکتی ہے۔ یعنی نیکس کا تو نہ کوئی پیمانہ ہے اور نہ فرد کی اور یہ مرد و عورت کا ایک بے حد ذاتی موضوع ہے، جس کا تعلق صرف اس کی ذاتی خواہشات اور احساسات سے ہے۔

انسانی زندگی پر نیکس کے اثرات

نیکس کا اثر انسانی زندگی کے ہر پہلو پر نمایاں طور پر پڑتا ہے، اس سے ہماری سماجی زندگی بھی متاثر ہوتی ہے۔ یہ نیکس ہی ہے جو ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان کشش کا باعث بنتا ہے۔ اگر اس پہلو کا ہم نفسیاتی تجربہ کریں تو محسوس کریں گے کہ بظاہر کم عمر کے ایک چھوٹے لڑکے اور لڑکی کے درمیان نیکس کی کوئی ایسی کشش نہیں ہوتی، لیکن وہی دونوں جب بچپن سے گزر کر لڑکپن اور جوانی کی حدود میں داخل ہوتے ہیں تو ایک دوسرے میں جنسی کشش محسوس کرنے لگتے ہیں، کبھی کبھی یہ کشش محبت میں بھی بدل جاتی ہے۔ یہ نیکس کا جذباتی احساس ہی

بہت عجیبگی سے سوچنا ہوگا کہ صحیح کیا اور غلط کیا ہے؟ جوانی کی عمر میں جنسی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے جو کچھ مغربی معاشرے میں ہو رہا ہے کیا وہی ایسے معاشرے میں بھی کرنا چاہیے؟ مغربی معاشرے میں شادی سے قبل نو جوان لڑکوں، لڑکیوں کے درمیان زندگی کا ساجھی چھٹنے کی آڑ میں ڈیٹنگ (Dating) اور پیٹنگ (Petting) کی نہ صرف چھوٹ ہے بلکہ اکثر صورتوں میں اس کے لیے والدین انہیں اجازت بھی دیتے ہیں۔

نو جوان لڑکیوں اور لڑکوں میں وہاں پہلے ڈیٹنگ چلتی ہے اور پھر پینٹنگ۔

اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جوان لڑکے، لڑکیاں آپس میں بے جھجک چلتے چلتے ہیں، ہیر پانے کرتے ہیں، ہر طرح کی تفریح کرتے ہیں وغیرہ..... تاکہ شادی سے قبل وہ ایک دوسرے کو بخوبی سمجھ سکیں۔ دوسرا قدم آگے بڑھتا ہے وہ دو جسمانی دوری کو ختم کر دیتے ہیں، ایک دوسرے سے لپٹتا، جو سما اس سلسلے میں عام سی بات ہوتی ہے اور اس طرح کے عام جنسی کھیل کے ذریعہ وہ ایک دوسرے کو ”نٹنڈے“ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

تیسرا قدم ایک دوسرے کو ”نٹنڈے“ کہنا ہے جس کے تحت وہ ایک دوسرے کے مخصوص جسمانی اعضاء کو چھونے اور اس کے ساتھ کھینچنے کے لیے آزاد ہوتے ہیں۔

اس کے بعد ان کو فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ کیا وہ ایک کا سیاب خاندانی بیوی بن سکیں گے؟ فیصلہ ”اگر ”ہاں“ میں ہو تو شہ شادی کرنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں اور اگر ”نہاں“ آتا ہے تو آزادانہ جنسی کھیل کھینچنے کے بعد وہ محسوس کریں کہ ان کا حراج اور عادتیں آپس میں نہیں ملتیں تو کسی دوسرے جوان لڑکے یا لڑکی کے ساتھ بھی سلسلہ دوسری تیسری بار یا بہت بار چلتا رہتا ہے۔

سیکنڈ سے تینویں خواتین کی ایک جماعت نے وسیع طور پر اپنے اس نظریہ کا پرکھا ہے کہ ساری دنیا کے سانچ کو اس دقیقہ کو خیال سے آزاد ہونا چاہیے کہ کوئی عورت یا مرد صرف ایک ہی مرد یا عورت کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کر سکتا ہے۔ (اس نو جوان نسل میں کافی مقبول) جماعت کی رائے ہے کہ شادی سے پہلے یا بعد میں تمام جوان مردوں، عورتوں کو یہ حق حاصل ہونا چاہیے کہ وہ جب اور جس کے ساتھ چاہیں مباشرت کر سکیں۔

وہاں شادی سے پہلے اور بعد میں ہم جنس پرستی کے ذریعہ جنسی لطف و تسکین حاصل کرنے کی قانونی اجازت ہے۔ بہت سے مغربی ممالک میں ایسے کلب یا مراکز قائم ہیں جہاں جوان لڑکے اور لڑکیاں جنسی تعلیم حاصل کرنے کی آڑ میں سکے عام جنسی تعلقات قائم کر کے جنسی تسکین

حاصل کرتے ہیں۔

قوت اسماک میں اضافہ کرنے اور زیادہ سے زیادہ جنسی لطف حاصل کرنے کے لیے وہاں جوان اور بڑی عمری عورتوں، مردوں میں جنسی اعضاء کی پلاسٹک سرجری کرانے کا رواج بھی ہے، اسی مقصد کے لیے دیگر بہت سے مصنوعی طریقے بھی اختیار کئے جاتے ہیں۔ شادی سے قبل ہی حاملہ ہو جانے کے بعد حمل کرانے والی جوان لڑکیوں کی تعداد وہاں بہت زیادہ ہے اور روز بروز اس تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

جنسی آزادی کی ایسی بے شمار مثالیں اور بھی ہیں جو مغربی اور امریکی معاشرے میں عام رائج ہیں، لیکن ہم پھر اپنے سوال کی طرف لوٹتے ہیں کہ جوانی میں جنسی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے آج کچھ بھی مغربی معاشرے میں ہو رہا ہے کیا وہی سب کچھ مغربی جوان نسل کو بھی کرنا چاہیے؟

میں سمجھتا ہوں کہ اس سوال کا صحیح جواب ہر ذی ہوش انسان دل سے معلوم کر سکتا ہے۔ مغربی معاشرے میں جو جنسی طوفان اٹھا ہوا ہے، پچھلے ایواب میں، میں ان کی چند جھلکیاں پیش کر چکا ہوں، ان سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا کہ مغرب میں شادی اور میاں بیوی کے ”جنسی تعلقات“ کے مقابلے میں زیادہ اہمیت صرف سیکس اور سیکس کے ذریعہ حاصل ہونے والے لطف و حاصل ہے۔ شاید وہ لوگ کسی بھی مناسب اور غیر مناسب ڈھنگ سے جنسی لطف حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ شادی تو ان کے نزدیک محض ایک ڈھنگ ہے، محض ایک سماجی رسم ہے۔ ہم چاہے کتنا جدید ہونے کا دم بھریں، ہماری معاشرتی قد ریں ہمارے ساتھ چلتی ہیں اور ہمارے لیے شادی دوسرے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے جنسی سکھ حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ (جس کی اسلام میں اجازت ہی نہیں دیتا بلکہ حکم بھی دیتا ہے) (یہی وجہ ہے کہ مغربی ممالک میں زیادہ تر شادیاں ناکام ہوتی ہیں، زیادہ تر عورتیں مرد طلاق حاصل کرتے ہیں لیکن ایک اسلامی معاشرے کے حالات اس کے برعکس ہیں۔

اسلام ہمیں جدید اصولوں سے ہم آہنگ ہونے سے منع نہیں کرتا، لیکن ہمیں ہمت کے نام پر تارکیوں کے ان غاروں میں بھی اترنے کی اجازت نہیں دیتا، جہاں فقط جنسی بد حالی کو پہنچے ہوئے انسان ماں، بہن اور بیٹی کے رشتے کو بھی بھول جائے۔ جہاں ڈیٹنگ اور پیٹنگ جیسے گناہ نے اصول رواج پا جائیں، آئیں اس کے بارے میں ہم آج کو بتاتے ہیں کہ یہ کیا

خرفات ہیں؟

ڈیٹنگ اور ڈیٹنگ

ڈیٹنگ (Dating) اور پیٹنگ (Petting) انگریزی الفاظ ہیں جو مغربی تہذیب کا تھوہ ہیں، ان کو میں ”لوہیرن“ یا ”محبت کی شادی“ کا ذریعہ کہوں گا۔

شادی سے پہلے اور شادی کے لیے جوان لڑکوں، لڑکیوں کا ایک دوسرے سے ملنا جانا، ایک دوسرے کے لیے کشش محسوس کرنا، ایک دوسرے کو پسند کرنا اور حسین شامیں گزارنے کو ”ڈیٹنگ“ کہا جاتا ہے جو مغربی معاشرے میں عام ہے اور اسے قطعاً برا سمجھیں نہیں کیا جاتا۔

بالغ ہونے سے نوجوان ہو جانے تک کی عمر میں لڑکوں، لڑکیوں کے ملنے کا یہ واقعہ کسی بھی وقت ہو سکتا ہے۔ پہلی ملاقات کی جھجک وقتی ہو سکتی ہے جو جلد ہی ”اپنائیت“ میں بدل جاتی ہے۔

جوان لڑکوں، لڑکیوں کی زندگی کا یہ وقت بے حد احماد ہوتا ہے۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب وہ بہت کچھ سیکھتے ہیں یا سیکھ سکتے ہیں، اسی وقت انہیں یہ بھی سیکھنا اور جانا ہوتا ہے کہ آدمی کے روپ میں، ایک دوست کے روپ میں، ایک محبوب روپ میں، ہونے والے مہیاں بیوی کے روپ میں، ان دونوں کی پسند کیسی ہے۔ دلچسپیاں کیسی ہیں، عادتیں کیسی ہیں۔ زندگی کے بارے میں ان کا نظریہ کیا ہے؟ مغربی معاشرے میں ڈیٹنگ دو طرح کی ہوتی ہے؟ ایک عورت اور دوسری ذاتی۔

جمہوری ڈیٹنگ میں بہت سے لڑکے لڑکیاں ایک ساتھ کسی دھو، چنگ، سکول، کالج وغیرہ میں جمع ہوتے ہیں اور ایسے موقعوں پر جوان لڑکے، لڑکیاں ایک دوسرے کا تعارف حاصل کرتے ہیں، پھر ایک دوسرے کے قریب آ جاتے ہیں، ان میں سے ایک دوسرے کے لیے کشش پیدا ہو جاتی ہے، پھر آہستہ آہستہ زیادہ زبردست آ جاتے ہیں اور اس کے بعد ڈیٹنگ کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور وہ دونوں ان کیلئے میں ملنے لگتے ہیں۔

شادی سے قبل مباشرت..... اسلام اور جدید سائنس

اسلام کسی بھی جوان لڑکے، لڑکی کو شادی سے قبل مباشرت کی آزادی نہیں دیتا، نہ ہی شرعی معاشرہ اس بات کی اجازت دیتا ہے لیکن اس کے برعکس مغربی معاشرہ اس بات پر کسی شرمندگی کا اظہار نہیں کرتا بلکہ اس پر حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

نبی کریمؐ کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا کہ وہ زنا کرنے کی اجازت چاہتا ہے، نبی کریمؐ نے کہا کہ اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی، کیونکہ میں تمہاری بہن، ماں یا بیٹی کے بارے میں بھی اسی قسم کی اجازت نہیں دے سکتا، دیکھیں نبی کریمؐ نے کس خوبصورتی سے اس شخص کو مطمئن کیا اور ہمارے لیے راہنما اصول واضح کر دیا زنا یا شادی کے بغیر مباشرت کی کیا حیثیت ہے۔

شادی کے بغیر مباشرت کی مندرجہ ذیل باتیں ہیں:

1- مباشرت کا نتیجہ حمل ظہرنا، اکثر نچھو نچھو نہیں ہوتا، اس صورت میں عورت کا کیا مستقبل ہوگا اور بچے کا کیا مستقبل ہوگا۔

2- استقامت مل سے اگر اس معیبت سے جان چڑوا بھی لی جائے تو عورت کی جسمانی اور ذہنی صحت پر اثر پڑ سکتا ہے۔

3- جوان لڑکے لڑکیاں شادی سے پہلے کسی بھی طرح جنسی عمل میں الجھ جاتے ہیں، ان کی تمام دلچسپیاں کا مرکز بیکس بن جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی حالت ہوتی ہے جو نہ صرف ان کی شخصیت میں بلکہ ساری زندگی میں ایک ہی کی خلا پیدا کر دیتی ہے۔ شادی شدہ زندگی میں ایسا نہیں ہوتا، کیونکہ خاوند اور بیوی کے درمیان قائم ہونے والے جسمانی تعلقات ان کی ازدواجی زندگی کا ایک فطری حصہ ہوتے ہیں۔ خاوند اور بیوی کی حیثیت میں وہ جنسی تعلقات تو قائم کرتے ہیں، اس کے ساتھ اپنی ہر طرح کی ذمہ داریوں اور فرائض سے بھی بے نیاز نہیں ہوتے۔ (جولائیس نوجوانوں کے لیے)

آج کل پڑھنے کے طبقے کے افراد شادی سے گریز کرنے لگے ہیں۔ نوجوان عورتیں اور مرد حصول تعلیم اور تلاش معاش کے پیکر میں شاب کا بہترین حصہ تجربہ میں گزار دیتے ہیں اور جب ان کی زندگی 25 برس سے تجاوز کر جاتی ہے تو وہ ازدواجی زندگی کی ذمہ داریاں قبول کرنے سے آنکھیں چرانے لگتے ہیں جبکہ بلند معیار معیشت کے نام پر اہل مغرب شادی سے بے زاری کا اظہار کرتے ہی، عیاش عورتیں اور مرد شادی کو اپنی تفریحات اور مفاصل کے راستے میں رکاوٹ سمجھ کر اس سے دور بھاگتے ہیں۔

شادی نہ کرنے والوں کا انجام

کیسا نواوا اپنی سوانح میں لکھتا ہے:

”میں نے شادی نہیں کی کیونکہ ایک عورت سے وابستہ مجھے پسند نہیں تھی، لیکن

اب تک خود بخود ہی میرے لیے غلامی بن گئی ہے۔ اگر میں نے ایک ہوش مند عورت سے شادی کی ہوتی جو مجھے اپنے قابو میں رکھ سکتی تو میری دولت محفوظ رہتی، میرے ہاں بچے پیدا ہوتے اور میں بچہ چاہنے کی تنہائی اور افلاس سے محفوظ رہتا۔“

ایک حسین ایکٹرس فرماتی ہیں:

”میں شادی نہیں کروں گی کیونکہ مجھے تین یا چار دوستوں کی رفاقت میرے جو شوہر کے فہم اہل ہیں۔ پہلا نکاح جو مجھ سے شام تک ہو جاتا ہے، دوسرا صبح ہو جاتا ہے، تیسرا بلا جو رات گئے دیر سے آتا ہے۔ خیر یہ تو مبالغہ آمیزی ہے۔ گرنا کاربو کے زمانے میں ہالی ووڈ کی مشہور ترین ایکٹرس تھی مگر بچہ چاہنے کی عمر کو پہنچنے کے بعد اس کے دوست احباب سب اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔ اس نے اپنی 75 ویں سالگرہ 18 ستمبر 1980 کو کویتا منائی، مگر نا کاربو کے سوانح نگار نے اس سے پوچھا کہ کیا آپ کو اس بات پر افسوس ہے کہ آپ نے شادی نہیں کی جس کی وجہ سے آج آپ کی تنہائیوں کا کوئی ساتھی نہیں، مگر نا کاربو نے تنگیں لہے میں جواب دیا۔ میرا خیال ہے کہ میرا شادی نہ کرنا ایک غلطی تھی۔“ (ہفت روزہ، 21 ستمبر 1980)

امریکہ کی ایک ایکٹرس جین ہیرگ نے اپنی پریکٹس شخصیت کی وجہ سے غیر معمولی شہرت اور مقبولیت حاصل کی، امریکہ کے علاوہ یورپ میں بھی وہ ایک محسوس تک لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی رہی۔ اس نے قدم بہ قدم انداز میں ایک ”گھر“ بنانے کے بجائے لاکھوں گھروں کے لیے سامان تفریح بننے کو ترجیح دی، مگر اس کی موت کے بعد جب اس کی ڈائری پڑھی گئی تو اپنی ڈائری کی آخری سطروں میں اس نے لکھا تھا:

”کاش میں اپنے گھر میں رہتی ہوتی۔“ (ہفت روزہ، 18 نومبر 1981)

میرین مرد و امریکہ کی انتہائی مشہور خاتون ہے۔ اس نے اولاً تو گراف کے ماڈل کی حیثیت سے اپنی زندگی کا آغاز کیا، اس کے بعد وہ اپنی غیر معمولی نسوانی کشش کی بناء پر فلم کی دنیا کی ہیروئن بن گئی۔ اسے چنی دیوی کہا جانے لگا۔ اس کی فلموں کو زبردست مقبولیت حاصل ہوئی، اس کی آخری فلم ”ہے جوت“ (Mistif) تھی۔ فلم کا عنوان گویا خود اس کی اپنی زندگی کا عنوان تھا۔ انسانی

زندگی کے سمندر کے درمیان وہ نفسیاتی طور پر تنہا ہو کر رہ گئی تھی۔ وہ اپنے آپ کو مستقل ڈپریشن میں محسوس کرتی تھی، آخر کار وہ اس نفسیاتی علاج کو برداشت نہ کر سکی۔ 15 اگست 1962ء کو اس نے بیک وقت بہت سی خوب آدھ گولیاں کھا کر خودکشی کر لی۔ موت کے وقت اس کی عمر 36 سال تھی۔

یورپ میں شادی کے ادارے کی تنہائی

سینکڑوں نوجوانوں کو جنسی راہ رومی میں بڑی شہرت حاصل ہے۔ جنس فلموں اور اسقاط حاصل پر یہاں کوئی پابندی نہیں، اس لیے یہ لوگ اکثر بری باتوں کے پیش رو ہوتے ہیں، سویڈن میں ایک قسم کی شادی کا رواج پڑ رہا ہے، جس میں ایک مرد اور عورت ایک دوسرے کو پسند کرنے کے بعد اکٹھا رہنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو اس کے بعد نہ وہ کسی گھر میں جاتے ہیں اور نہ ہی رجزار کے آفس میں ان کی شادی کا اندراج ہوتا ہے۔

یہ درست ہے کہ سویڈن اور بعض دوسرے ممالک میں ساتھ رہتا شادی کے مترادف سمجھا جاتا ہے لیکن آفس میں تحریری اقرار نامہ یا نکاح نامہ نہ ہونے کی وجہ سے عدالت میں بہت سی بیڑوں کا بارشوت مدعیہ کے ذمے ہوگا، نکاح نامہ عورت کے اپنے مفاد میں ہے مگر اس کے باوجود خواتین اپنی زندگی داؤ پر لگا رہی ہیں کیونکہ مغربی معاشرے میں طلاق کا مسئلہ بہت سیکھن ہے۔ اس لیے نکاح کو باقاعدہ منانے کے بعد اگر گزرد ہو جائے تو عدالتی کارروائی کے اخراجات کی مصیبت سے بہتر ہے کہ نکاح نہ کیا جائے۔ چونکہ نکاح اور طلاق کے طریقے جدید معاشرتی تقاضوں کے مطابق نہیں، اس لیے لوگ مذہب سے دل برداشتہ ہو رہے ہیں۔ امریکہ میں زیادہ تر نکاح گرجوں کی بجائے عدالتوں یا دوسرے غیر مذہبی اداروں میں پڑے جاتے ہیں۔ آج کل مغرب اور امریکہ میں یہ بحث جاری ہے کہ موجودہ صورت میں شادی کا ادارہ باقی رہے گا یا ختم ہو جائے گا۔ وٹس پکار ڈونے لکھا ہے کہ مستقبل میں شادی مندرجہ ذیل صورتیں اختیار کرے گی۔

1- عارضی شادی

مثلاً پانچ برس تک شادی کا معاہدہ کیا جائے، بعد میں ان میں جدائی ہو سکتی ہے یا معاہدے کی تجدید کی جا سکتی ہے۔

2- شادی کے بغیر تعلقات

نوجوان مرد و عورتیں خاصے طویل عرصے تک مل کر زندگی گزاریں بغیر اس خیال کے ان

مردانہ اعضا تناسل

جسم کے کسی حصہ کی خرابی سے واقف ہونے اور اس کا علاج کرنے کے لیے ہمیں ان اعضاء کی بناوٹ، محل وقوع اور ان کے افعال سے واقف ہونا ضروری ہے۔
مردانہ تناسل کی دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1- بیرونی اعضاء تناسل

2- اندرونی اعضاء تناسل

1- بیرونی اعضاء تناسل

بیرونی اعضاء تناسل میں (1) قنیب یا عضو مخصوص Penis (2) خصیتین (Testicles) شامل ہیں۔

تشریح

قنیب

اسے عضو تناسل یا "ذکر" بھی کہتے ہیں، یہ عضو منجی ساخت کا ہوتا ہے اس کے تین حصے ہوتے ہیں۔

حشفہ

یہ سپاری یا گول مخروطی شکل کا ہوتا ہے۔ اس کے سرے پر پیشاب کا سوراخ ہوتا ہے، حشفہ کے اوپر جلد کا ایک غلاف ہوتا ہے، اس کو غلاف کہتے ہیں، مسلمانوں اور یہودیوں میں اس کو کاٹنے کا حکم ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ حشفہ کے اوپر جلد کے نیچے پیشاب کے قطرے، نگھٹیوں کی رطوبت، مادہ منویہ اور میل جمع نہیں ہو پاتا اور عضو مخصوص بہت سی بیماریوں اور انفکشن سے محفوظ رہتا ہے۔

جسم قنیب

وہ درمیان حصہ ہے جو حشفہ اور قنیب کی جڑ کے درمیان واقع ہے۔ یہ تین حصوں میں بنا

کی آپس میں شادی ہو جائے گی۔

3- شتر بے مہار شادی

شوہر اور بیوی معاشرے کرنے میں آزاد ہوں اور ایک دوسرے سے باز پرس نہ کریں۔

4- ایک بچہ، ایک ماں یا باپ

ایک بچہ ایک باپ یا ایک بچہ ایک ماں کا عالمی نظام تصور میں آئے جیسا کہ سویڈن میں رواج پراپا ہے۔

5- بچہ پیدا کرنے پر پابندی

تمام مرد و عورتیں جنسی ملاپ میں اپنے پیدا کرنے کی اجازت صرف منتخب نوجوانوں اور لڑکیوں کو دی جائے، جو بر لحاظ سے صحت مند ہوں۔

6- گروہی شادیاں

جیسا کہ سویڈن میں رواج پادہی ہیں، آٹھ، آٹھ، دس دس نوجوان لڑکے لڑکیاں مل کر رہیں اور آزادانہ جنسی ملاپ کریں، بچوں کی کفالت سب پر ایک جیسی ہو۔

7- اختلاط کی آزادی

ایک مرد بہت سی عورتوں سے اور ایک عورت بہت سے مردوں سے جنسی تعلقات قائم کر سکے۔

8- تجرباتی طریقے

شادی کے مختلف طریقے آزمانے کی اجازت دی جائے۔ (بہار جنائی مطالعے اعلیٰ ماہ جلد ہندی) شادی بہر حال ایک فطری ادارہ ہے جس کے بغیر مرد یا عورت کی زندگی کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ نہ وہ جی سرت سے ہنستا ہو سکتے ہیں، بچوں کی مناسبت تربیت اور رہنمائی کے لیے محبت کرنے والے والدین کا وجود ضروری ہے، جن کا ناجائز بچوں کو ظلم کدوں میں پالا گیا ہے ان کی تربیت ناقص رہی ہے، شادی کے منتقل ادارے کو گروہی شادیوں اور رفاقت کی شادیوں کے نام پر منسوخ کر دیا گیا تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ تہذیب و تمدن کی بنیادیں مل کر رہ جائیں گی اور انسان دوبارہ جانوروں کی صف میں شامل ہو جائے گا۔

ہوتا ہے۔ دو حصے جو بالائی جڑی ہوئی دو انگلیوں کی مانند جوف دار ہوتے ہیں، ان کے بیچ میں نیچے کی طرف ایک تیسرا حصہ ہوتا ہے، پیشاب کی نالی اس حصہ میں رہتی ہے۔

جسم قنیب میں اسٹنچ کی طرح خانے پائے جاتے ہیں، جب اس عضو میں دماغ نفع یا مقامی تحریک سے خون کا بہاؤ اس عضو کی جانب زیادہ ہوتا ہے تو اسٹنچ خانے خون سے پر ہو کر اس میں ایسٹریا اور پٹی پیدا کرتے ہیں تحریک ختم ہونے اور اعصاب کے کڑھے ہونے پر قنیب بھی ڈھیلا ہو جاتا ہے۔

قنیب کی جڑ

یہ دو پر بالوں کے ذریعہ پیڑوں کی ہڈی اور پچی کی ہڈی سے جڑی رہتی ہے۔ جڑ کے دونوں جانب دو عضلات ہوتے ہیں، جو ایسا دوگی میں معاون ہوتے ہیں، تمام جسم کی طرح اس عضو میں بھی خون شریانوں سے پہنچتا ہے اور وریدوں سے واپس آتا ہے۔ ایسا کی کے وقت وریدوں پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے خون واپس جانے سے رک جاتا ہے۔

2- خصیتین

یہ دو چھوٹی چھوٹی بادام کی شکل میں گھٹیاں ہیں، پیدائش سے قبل پیٹ کے اندر ایک جملی میں بند رہتی ہیں، جوانی میں ایک گھٹی 3 سے 4 سینٹی میٹر لمبی اور تقریباً 2 سینٹی میٹر چوڑی اور 3 سینٹی میٹر لمبی ہوتی ہے۔ اس کا وزن تقریباً 15 گرام ہوتا ہے۔ خضہ ہر بار یک باریک نالیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یہ نالیاں پیچ در پیچ ہو کر گھٹی کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ ان نالیوں میں خون پہنچ کر خصیوں کی مخصوص رطوبت سے مل کر مادہ منویہ تیار ہوتا ہے۔ ہر خضے کے باہر اور اوپر کی جانب ایک ایجا ہوتا ہے۔ اس کو خضہ فوٹانی (Empididmus) کہتے ہیں۔ خصیوں کی نالیوں میں مادہ منویہ تیار ہو کر اس حصہ میں پہنچتا ہے۔ یہاں سے مزید پختہ ہو کر خزانہ منی کی طرف چلا جاتا ہے۔ مادہ منویہ Semen میں جڑوہ حیات Spermatuzoa تیار ہوتے ہیں۔ یہ وہ جاندار خرم ہیں جن سے حیات انسانی کی ابتداء ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ان گھٹیوں میں ایک بارمون بھی تیار ہوتا ہے جس کو ٹیسٹوسٹیرون Testosterone کہتے ہیں۔ یہ خون میں شامل ہو کر دماغ میں پہنچ کر مردانہ خصوصیات اور جنسی بلوغت پیدا کرتا ہے۔ آواز کا بھاری پن، پیڑو دار وحشی موٹھوں، سینے پر بالوں کا اگنا اور عضلات کی تپتی اسی بارمون سے پیدا ہوتی ہے۔ خصیتین ایک تپتی عضلاتی تھیلی میں بند رہتے ہیں، جس کو فم Scrotum کہتے ہیں۔

2- اندرونی اعضا تناسل

(1) غدہ القدامیہ۔ (2) غدہ ودی (3) قنات ناقہ۔ (4) قنات واقعہ۔ (5) خزانہ منی یا ودیہ منی۔

1- غدہ قدامیہ

یہ مثانے کی گردن سے ملا ہوا آگے کی جانب ایک بالے کی طرح ہوتا ہے۔ اس میں باریک باریک نالیاں ہوتی ہیں، جن کی تعداد 15 سے 20 تک ہوتی ہے۔ ان نالیوں میں ایک رطوبت تیار ہوتی ہے، جس کو رطوبت مذی کہتے ہیں، یہ رطوبت پیشاب کی نالی میں پہنچ کر اس کو چکنا اور تر رکھتی ہے، تاکہ پیشاب اور منی کے خارج ہوتے وقت اس کو کوئی گزند نہ پہنچے، شہوت انگیز خیالات یا عضو تناسل میں تحریک پیدا ہونے سے اس کی رطوبت خارج ہوتی ہے، کبھی غدہ القدامیہ کی کمزوری حدت یا حساسیت کے سبب یہ رطوبت زیادہ خارج ہونے لگتی ہے اور پیشاب باخاند کرتے وقت بھی چپکے لگتی ہے اور کبھی قنیب کے سرے پر جمع ہو جاتی ہے، یہ رطوبت مادہ منویہ میں شامل ہو کر جراثیم منویہ کو مخرک رکھنے اور منی کے اندر مخصوص باور اس کا قوام درست رکھنے کا کام بھی کرتی ہے۔ زیادہ مقدار میں خارج ہونے پر کم علم اور سیدھے سادھے نوجوان اسے جریان سمجھ کر اس کا علاج کرتے پھرتے ہیں اور اپنی صحت اور دولت برباد کرتے ہیں، کبھی بڑھاپے میں یہ غدہ ورم یا انفکشن کے سبب بڑھ جاتا ہے، اور پیشاب کی نالی پر دباؤ ڈال کر پیشاب میں تنگی یا پیشاب میں رکاوٹ پیدا کر دیتا ہے، اس کو ورم غدہ قدامیہ Prostatitis کہتے ہیں۔

2- غدہ ودی

یہ مڑے دانوں کے برابر دو گھٹیاں ہیں، جو غدہ قدامیہ کے نیچے پیشاب کی نالی کے دونوں طرف واقع ہیں، ہر غدہ سے ایک نالی نکل کر پیشاب کی نالی میں پہنچتی ہے، اس رطوبت کو رطوبت ودی کہتے ہیں، یہ رطوبت شفاف لیسیدار لعاب ذہن کی طرح ہوتی ہے۔ یہ پیشاب کی نالی کو چکنا رکھتی ہے، تاکہ پیشاب اور مادہ منویہ خارج ہوتے وقت نالی میں خراش پیدا نہ ہو، یہ رطوبت بھی مادہ منویہ میں شامل ہو کر اس کے قوام کو معتدل اور جڑوہ حیات کو منظم و مقبوط کرتی ہے۔

3- قنات ناقہ

یہ دو نالیاں ہیں جو تقریباً 45 سے 50 سینٹی میٹر لمبی ہوتی ہے، دائیں اور بائیں خضیہ کے اوپر حصہ سے شروع ہو کر عروق و اعصاب کے ساتھ ایک غلاف میں لپٹی ہوئی پیٹ کے اندرونی سورج سے جوف شکم میں پہنچ کر عروق و اعصاب سے الگ ہو کر آخری آنت اور مثانہ کے بیچ سے گزرتی ہوئی خزانہ منی تک پہنچتی ہیں، ان کا نام خاصہ منی کو خزانہ منی تک پہنچانا ہے۔

4- قنات واقف

یہ دو نالیاں ہیں جو خزانہ منی سے نکل کر غدہ قدامیہ سے پہلے مل کر ایک نالی کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور غدہ قدامیہ سے گزرتی ہوئی پیشاب کی نالی کے ابتدائی سرے پر جا کر ملتتی ہیں، ان کا کام بوقت انزال منی جو خزانہ منی سے پیشاب کی نالی کے سرے پر پہنچتا ہے تاکہ بوقت انزال وہ اچھل کر باہر نکل سکے۔

5- خزانہ منی

یہ بلیغی جملی سے بنی صراحی نما دو تھیلیاں ہیں، جو مثنہ کی جڑ اور آخری آنت کے درمیان واقع ہیں، یہ غدہ قدامیہ کے پیچھے ہوتی ہیں، ان میں منی جمع رہتی ہے۔ ان کی اوپری سطح مثنہ کی جڑ کے پاس رہتی ہے۔ ان کے سامنے کے سرے پتے ہوتے ہیں اور غدہ قدامیہ کی جڑ کے پاس اپنی اپنی جانب خبیہ کی نالی سے مل کر ایک جگہ ملتے ہیں، اس تھیلی میں سے بوقت بیجان منی پیشاب کی نالی میں سے ہو کر خارج ہوتی ہے۔

مادہ تولید یا منی (Semen)

یہ ایک لیس دار سفید رنگ کی مخصوص بودالی گاڑھی رطوبت ہے۔ یہ خستین میں تیار ہوتی ہے، اس میں سیرم، ایومن، ایوسیٹ، نیوکلین، لیسیتھین، گولیسٹرول، الیکٹرولائٹ، روٹی اجزاء، جوینات منیہ، رطوبت ذری اور رطوبت ودی شامل ہوتی ہے۔ ایک وقت کے انزال میں تقریباً 5 سے 6 گرام رطوبت خارج ہوتی ہے۔ اس میں انکوں گرم منی پائے جاتے ہیں، ان میں سے ایک یا دو ہی گرم مادہ منی سے خارج ہوتا ہے، ایک قطرہ منی میں خود بخود سے دیکھنے پر لاتعداد کرم حرکت کرتے نظر آتے ہیں۔ کرم کا سیرک اپنا بیضی ہوتا ہے اس کو سم کہتے ہیں، جسم کے ساتھ ایک باریک لمبی دم لگی رہتی ہے، اس میں حرکت ہوتی ہے۔ کرم منی اسی دم کے سبب حرکت کرتا ہے، اور عورت کے مادہ تولید (بیضہ یا منی) Ovum سے مل کر زندگی کا آغاز کرتا ہے۔ منی اسی وقت قابل تولید ہوتی ہے جب اس میں کرم منی متحرک اور تندرست ہوں، اگر خستین میں کسی بیماری، چھت، گتے، چھچک خسرہ وغیرہ کے سبب خرابی پیدا ہو جائے تو یہ کرم پیدا ہی نہیں ہوتے یا اتنے کمزور ہوتے ہیں کہ استقرار حمل کے قابل نہیں ہوتے۔

مادہ تولید کی پیدائش اور ماہنامہ سیکسیا لوجی کی رائے

سوال: ڈاکٹر صاحب! کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ جب مرد کو انزال ہوتا ہے تو اس سے پیشاب مادہ

تولید کس جگہ موجود ہوتا ہے، میرا خیال یہ ہے کہ اس کی زیادہ تر مقدار فوطوں میں پیدا ہوتی ہے اور یہ مادہ اسی جگہ میں جمع رہتا ہے۔
جواب: آپ کا خیال درست نہیں، انزال کے وقت مادہ تولید کی تھوڑی سی مقدار فوطوں سے آتی ہے۔ اس کا کچھ حشر طرف منی (VESSICLES SEMINAL) سے آتا ہے لیکن اس کا بیشتر حصہ پرائیٹ گلینڈ سے آتا ہے۔ انزال سے چند لمحے قبل مادہ تولید کی یہ تمام حصے مل کر پیشاب کی نالی میں داخل ہوتے ہیں اور باڈ کے ساتھ چند جھکوں میں عضو سے خارج ہو جاتے ہیں۔

مردانہ حساس اعضاء

مردوں کے جنبات کو بھڑکانے کے لیے عموماً اس کے حساس حصوں کو سہلانے پڑتا، اس مقصد کے لیے بیوی کی جسمانی قربت ہی کافی ہوتی ہے لیکن اگر شوہر تھکا مائدہ اور کمزور ہو اور اس جنسی فعل پر آمادہ نہ ہو تو اس کے حساس حصوں کو سہلانے سے وہ جنسی طور پر بیدار ہو سکتا ہے۔ بعض مرد اس قسم کی پیش قدمی کو پسند کرتے ہیں اور انہیں اپنے اعضاء پر عورت کی انگلیوں کے لمس سے بے حد لطف آتا ہے، اس طرح سے ان کے ذہن میں زبردست بیجان پیدا ہو جاتا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ بعض مرد اس قسم کی حرکت کو پسند نہ کریں، اس بات کا اٹھنا شوہر کی پسند اور نا پسند پر ہے۔ بعض مرد مساس میں خود کو بڑی گرم جوشی سے حصہ لیتے ہیں لیکن اگر عورت اس طرح کی حرکت کرے یا ان کے اعضاء کو کچھوے تو ان کو یہ بات غیر شائستہ اور قبیح محسوس ہوتی ہے۔ عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کے مزاج کے مطابق اس سلسلے میں خود فیصلہ کرے۔

جنسی اعضاء کے علاوہ مردوں میں کئی اور مقامات بھی جنسی اعتبار سے حساس ہوتے ہیں، مثلاً کانوں کی ٹوئیں، نیلز اور نالوں کا اندرونی حصہ، بعض مردوں کی کمر پر ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ اگر انگلیوں سے چھوا جائے تو انہیں بہت لطف آتا ہے۔ یہ حرکت ریڑھ کی ہڈی کے پچھلے سرے سے شروع کرتے ہوئے ایک ایک انچ کر کے اوپر بڑھنا چاہیے اور ہر مرتبہ خود باڈ وڈاٹنا چاہیے جب انگلیاں اس مقام پر پہنچیں گی جو بہت حساس ہے تو مرد اپنے بدن کو پھٹکے سے جھکے سے اوپر اٹھائے گا، یہ ضروری نہیں کہ ہر مرد پر یہ تجربہ کامیاب ہو لیکن پھر بھی اکثر مرد کمر پر انگلیوں کے لمس سے لذت محسوس کرتے ہیں۔



مردوں کا ختنہ

تحقیقین کا خیال ہے کہ عہد قدیم میں بیشتر اور آج بھی دنیا کے کچھ حصوں کی غیر مذہب اقوام میں ختنہ کی رسم کا پایا جاتا طبی اعتبار سے ممکن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ صفائی کا مفہوم ان کے ہاں برائے نام ہے۔ لہذا اس رسم کی ابتدا کسی اور سبب ہوئی مثلاً دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لیے کچھ بھینٹ چڑھانا، کیوں کہ دنیا کے بیشتر علاقوں کے بعض قبائل اب بھی ختنہ نہ لگے ہوئے خون کو اپنے دیوتاؤں کے قدموں پر چڑھاتے ہیں۔

ایک محقق نے اپنا خیال ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قدیم مصر کے لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ سورج کے دیوتا نے سب سے پہلے اپنا ختنہ کروایا اور اس کا جو خون نکلا اس سے دوسرے دیوتا پیدا ہوئے۔

عہد قدیم میں ختنہ کا رواج ملتا ہے۔ مصر میں قبل از مسیح اس کا رواج رہا ہے۔ انجیل میں بھی اس کا تذکرہ ہے اور یہودیوں میں قریب چار ہزار سال سے اس کو ایک مذہبی فریضہ کے طور پر انجام دیا جاتا رہا ہے۔

عربوں میں اس کا رواج اتنا قدیم ہے کہ "بغیر ختنہ کی اولاد" کو گالی سمجھا جاتا ہے۔ عہد قدیم کی بعض مذہب قوموں میں اس کا رواج تھا۔

شہنشاہ فرانس لوئی نواں مرض سے دوچار تھا جس کے سبب شادی کے بعد کی سال تک وہ نامرد رہا اور ختنہ کے آفرین کے بعد اسے مباشرت کے قابل بنایا گیا، کل تک اہل یورپ میں اسلامی رسم کا مذاق اڑاتے تھے مگر اس کے فوائد کو دیکھ کر اب یورپ میں ختنہ عام ہو گیا ہے۔

ختنہ، اسلامی شعائر، اس کے خلاف مغرب کا تقصیب

27 اپریل 1995ء میں شائع ہونے والی اس خبر نے اہل اسلام خصوصاً پاکستانیوں کو حیران و ششدر کر دیا کہ:

"سوئٹن میں ختنہ کرتا جرم ہے اور حال ہی میں ایک مصری ڈاکٹر جس نے اپنے

دو بچوں کا ختنہ کیا تھا، پر مقدمہ چلایا گیا۔" (تکرار ہوتا ہے "الذہاب" لاہور، جنوری 1995ء)

حالانکہ اس ڈاکٹر نے ذاتی طور پر اپنے مذہب کی ایک رسم پر عمل کیا تھا، اس سے کسی کا حق مجروح ہوا اور نہ کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچی، اس کے باوجود حکومت سوئٹن اپنے قوانین کے

خلاف اس کو گوارا نہ کر سکی اور نہ ہی رواداری کا ادنیٰ سا مظاہرہ کر سکی حالانکہ اس کے برعکس تسلیم نرسن (بنگلہ دیشی) نام نہاد مہضف جس نے اسلامی شعائر کا مذاق اڑایا) کی آؤ بھگت کی۔ سوئٹن کا وزیر اعظم خود انٹرپورٹ پر اسے لینے آیا بلکہ اس کو ادبی ایوارڈ سے بھی نوازا، حالانکہ دوسری طرف خود مغربی ادارے اور تحقیق ختنہ کی افادیت کو تسلیم کر رہے ہیں، اس ضمن میں ایک جرم لاٹھ کریں

"ٹی بی سی نے فرانس کے طبی ماہرین کے حوالے سے بتایا ہے جن لوگوں کا بچپن

میں ختنہ ہو جاتا ہے انہیں ایڈز کی بیماری لاحق نہیں ہوتی۔" (نور، 1995ء)

اس کے علاوہ تحقیقین نے ایک دوسری رپورٹ میں اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ ایڈز کا خمار ختنہ کرانے والے بچوں کی نسبت نہ کرنے والوں میں 15 گنا زیادہ ہوتا ہے۔ اس ٹیم میں جیمس کے پروفیسر پیریٹ جو اقوام متحدہ کے ایڈز پروگرام کے سربراہ ہیں بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ امریکن پیڈیاٹرک اکیڈمی جو ختنے کے خلاف تھی نے بھی ختنے کے بارے میں اس تحقیق کو سراہا ہے، دہلی اور سری لنکے کے تحقیقاتی اداروں نے بھی کینسر کے سلسلہ میں ختنہ کے بارے میں رپورٹ دی ہے۔

ختنہ اور جدید سائنس

ختنہ کے بارے میں اب تک جو ریسرچ سامنے آئی ہیں اس کے مطابق ختنہ کینسر اور ایڈز کو روکنے کا ایک اہم سبب بنتا ہے۔ دی ہائٹرف انڈیا میں 27 جون 1994ء کو ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی، اس رپورٹ کے مطابق خواتین پر سری لنکا اور دہلی میں "رحم کے کینسر" پر ایک تحقیق کی گئی۔ رپورٹ کے مطابق کوئی مسلمان خاتون رحم کے کینسر میں مبتلا نہ پائی گئی۔ ڈاکٹر ایس کھنا شالی بھارت میں قائم دھرم شالا کینسر فاؤنڈیشن اور ریسرچ کی سیکرٹری ہیں، سنٹر کے ساتھ وہ 300 بستروں کا کینسر ہسپتال بھی چلا رہی ہیں، ڈاکٹر ایس کھنا نے اپنی ریسرچ رپورٹ کے بارے میں بتایا کہ بھارت میں 19 لاکھ خواتین کینسر کی مریمیں ہیں جن میں 40 فیصد سے زیادہ "رحم کی گردن" کے کینسر میں مبتلا ہیں، انہوں نے بتایا کہ اس کینسر کی تین بڑی وجوہات میں مردوں کا ختنہ نہ کرنا بھی شامل ہے۔

دوسری دو وجوہات میں جنسی اعضا کی صفائی نہ کرنا اور بدکاری میں ملوث ہونا شامل ہیں۔ غیر مختون (Uncircumcised) مرد کے عضو میں بیکٹریا آسانی سے پرورش پاتا ہے اور مباشرت کے وقت عورت کی طرف منتقل ہو کر رحم کی گردن کے کینسر اور دوسری جنسی بیماریاں پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔ مختون مرد میں ایس ایف نہیں ہوتا۔ کینیڈا سے شائع ہونے والے پندرہ روزہ جریدہ "کرینسٹ انٹرنیشنل" نے اپنے شمارہ نمبر 30/16 میں مغرب کی تحقیق کے حوالے سے

ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ "مغرب میں ختنہ پر بھی تنقید کی جاتی ہے۔ اسے ایک تکلیف دہ اور غیر ضروری کام سمجھا جاتا ہے۔ مسلمانوں اور یہودیوں میں ختنہ ایک مذہبی ضرورت ہے مگر جدید تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ ختنے کا صحت کے ساتھ خصوصی تعلق ہے۔" مینی ٹوبا (Manitoba) کینیڈا میں ایڈز پر ریسرچ کرنے والے ماہرین نے تصدیق کی ہے کہ مرد کا ختنہ ایڈز کے پھیلاؤ کی راہ میں ایک بڑی دیوار ثابت ہوتا ہے۔ یہ بات ڈاکٹر فرینک پلیممر (Frank Plummer) اور ڈاکٹر رونا کوڈو نے بھی ہے۔

ڈاکٹر فرینک ایڈز ریسرچ کرنے والے ایک عالمی ادارے کے (Pioneer) ہیں۔ ان کے ہم پیشہ ڈاکٹر ایلین رونا کوڈو نے نیورس آف مینی ٹوبا میں شعبہ مائیکروبیا لوجی کے سربراہ ہیں۔ دونوں تحقیقین نے تسلیم کیا ہے کہ مغرب میں ختنہ مخالف پالیسی کے باعث شاید ان کے خیالات کو قبول نہ کیا جائے مگر ختنہ کے بارے میں ان کی رائے افریقہ میں کی گئی تحقیق پر مبنی ہے۔ یہ تحقیق کینیڈا میں یونیورسٹی آف نیرونی کے اشتراک سے کی گئی۔ ڈاکٹر پلیممر اور تحقیقین ڈاکٹر پیٹر یان کی قیادت میں ریسرچ ٹیم نے 1976ء میں زائرسے میں Ebolanirus دریافت کیا گیا تھا۔ اب یہ اقوام متحدہ کے ایڈز پروگرام کے سربراہ کے طور پر کام کر رہے ہیں، انہوں نے ایڈز پھیلانے والے وائرس HIV کے بارے میں کئی اہم معلومات دریافت کی ہیں مثلاً یہ کہ فرد سے دوسرے فرد میں کھینچا ہوتا ہے۔ مرد اور عورت کے جنسی اعضاء سے اس کا کیا تعلق ہے؟ اور اس کی نشوونما کیسے ہوتی ہے۔ مردوں میں کی جانے والی ریسرچ کے نتیجے میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ کھدے (ختنہ میں کاٹ جانے والا خد) HIV کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ڈاکٹر پلیممر کا کہنا ہے کہ اب یہ حقیقت تسلیم کی گئی ہے کہ مردوں میں HIV انفیکشن کے سلسلہ میں کھدے ایک اہم فیکٹر ہے، ڈاکٹر رونا کوڈو کہتے ہیں کہ پچھلے یہ نظریہ تھا کہ HIV ختنہ والی نالی (Urethra) کے ذریعے داخل ہوتا ہے مگر اب یہ نظریہ غلط ثابت ہو چکا ہے۔ تازہ تحقیق کے مطابق یہ مرد کے کھدے کی جھلی (Mucous Membrane) کے ذریعے جسم میں داخل ہوتا ہے۔

ڈاکٹر رونا کوڈو کا کہنا ہے کہ کھدے کی نمی HIV کی نشوونما کے لیے نہایت سازگار ہوتی ہے۔ اس طرح غیر ختنوں مردوں میں ایڈز کا تناسب بہت زیادہ ہوتا ہے اور یہ ایڈز پھیلانے میں سب سے زیادہ خطرناک ہیں۔ غیر ختنوں لڑکوں میں مٹانے اور گردے کے انفیکشن کا خطرہ 15% گنا زیادہ ہوتا ہے۔ کھدے جسم کے جراثیم اور وائرس کے لیے ایک بہترین (Incubator) اور مٹی بنائیاں پھیلانے کا ایک بڑا اہم ذریعہ بھی ہے۔

زنانہ اعضاء تناسل

1- جبل الزہرہ (MONS VERES)

اندام نہانی کے اوپر تقریباً تین انچ چوڑا اور 1/2 انچ اونچا مونٹ ایک اجمار ہوتا ہے۔ شاب آتے ہی اس پر بال آگ آتے ہیں، اس اجمار پر بال ہوتے ہیں۔

2- دو بڑے ہونٹ (LABIA MAJORA)

اندام نہانی کے دو بڑے اور متصل ہونٹ ہوتے ہیں، جو زیادہ تر آپس میں ملے رہتے ہیں، ان کی لمبائی تقریباً چار انچ ہوتی ہے۔ یہ ہونٹ اندام نہانی کو اپنے آپ میں چھپا لیتے ہیں۔ اس سے نازک اندام نہانی کو کسی قسم کی گز یا زخم پیدا ہونے کا اندیشہ نہیں ہوتا۔

3- دو چھوٹے ہونٹ (LABIA MINORA)

یہ ہونٹ اندام نہانی کو اپنے آپ میں چھپانے رکھتے ہیں، یہ بے حد حساس ہوتے ہیں۔ عورت کے جسم میں جیسے ہی شہوت پیدا ہونے لگتی ہے، ان میں میٹھی میٹھی گدگدائی اور شہوت بڑھ جاتی ہے، اور ساتھ ہی تاؤ بھی آ جاتا ہے۔ مباشرت کے وقت ان کا تاؤ اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ عضو تناسل سے رگڑ کھانے پر ہی یہ محسوس ہوتا ہے۔

4- کلائی ٹورس (CLITORIS)

اندام نہانی کے سوراخ کے اوپر ایک چھوٹا سوراخ ہوتا ہے، اس کے اوپر چنے کے دانے جیسا اجمار ہوتا ہے، اسے کلائی ٹورس کہتے ہیں، مباشرت کی خواہش جب شہوت پر پہنچ جاتی ہے تو یہ قھوڑا سچول جاتا ہے۔ عام حالات میں نرم اور ہلکا ہوتا ہے۔

5- پردہ یکارت (HYMEN)

اندام نہانی کے منہ کے اندر تھوڑی سی دوری پر ایک بہت ہی تکی جھلی یا پردہ ہوتا ہے۔ پہلی مرتبہ جوں ہی عضو تناسل اندام نہانی میں داخل ہوتا ہے تو اس کی چوٹ سے یہ پردہ پھٹ جاتا

فریق مخالف کے حاس حصے خود تلاش کرنے پڑتے ہیں، یہ صرف تجربے سے ہی معلوم کیا جاسکتا ہے کہ میاں بیوی کے جسم میں کون سے حصے زیادہ حاس ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں میں تو آنکھیں بھی حاس ہوتی ہیں اور انہیں آنکھوں پر پوسے سے بے حد لطف آتا ہے۔

CLITORIS یعنی نظر عورت کا سب سے حاس عضو ہے جسے چھونے سے زبردست جنسی اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ بعض عورتوں کے جذبات بھڑکانے کے لیے اسے سہلانا ضروری ہوتا ہے، کیونکہ ایسا کئے بغیر وہ جنسی طور پر بیدار نہیں ہوتیں۔ CLITORIS دخول کے مقام سے تقریباً ایک انچ اوپر کی طرف اس جگہ ہوتا ہے یہاں اندام نہانی کے اندرونی لب آپس میں ملتے ہیں۔ اس کی شکل منہ کے دانے کی طرح ہوتی ہے اور یہ جنسی اعتبار سے بہت حاس ہوتا ہے۔ خاص طور پر شادی کے ابتدائی دنوں میں مختلف عورتوں میں نظر کا سائز مختلف ہوتا ہے۔

بعض اوقات یہ اتنا چھوٹا اور چھپا ہوا ہوتا ہے کہ اسے دیکھنے میں مشکل پیش آتی ہے لیکن اس کے باوجود یہ بہت حاس ہوتا ہے۔ عورت میں جنسی اشتعال سے قبل نظر تلاش کرنا بے سود ہے کیونکہ اس حالت میں یہ بہت چھوٹا اور نرم ہوتا ہے اور مشکل ہی سے تلاش کیا جاسکتا ہے۔ تاہم جب عورت جنسی اعتبار سے مشتعل ہوتی ہے تو کافی سخت ہو جاتا ہے اور ابھر آتا ہے۔ نظر کو انگلیوں کی پوروں سے بہت آہستہ آہستہ سہلانا چاہیے۔ نظر کے ارد گرد کا حصہ عموماً خشک ہوتا ہے اور عورت رگڑے ہوئی سی تکلیف محسوس کر سکتی ہے۔ جیسے جیسے عورت کے جذبات بھڑکانے لگتے ہیں، اندام نہانی میں رطوبت پیدا ہونے لگتی ہے۔ یہ رطوبت نظر کو سہلانے کے لیے پکنا ہٹ کے طور پر استعمال کی جاسکتی ہے ورنہ اس مقصد کے لیے کوئی کریم وغیرہ بھی استعمال ہو سکتی ہے۔

بیجان کی علامات ۵/۰.۳

جب عورت جنسی طور پر مشتعل ہو تو اس کے اعضاء میں بعض خاص تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کی چھاتیاں تن جاتی ہیں اور پٹیز (NIPPLES) سخت ہو کر بھرے ہو جاتے ہیں۔ اندام نہانی میں رطوبت پیدا ہو جاتی ہے اور اندرونی چھوٹے لب پھول کر انچی سطح سے بلند ہو جاتے ہیں۔ عورت کی آنکھوں کی پتلیاں چڑھ جاتی ہیں اور بعض اوقات آنکھوں میں گلابی ڈورے اترنے لگتے ہیں۔ وہ لذت آمیز سرکیاں بھرنے لگتی ہے اور مضطرب اور بے قرار ہو جاتی ہے۔ اس کے رویے میں بھی واضح تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور مرد کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ بعض ایسی حرکیں بھی کرنے لگتی ہے جس سے وہ عام حالات میں گریز کرتی ہے مثلاً مردانہ اعضاء کو چھونا یا مرد کے بدن کو چومنا وغیرہ، جنسی اشتعال کے دوران مختلف عورتوں کا رویہ مختلف ہوتا

ہے۔ اس میں سے پہلی ماہریت کے وقت توڑا سا خون بھی برآمد ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ یہ سب جان یا بقوس (Tissues) سے بنا ہوتا ہے اس لیے اس کے پختے وقت کوئی خاص تکلیف نہیں ہوتی۔ کھلاڑی لڑکیوں میں یہ خود بخود دھبٹ جاتا ہے۔ اس لیے اس کا موجود ہونا یا نہ ہونا بکارت اور عصمت کے حوالے سے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

6- اندام نہانی (VAGIANA)

بڑے سوراخ کو اندام نہانی کہتے ہیں۔ مرد اپنا عضو داخل اس سوراخ کے اندر داخل کر کے ہی ماہریت کرتا ہے، حالانکہ یہ سوراخ بڑی طرح پگھلا رہتا ہوتا ہے، لیکن شروع میں تنگ ہوتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ پھیل جاتا ہے۔ اندام نہانی کی لمبائی تقریباً چار انچ ہوتی ہے، لیکن عضو داخل کی لمبائی کے مطابق اس کا دباؤ بڑھنے پر بڑھ جاتی ہے۔ اندام نہانی کے دوسرے سرے پر رحم یا پچہ دانی کا منہ ہوتا ہے۔ جب عورت حاملہ ہو جاتی ہے تو رحم یا پچہ کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ یہ عضو وہیں موجود ہے جس کے باہر آسانی سے نظر آتے ہیں، لیکن عورت کے کچھ اندرونی عضو بھی ہوتے ہیں، اندام نہانی کے دوسرے سرے پر پچہ دانی کا منہ ہوتا ہے، جو اندر پچہ دانی سے جڑا ہوتا ہے۔ اس رحم یا پچہ میں ہی پچہ کا پیدائی عمل شروع ہوتا ہے۔ سیکس انڈے تیار ہوتے ہیں جو مرد کی مٹی کے کیڑے کے مثل جانے پر پچہ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

حساس نسوانی مقامات ۵/۰.۳

ماس کے بارے میں ہر عورت کی پسند الگ الگ ہوتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی عورت کو ایک مخصوص مقام پر ماس سے زیادہ لطف آتا ہو جبکہ کسی دوسری عورت کو ایسا کرنے سے کوفت ہوتی ہو۔ بعض عورتیں کان کی لوہوں پر پوسے سے بے حد اشتعال محسوس کرتی ہیں، جب کہ دوسری عورتیں ایسا محسوس نہیں کرتیں، بعض ایسی عورتیں بھی ہیں جنہیں حاس حصوں کو سہلانے سے بالکل لطف نہیں آتا اور بعض کو ایسے حصوں کو سہلانے سے لطف آتا ہے، جو عام طور پر جنسی اعتبار سے حاس نہیں ہوتے، مثلاً آنکھ عورتوں کو کھولنے پر ماس سے کوئی خاص لطف محسوس نہیں ہوتا جبکہ بعض عورتوں کے جذبات کو بھلے کو معمولی سا سہلانے سے بھڑک اٹھتے ہیں۔

جنسی اعضاء اور بدن کے حاس حصوں کو اگر ایک ساتھ سہلایا جائے تو اس سے مرد اور عورت دونوں میں زبردست بیجان پیدا ہوگا۔ بعض عورتوں کے ساتھ ایسی حرکات کرنا ضروری ہوتا ہے کیونکہ اس کے بغیر وہ ملاپ کے دوران منزل نہیں ہوتیں۔

اسلام کا نظریہ جنس

اسلام نے زندگی کے دوسرے مسائل کی طرح جنس (Sex) کے نازک اور حساس مسئلہ پر بھی انسان کی راہنمائی کی ہے جس سے انسانی خواہش کی تکمیل انتہائی عمدگی اور وقار سے ہو سکے۔ اسلام نے جنس کے تمام پوشیدہ اور ظاہری پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے، تاکہ انسان اپنی جنسی فطرت اور طبعی جذبات کے ساتھ صحیح مطابقت، انتہای اور مناسب طریقے سے چل سکے اور اس کی راہ میں کوئی مشکل درپیش نہ آئے اور زندگی شہوت کی برائستگی اور فطری جذبات سے متاثر نہ ہو۔

اسلام انسانی زندگی میں انسانی ضروریات کے مطابق اس کے تمام حقوق کو نہ صرف یہ کہ تسلیم کرتا ہے بلکہ ان کی تکمیل کے لیے خصوصی توجہ کا حکم بھی دیتا ہے۔ عیسائیت کے علاوہ دوسرے مذاہب کی طرح (جو اپنی اصل شکل کھو بیٹھے ہیں) وہ بذات خود جنسی عمل کو کوئی گناہ کا عمل اور حیوانی خواہش کا مظہر قرار نہیں دیتا۔ اسلام کی تعلیمات تو یہ کہتی ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ اشراف مخلوق ہے، اس کے اندر جو دو قوتیں اور صلاحیتیں ہیں اور اس کے جو دو اصیات اور مطالبات ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اور اس کی فطرت کے عین مطابق ہیں۔ جذبہ جنس بھی دوسری وادیت کی ہوئی قوتوں اور صلاحیتوں کے مطابق ہے۔ اس لیے اس میں کوئی برائی والی بات نہیں۔

قرآن کا نظریہ جنس

آپ قرآن دیکھیں جو اسلام کا اساس دستور ہے۔ اس میں جنس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ دنیا کی لذتوں کے بیان میں سرفہرست عورت کو قرار دیتا ہے۔ قرآن کہتا ہے:

”لوگوں کے لیے نشو و نما لڑتوں کی محبت آراستہ کردی گئی ہے، یہ ہے عورتیں

اور بیٹے“ (آل عمران: 14)

رب کا کائنات نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو ان کے ساتھ ہی ان کے جوڑے کو بھی پیدا کیا۔ مرد

ہے۔ عورت کی شخصیت تعلیم و تربیت، سماجی پس منظر اور جنسی تعلقات کے بارے میں اس کے نظریات اس کے رویے پر اثر انداز ہوتے ہیں، اگر وہ پرمحی کھسی اور آزاد خیال ہے اور جنس کے بارے میں اس کے ذہن میں خوف نہیں ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے جذبات کا کھل کر اظہار کرے اور کافی بے حجابی کا مظاہرہ کرے، لیکن اگر عورت پرمحی کھسی نہیں اور وہ پسماندہ یا کسی روایتی قسم کے خاندان سے تعلق رکھتی ہے جہاں جنس کو گناہ سمجھا جاتا ہے، تو ظاہر ہے کہ وہ اپنے جذبات کو زیادہ سے زیادہ چھپانے کی کوشش کرے گی۔ ایک عام عورت کو جنسی ہیجان سے منزل ہونے تک عام طور پر بارہ سے تیرہ منٹ لگتے ہیں۔

چھاتیوں کو چونے سے عورت کے جذبات بھڑک اٹھتے ہیں لیکن بچے کی پیدائش کے بعد جب عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو تو ایسا کردہ نقصان دہ ہو سکتا ہے کیونکہ لعاب دہن (تھوک) میں کئی طرح کے جراثیم ہوتے ہیں جو چھاتیوں میں سرایت کر سکتے ہیں اور اس سے (Infection) ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ جب عورت بچے کو دودھ پلاتا تب بند کر دے تو اس کے کئی نقص بعد تک بے احتیاطی گھٹی چاہیے اور چھاتیوں کو چونے سے گریز کرنا چاہیے۔

ملاپ کے لیے تیاری اور ماہنامہ سیکسیالوجی کی رائے

سوال: ڈاکٹر صاحب! وہ کون سی علامات ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عورت ملاپ کے لیے تیار ہو گئی ہے؟

جواب: ایک صحیح دھاری بیوی تو خواہے شوہر کو بتا دیتی ہے کہ اب وہ مباشرت کے لیے تیار ہے۔

اس کے علاوہ عورت میں کچھ جسمانی تبدیلیاں ظاہر ہوتی ہیں جن سے اس کے جنسی ہیجان کا پتہ چل جاتا ہے۔ ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

1- عورت کے بارتھولین گینڈرز خود بخود اندام نہانی کے چھوٹے لیوں کے اندر ہوتے ہیں سے ایک رطوبت خارج ہو کر فرج کی تالی کو چمکانا کر دیتی ہے۔

2- اس کا ہنر سخت ہو کر بھٹا ہوا ہو جاتا ہے۔

3- غودوں کی چھاتیاں تن جاتی ہیں اور نیپلز (Nipples) سخت ہو کر کڑے ہو جاتے ہیں۔

4- اندام نہانی کے اندرونی چھوٹے لب پھول جاتے ہیں۔

5- عورت کی آنکھوں کی پتلیاں چڑھ جاتی ہیں، وہ مضطرب اور بے قرار ہو جاتی ہے اور اس کی سانسیں تیز ہو جاتی ہیں۔

ہیں۔“ (ذرف: 70)

”جنت والے اور ان کی بیویاں چھاؤں میں مسہریوں پر ٹیک لگائے ہوئے

ہوں گے۔“ (نہ: 56)

اس کے ساتھ ساتھ قرآن مجید میں جنت میں ملنے والی بیویوں اور حوروں کے بیان کو بھی بڑے واضح انداز میں بیان کیا گیا جس سے ان کے حسن و جمال کا پتہ چلے سکے۔

”خدا کے قلم بندوں کے پاس (جنت میں اپنے شوہروں پر) نگاہیں مرکوز رکھنے والی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی جیسے کہ وہ (شتر مرغ کے)

چھائے ہوئے انڈے ہوں۔“ (سافات: 48-49)

”یہ تو ہو گا ہی اور ہم متقی بندوں کی (جنت میں) بڑی آنکھوں والی حوروں سے شادی کرائیں گے۔“ (نہان: 54)

”حقیقی بندے جنت میں قطار بندختوں پر ٹیک لگائے ہوں گے اور ہم ان کی بڑی آنکھوں والی حوروں سے شادی کرائیں گے۔“ (مہر: 70)

”ان جنّتوں میں (شوہروں پر) نگاہیں مرکوز رکھنے والی بیویاں ہوں گی، جنہیں ان سے پہلے کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہو گا نہ کسی جن سے..... وہ

(اپنے حسن کی بانی میں) اصل و گہر کے مانند ہوں گی۔“ (نہ: 56-58)

”ان جنّتوں میں چھٹی ہوئیں حسیناں ہوں گی، حوریں جو جنّتوں میں ٹھہرائی ہوں گی، انہیں اپنے شوہروں سے پہلے کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہو گا نہ کسی

جن نے۔“ (نہ: 74-70)

”جنت میں اس کے باسیوں کے لیے بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی جیسے کہ وہ چھپائی ہوئی مورتیاں ہوں۔“ (ہند: 22)

”ہم نے ان کی اٹھان کا بہترین سامان کیا، تو ہم نے انہیں بنایا کنواریاں، اپنے شوہروں کے دلوں کو موہنے والی اور ان کی ہم عمر۔“ (ہند: 35-37)

سورہ ہباء کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو آخرت میں ملنے والے اجر و انعام کی تفصیل بھی اس کے بغیر مکمل نہ ہوئی، اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

”متقی بندوں کے لیے جنت میں (انجیر کے سینوں والی شوہروں کی ہم عمر

وزن کے اسی ملاپ اور ان کی چمکی قوت کے اظہار سے نسل انسانی کی بھلا کا سامان ہوا۔
قرآن کہتا ہے:

”اے لوگو! اے خدا کے رعب سے جس نے تم کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا اور ان دونوں کے ذریعہ بہت سارے مردوں اور عورتوں کو پھیلا دیا۔“

(اسراء: 1)

حضرت آدمؑ کے لیے جنت کی زندگی آرام و راحت سے مزین تھی، ہر طرف سبز و جل تھا اور کسی جسم کا فکر و فاقہ نہ تھا لیکن جب تک عورت (صنف مقابلہ) نہ ملی، ان کے لیے یہ سب کچھ بے کیف و بے رنگ تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اور ہم نے کہا اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور اس سے

مڑے سے کھاؤ جیسے چاہو۔“ (ہر: 35)

”اور اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور تمہارا جہاں جو جی

چاہے کھاؤ۔“ (ہر: 19)

دنیا کے اندر بندہ مومن جو دینی اختیار کرتا ہے اور جس کے لیے وہ ہر طرح کی مشقتیں برداشت کرتا ہے، اس کا محرک ایک جملہ میں یہ ہے کہ وہ آخرت میں دیکھ بھری زندگی سے بچ کر جنت کی راحت بھری زندگی کا حقیق قرار پائے۔ جنت کی ان راحتوں اور نعمتوں کی تکمیل اسی صورت میں ہوگی کہ اہل ایمان بندوں کو دوسری لذتوں اور آسائشوں کے ساتھ میں پسند بیویوں کی معیت نصیب ہوگی۔ اللہ کا وعدہ ہے:

”اور اہل ایمان کے لیے جنت میں پاک و صاف بیویاں ہوں گی اور وہ اس

میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔“ (ہر: 25)

”اور (متقی بندوں کے لیے جنت میں) پاک و صاف بیویاں ہوں گی اور ان کے لیے اللہ کی خوشنودی ہوگی اور اللہ بندوں کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے۔“

(آل عمران: 15)

”ایمان والوں کے لیے جنت میں پاک و صاف بیویاں ہوں گی اور ہم انہیں گھٹی چھاؤں میں ٹھہرائیں گے۔“ (اسراء: 57)

”تم اور تمہاری بیویاں جنت میں ٹھہرو اور تمہاری عزت افزائی کے بڑے سامان

بیویاں ہوں گی۔“ (33:4)

یہاں تک کہ ایک موقع پر قرآن جنت میں ملنے والی حوروں کو روزی اور غذا (رزق) سے تعبیر کرتا ہے۔ روزی اور غذا کی انسان کے لیے اہمیت معلوم ہے کہ اس کے بغیر زندگی کا تصور محال ہے۔ دنیا میں انسان کو جو نعمتیں بھی میسر ہیں وہ دراصل آخرت کی ابدی نعمتوں کا معمولی پر تو ہیں۔ جنت کی حوریں انسان کی روزی ہیں تو دنیوی حوریں بیویوں کو بھی ملتی ہیں درجہ اور مقام حاصل ہونا چاہیے۔ چنانچہ سورہ ص میں ہے:

”مَن لِّی لَوْکُوں کَے پاس (جنت میں) اے شہرہاں پر لنگھیں مرکوز رکھنے والی، ان کی ہم عمر بیویاں ہوں گی۔ یہ وہ چیز ہے جس کا تم سے بدلہ کے دن کے لیے وعدہ کیا جا رہا تھا۔ (جنتی لپکار تمہیں گے) بے شک یہ ”ہماری“ روزی“ ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔“ (52-54)

مرد فطری طور پر عورت کے حسن و جمال اور خوبصورتی سے خوش ہوتا ہے اور اس کی جنسی تسکین بھی ہوتی ہے۔ اسلام اس جذبہ کی قدر کرتا ہے اور اس کی تائید کرتا ہے۔ نبی کریمؐ سے بزرگزیہ اور محبوب خدا کو اور کوئی نہیں، آپؐ نے بیک وقت نواز و اجڑا رکھیں۔ جس کے بعد قرآن نے کہا:

”اے محبوب! آپ کے لیے اس کے بعد مزید عورتیں حلال نہیں رہیں، نہ یہ حلال ہے کہ آپ ان کے بدلے دوسری بیویاں کر سکیں، چاہے ان کا حسن و جمال آپ کی لنگھوں میں کتنا ہی کیوں نہ کہے۔“ (17:1-52)

ایک موقع پر حضورؐ نے خود فرمایا:

”دنیا کی چیزوں میں سے مجھے زیادہ مرغوب ہیں عورتیں اور خوشبو۔“ (نسائی)

امام احمدؒ کی کتاب ”الترغیب“ میں اس پر یوں اضافہ ہے:

”کھانے اور پانی کے بغیر تو میں رہ سکتا ہوں، مگر عورتوں کے بغیر نہیں رہ سکتا۔“ (ازدہلی)

نبی کریمؐ نے عورت کو دنیا کی سب سے قیمتی متاع قرار دیا ہے اور ایک جگہ فرمایا:

”دنیا تمام تر ہستے کی چیز ہے۔ لیکن اس کی سب سے عمدہ اور بہتر ہستے کی چیز نیک عورت ہے۔“ (صحیح مسلم)

یہ تمام آیات اور حدیثیں پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ واضح ہو جائے کہ اسلام جس کی ضرورت اور اہمیت کے بارے میں کیا نظریہ رکھتا ہے؟ اسلام زندگی میں جس کی ضرورت اور اہمیت کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی زور دیتا ہے کہ انسان کو اس کے اظہار کے لیے آزادی نہیں چھوڑا جاسکتا اور نہ اس بات کے حق میں ہے کہ وہ جہاں اور جس طرح چاہے اپنی اس فطری خواہش کو پورا کرے، بلکہ وہ اس کے گرد رشتہ ازدواج کا سخت حصار کھینچتا ہے۔ انسان اپنی جنسی ضروریات کو اپنی بیوی ہی سے پوری کر سکتا ہے جو جائز اور صحیح طریقے پر اس کے عقد میں آئی ہو۔ اس سے ہٹ کر وہ کوئی قدم باہر رکھتا ہے تو اسلام کے نزدیک یہ سخت ترین جرم ہے، جس کے لیے وہ سخت ترین سزائیں تجویز کرتا ہے۔ قرآن فلاح سے ہٹکارا ہونے والے اہل ایمان بندوں کے اوصاف کے بیان میں صراحت کرتا ہے:

”کامیاب اہل ایمان وہ ہیں جو اپنی شرمگاہوں کی نگہداشت رکھنے والے ہیں، سوائے اپنی بیویوں کے اور اپنی باندیوں کے تو (ان کی نسبت سے) ان پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ لیکن جو کوئی اس سے آگے کی خواہش کرے تو یہی لوگ حد کو بھانڈنے والے ہیں۔“ (سورہ نساء: 7-5)

اور ایک جگہ قرآن کہتا ہے:

”اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی نگہداشت رکھنے والے ہیں، سوائے اپنی بیویوں کے اور اپنی باندیوں کے تو (ان کی نسبت سے) ان پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ لیکن جو اس سے آگے کی خواہش رکھے تو یہی لوگ حد کو بھانڈنے والے ہیں۔“ (سورہ نساء: 29-31)

یہی بات حضور اکرمؐ نے ایک حدیث میں کہی ہے جو ایک طرح سے ان ہی آیات کی تفسیر کی وضاحت ہے:

”اپنی ستر عورت کی نگہداشت رکھو، سوائے اپنی بیوی کے اور اپنی باندی کے (کہ ان کی نسبت سے تم کو پوری آزادی ہے)۔“ (مسند)

ان حدود کے باہر جن کا اسلام نے حکم دیا اپنی جنسی خواہشوں کو پورا کرنا اور اپنی جنسی ضروریات کی تکمیل کا سامان کرنا ناجائز اور بدکاری ہے جو اسلام کے نزدیک حرام اور سخت ترین جرم ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو اس سے اس سختی کے ساتھ بچنے کی تاکید کرتا ہے۔

قرآن اسے شدید ترین برائی اور بدترین راستہ قرار دیتا ہے۔

”اور زنا کے پاس بھی نہ چاؤ۔ یہ مکمل ہوئی ہے حیائی اور بہت برابر راستہ ہے۔“

(سراء: 32)

ایک اور جگہ اللہ کے نیک بندوں کے اوصاف کے بیان میں اسے شرک اور قتل کے برابر کا گناہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:

”اور مومن کے نیک بندے وہ ہیں جو ایک اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو

نہیں پکارتے اور نہ وہ اس جان نے جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے، قتل کے در

پے ہوتے ہیں۔ سوائے اس کے اس سے کوئی حق متعلق ہو اور نہ وہ زنا کا

ارتکاب کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے گا تو وہ اپنے گناہ کے انجام سے

دوچار ہوگا، قیامت کے دن اس کے لیے عذاب دو چننا کیا جائے گا اور وہ اس

عذاب میں رسوا ہو کر ہمیشہ کے لیے بڑا رہے گا۔“ (زمر: 68-69)

اس آیت کی مزید تشریح کے لیے حضور کی یہ حدیث ملاحظہ فرمائیے، جس کو حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے دریافت کیا کہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ اس کے جواب میں آپؐ نے ارشاد فرمایا:

”کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، جب کہ اس نے تم کو بھوکا کیا ہے۔“

میں نے عرض کیا:

”پھر اس کے بعد کون سی چیز ہے؟“ فرمایا تم اپنی اولاد کو قتل کرو، اس ذرے

کہ کہیں وہ بھی تمہارا نہ کھائے نہ شریک نہ ہو، میں نے عرض کیا: پھر اس

کے بعد کیا چیز ہے؟“ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی عورت کے ساتھ مل کر زنا

کرو۔“ (بخاری شریف)

علماء اور محدثین کہتے ہیں کہ یہاں پڑوسی کی بیوی کی قید اتفاق ہے، جو اس برائی کے گھناؤنے پن کو ظاہر کرتی ہے، اس لیے کہ پڑوسی اپنے پڑوسی سے توقع رکھتا ہے کہ وہ اس کے کام آئے گا اور اس کی عزت و آبرو کی حفاظت کرے گا۔ اس کے برعکس اگر وہ اس کے نقصان کے درپے ہو جائے اور اس کی عزت و آبرو سے کھینچے لگے تو اس سے بڑھ کر برائی اور کیا ہو سکتی ہے؟ پڑوسی کی بیوی کی قید اسی شناخت کے بیان کے لیے ہے۔ ورنہ ہر انسانی عورت جو مرد کے جہانہ

مقدس نہ ہو اس کا یہی حکم ہے اور زنا کاری اور بدکاری ایسا بڑا گناہ ہے کہ اس کا مقابلہ شرک اور قتل نفس ہی سے کیا جاسکتا ہے۔ زنا کے جرم کا ارتکاب کرنے والا مرد یا عورت غیر شادی شدہ ہے تو اس کی سزا سو گڑے ہے، جسے قرآن نے خود بیان کیا ہے:

”زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد، تو ان میں سے ہر ایک کو سو

گڑے مارو اور ان کی نسبت سے اللہ کے دین کے معاملہ میں تم کو کوئی مروت

واس میں کمر نہ ہو، اگر تم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور چاہیے کہ

ان کی سزا کا مسلمانوں کی ایک جماعت نظارہ کرے۔“ (نور: 7)

شادی شدہ زانی اور زانیہ کی سزا رجم ہے۔ یعنی کہ ایسے جرم پر زور عورت کو سنگسار کیا جائے گی یہاں تک کہ اس کی موت واقع ہو جائے، نبی کریم کی احادیث میں اس کی تفصیل ہے۔ آپؐ نے خود اس پر ایک سے زائد بار عمل کیا ہے اور خلافت راشدہ کے زمانے میں بھی اس پر عمل ہوتا رہا ہے۔ امت محمدیہ میں سوائے خوارج اور بعض معتزلہ کے کوئی اس کا منکر نہیں ہے۔

اسلام میں چار بیویوں کی اجازت

اسلام نے مرد کی جنسی ضروریات کو مد نظر رکھ کر اسے اجازت دی ہے کہ وہ اپنے دوسرے حقوق و فرائض کی ادائیگی کے ساتھ عدل و انصاف کی شرط کو پورا کرتے ہوئے ایک وقت چار بیویوں کو اپنے عقد میں رکھ سکتا ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان میں عدل و انصاف رکھ سکے، اگر وہ نہیں کر سکتا تو اس کے لیے ایک ہی بیوی پر اکتفا ہونا چاہیے۔

قرآن اور تعداد ازواج

قرآن حکیم میں اس کی وضاحت یوں آئی ہے:

”اور اگر تم کو اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے معاملہ میں انصاف نہ کر سکو گے تو

(ان کے علاوہ) جو عورتیں جنہیں پسند آئیں، ان سے شادی کر لو، دو دو، تین

تین اور چار چار لیکن اگر تم کو اندیشہ ہو کہ تم انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی

بیوی پر اکتفا کرو یا وہ تمہاری باندی ہوں، یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم بے

انصافی کے راستہ پر نہ پڑو۔“ (نساء: 3)

حضرت عائشہؓ کی تشریح

اس آیت مبارکہ میں ”یتیم لڑکیوں“ یا بی انصافی کی بات زمانہ نزول قرآن کی حالات کی

امام جعفر رضا قول

چار بیویاں آخر کیوں؟

نقص کشی کے لیے ہے۔ راز دار شریعت حضرت عائشہ صدیقہؓ کے الفاظ میں اس کی تفصیل یہ ہے کہ جتنی چیزیں ان کے جواہر الیام کی تولیت میں ہوئی تھیں، بسا اوقات وہ ان کے مال و اسباب اور ان کے حسن و جمال کی وجہ سے ان سے شادیاں تو کر لی جانتے ہیں لیکن مہر وغیرہ کے ان کے حقوق پوری طرح ادا کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے تو ایسے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ان قیمیوں کے ساتھ انصاف نہیں کر سکتے ہیں تو دوسری عورتیں موجود ہیں جو ان کے دل کو لگیں، ان سے شادی کر لیں۔ آیت شفی الخلمات و رباح کا مطلب ہے دو اور عورتیں تھیں اور چار چار یا گویا تعداد ازواج کی آخری حد ہے۔ کوئی مسلمان مرد بیک وقت چار سے زیادہ عورتیاں اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا۔

امام ابو بکر جصاص کی تفسیر

آیت کریمہ کے ان الفاظ کی تفسیر میں امام ابو بکر صامؓ فرماتے ہیں:

”(دودو، تین تین، چار چار) یہ اجازت ہے دو کے لیے، اگر مرد چاہے اور تین کے لیے اگر وہ ایسا چاہے اور چار کے لیے، اگر وہ ایسا چاہے یعنی کسی کو اختیار ہے کہ وہ اس تعداد میں سے جتنی کو چاہے ایک ساتھ رکھ سکتا ہے۔ لیکن اگر اسے اندیشہ ہو کہ وہ انصاف سے کام نہ لے سکے گا تو چار میں سے تین ہی پر اکتفا کرے، پھر اگر اسے اندیشہ ہو کہ وہ اتنے میں بھی انصاف نہ کر سکے گا تو تین میں سے دو پر اکتفا کرے۔ پھر اگر اسے اندیشہ ہو کہ وہ دو میں بھی انصاف نہ کر سکے گا تو ایک ہی پر اکتفا کرے۔“ (61: ابراہیم)

اور آگے لکھتے ہیں:

”تو آخری تعداد جس کی آیت کریمہ نے اجازت دی ہے وہ چار ہے۔ اس کے اوپر کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا اور یہ تعداد صرف آزاد مردوں کے لیے ہے۔“

(حوالہ سابقہ)

حافظ ابن کثیرؒ اس کو یوں لکھتے ہیں:

”(دو تہین تہن، چار چار) یعنی تہیم لڑکیوں کے علاوہ جن عورتوں سے چاہو شادی کر سکتے ہو، اگر تم میں سے کوئی چاہے تو دو، اگر کوئی چاہے تو تہن اور کوئی چاہے تو چار..... جو کہ اس آیت سے ثابت ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن

دو ٹوک توجیہ اور حکمت بیان نہیں کی جاسکتی، مرد کے لیے چار بیویوں کی آخری حد بھی کوئی اور ٹوک اور دو جمع دو چار کی طرح حکمت و مصلحت کی تعین نہیں کی جاسکتی اور اس کی کوئی بہت زیادہ ضرورت بھی نہیں ہے۔

ہم اگر غور کریں تو ایک سے زیادہ بیویاں بسا اوقات مرد کے لیے ناگزیر ضرورت ہوتی ہیں۔ عورت مضمحل یا باغیچہ ہو، مرد کی مروت کے خلاف ہے کہ ایک دیرینہ رفیق و محفل جسمانی معذوری کی بنا پر اپنے سے الگ کر دے، اس مسئلہ کا ایک حل ہے کہ کسی بیوی کو اپنی رکھتے ہوئے دوسری اور تیسری شادی کرے۔ بعض اوقات مختلف حالات کے تحت معاشرے میں عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہو سکتی ہے، اس مسئلہ کا بھی یہی حل ہے کہ مرد کو ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہو۔ سماجی اور سیاسی مصالح کا بھی تقاضا ہو سکتا ہے کہ مرد ایک سے زیادہ شادیاں کرے اور مختلف قبیلوں اور خاندانوں سے سرسری رشتے قائم کر کے سیاسی مصالح کی تکمیل کرے۔ اس سے ہٹ کر مرد کی یہ مستقل ضرورت اپنی جگہ ہے کہ چونکہ اس کی جنسی ضروریات عورت کے مقابلہ میں بڑھی ہوئی ہے، اس لیے اسے بہر حال ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہونی چاہیے۔ انسانی فطرت اور عقل و تجربہ کا اصرار ہے کہ مرد کی یہ ضرورت چار بیویوں سے پوری ہو جاتی ہے۔ اللہ نے سال میں چار موسم رکھے ہیں، جاڑ، گرمی، خزاں اور برسات، پس ہر موسم کے لیے ایک بیوی بالکل کافی ہے۔

علامہ ابن قیمؒ کی دلیل

علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

”پھر کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے اوپر جنسی خواہش کا غیر معمولی باؤ ہوتا ہے تو ان کی ضروریات ایک بیوی سے پوری نہیں ہوتیں تو ایسے آدمی کے لیے دو تین اور چار کی تنجائش رکھی اور یہ تعداد مزاج کے اختلاف کی تعداد اور سال کے موسموں کی تعداد کے مطابق ہے۔“ (اعلام المؤمنین)

شاہ ولی اللہؒ کا موقف

تعداد ازواج پر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا موقف یہ ہے:

”لوگوں میں سے کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ ایک شرکاءہ سے ان کی عفت بائی کا سامان نہیں ہوتا، کفاح کا عقلمیں ترین مقصود انفرادی نسل ہے اور ایک مرد بہت

سی عورتوں کو بار آور کرانے کے لیے کافی ہے۔ مزید براں ایک سے زیادہ عورتیں رکھنا مردوں کا خاصا ہے اور بسا اوقات اس سے فخر و مہمات کا حصول مقصود ہوگا تو اس مقصد کے حصول کے لیے شارع نے چار کی تعداد مقرر کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چار کی تعداد ایسی ہے کہ جسے یہ حاصل ہو وہ تین رات کے بعد ایک کے پاس دوبارہ لوٹ سکتا ہے اور ایک سے کم وقفہ میں باری کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور اس صورت میں نہیں کہا جاسکتا کہ شوہر نے بیوی کے پاس رات گزاری اور تین کثرت کی ابتدائی سرحد ہے اور جو اس سے اوپر ہے وہ کثرت کی بڑھی ہوئی صورت ہے۔“ (مجتہد اہل ہند)

مولانا اشرف علی تھانویؒ کی تشریح

جن مردوں کی جنسی قوت غیر معمولی طور پر بڑھی ہوئی ہو اور وہ اس ضرورت سے ایک سے زائد بیویاں رکھنے کے خواہش مند ہوں، ان کے لیے چار بیویوں کی تعداد بالکل کافی ہے۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ کے الفاظ میں اس کی تفصیل سننے کے لائق ہے، جو جنہیں ان کو بیان ہو تو قان شہوت (غلبہ شہوت) زیادہ ہوا ان کی حفاظت عفت کے لیے جہاں مل چلا عورتیں نو ت بہ نو ت ان کے پاس ہونا چاہیں اور ایسے آدمیوں کے یہ عدومین کا قانون قدرت کے مطابق ہیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ایسا آدمی جب کسی عورت کو نکاح میں لائے گا تو کم از کم یہ عورت اس کے لیے تین یا دو تک کافی ہے۔ کیونکہ محل کی شناخت کم از کم تین ماہ تک مقرر ہے۔ پس اگر اس معیار میں اس عورت کو صل ٹھہر جائے تو ایسے بچان و جوش شہوت والا آدمی اگر اس عورت سے صحبت کرے گا تو تین پر برا اثر پڑے گا اور محل کر جانے کا اندیشہ ہے، لہذا اس عورت کو آرام دے اور اس عورت سے صحبت ترک کر کے دوسری عورت نکاح میں لائے گا۔ اگر دوسری عورت کو بھی تین ماہ تک محل ہو جائے تو اس سے بھی صحبت ترک کرنی پڑے گی، کیونکہ اس سے استقامت حاصل کا اندیشہ ہے اور والدین کے شہوانی جوش جن جن پر برا اثر ڈالتے ہیں۔ یہ سچ ماہ ہوئے۔ اب تیسری عورت سے نکاح کرے گا، اگر تیسری عورت کو بھی محل ہو گیا تو اب اس سے بھی اس کو صحبت ترک کرنی پڑے گی۔ یہ یو ماہ ہوئے، اب پہلی عورت کا وضع محل ہو جائے گا، مرد دو غالباً تین ماہ تک قابل صحبت نہیں ہو سکتا، لہذا اس کو چوتھی عورت نکاح میں لانی پڑے گی۔ اب چوتھی عورت کے محل کی شناخت بھی تین ماہ تک مقرر ہے۔ یہ ایک سال ہوا اور اس اثنا میں پہلی

عورت جس کو وضع حمل سے تین ماہ گزر چکے ہیں، تعلقات زن و شوگی کے لیے تیار ہو جائے گی۔ اس طرح وضع حمل کے بعد ہر ایک نوبت بغیر اس کے لیے میسا ہوگی۔

(الصالح الصالح الامام الحنفی)

علامہ ابن قیمؒ کے مزید دلائل

علامہ ابن قیمؒ مردے کے چار بیویوں کی اجازت کی حکمت کی تفصیل کرتے ہوئے اس کی وضاحت یوں کرتے ہیں کہ:

”عورت کا معاملہ یہ ہے کہ اگر مرد ایک بار اپنی ضرورت پوری کرے تو اس کی جنسی خواہش ٹوٹ جاتی ہے اور وہ اپنے آپ میں چور ہو جاتی ہے اور اس وقت کسی دوسرے مرد سے اپنی جنسی خواہش کی تکمیل کی اسے کوئی طلب نہیں رہتی۔“ (علامہ ابن قیمین)

اس سے یہ وضاحت بھی صاف ہو جاتی ہے کہ ایک عورت ایک ہی مرد کی ہو کر رہ سکتی ہے، جب اس کی شہوانی قوت مرد سے کمزور ہے تو اس کے لیے ایک مرد ہی پکتا ضروری ہے، اس کی یہ حکمت اس پر مشتمل ہے کہ اگر ایک عورت دو یا دو سے زیادہ مردوں کی بیوی بن کر رہے تو عالم میں فساد برپا ہو جائے، خاندان اور نسب کے سلسلے بالکل بر باد ہو کر وہ جائیں، سامنے دار شوہر ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں۔ سخت معصیت پھیلے اور فتنہ و فساد کا بازار گرم ہو اور مجنوں اور لڑائیوں کا لکھن نہ رکھے والا سلسلہ قائم ہو جائے۔ یقیناً اس عورت کا حال کبھی درست نہیں ہو سکتا جس کے مختلف و متعدد سماجی دار ہوں جو ہر ایک دوسرے سے دست گریباں ہوں، اسی طرح ان سماجی داروں کا حال بھی کچھ اچھا نہیں ہو سکتا۔ (علامہ ابن قیمین)

محرمات کا قرآنی اصول

اسلام نے بعض رشتوں کی حرمت کو قائم رکھنے کے لیے ان سے جنسی تعلق قائم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ ماں، بہن، بیٹی اور ساس وغیرہ جیسے مقدس اور نازک رشتے ہیں جن کو شریعت کی اصلاح میں ”محرمات“ کہتے ہیں۔ قرآن حکیم کی سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا ہے:

”تمہارے اوپر حرام کی گئی ہے تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری چھوہریاں اور تمہاری خالائیں اور تمہاری بیچھیاں اور تمہاری

بھانجیاں اور تمہاری (رضاعی) مائیں، جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری پردہ لڑکیاں اور تمہاری گود میں پلٹی ہوں، تمہاری ان عورتوں کی جن کے ساتھ تمہاری مقاربت ہو چکی ہو، لیکن اگر تمہاری ان سے مقاربت نہ ہوئی ہو تو تمہارے لیے ان سے (کھاج میں) کوئی حرج نہیں ہے اور تمہارے بیٹوں کی بیویاں اور تمہاری سگی اولاد ہوں اور یہ کہ تم دو بہنوں کو ایک ساتھ کھاج میں لاؤ، سوائے اس کے جو گزر چکا (تو اس کا اب حساب نہیں)۔ غلبہ اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ یہی حکم ان عورتوں کا ہے جو دوسروں کی منکوحہ ہوں، ان عورتوں کا معاملہ اس سے الگ ہے جو (جنگ میں قید ہو کر) تمہارے ہاتھ آئیں (کہ دارالحرب میں ان کے شوہروں کی موجودگی کے باوجود تمہارے لیے ان سے مقاربت جائز ہے)۔ یہ اللہ کا تمہارے اوپر فیصلہ ہے اور ان کے پیچھے سب عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں کہ تم اپنا مال لگا کر (ان سے کھاج کی) خواہش کرو، بشرطیکہ اس سے تمہارا قصود مستقل عفت مالی کا حصول ہو۔ عارضی لذت اور فتنہ جنسی تسکین نہیں۔“ (نساء، 23-24)

ابن تیمیہ کی وضاحت

یہ رشتے جو خاندان اور نسب کی جہت میں حرام ہیں، ان کے سلسلے میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ نسب کی جہت سے آدمی کے تمام قرہنی رشتے حرام ہیں، صرف چار رشتوں کے جو حلال ہیں، یعنی چچا (امام)، ماموں (اخوان) اور چھوہچی (عمات) اور خالہ (خلالات) کی لڑکیاں۔“ (فتاویٰ ابن تیمیہ)

قرآن کی رو سے حلال عورتیں

ایک اور جگہ قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے:

”اے نبی! ہم نے تمہارے لیے تمہاری ان بیویوں کو حلال قرار دیا ہے جن کے سہمہ تم نے ادا کر دیے ہیں۔ ساتھ ہی ان باندیوں کو جنہیں (جنگی قیدیوں کی صورت میں) اللہ تمہیں بطور فنی کے عطا کرے۔ نیز تمہارے چچا کی لڑکیوں کو اور تمہاری چھوہچیوں کی لڑکیوں کو اور تمہارے ماموں کی لڑکیوں کو اور تمہاری خالائوں کی لڑکیوں کو جنہوں نے (اسلام لا کر) تمہارے ساتھ

(مکہ سے مدینہ کو) ہجرت اختیار کیا۔“

(احزاب: 50)

تفسیر ابن کثیر

سورہ نسائی کی آیت زیر بحث میں آگے ان رشتوں کا بیان ہے جو سرال کی جہت سے حرام ہیں، اس سلسلے میں بیوی کی ماں کے معاملے میں تفصیل ہے کہ لڑکی سے صرف نکاح ہو جائے تو اس کی ماں و دادا کے لیے حرام ہو جائے گی۔ خواہ لڑکی سے اس کی خلوت اور ملاقات ہو یا نہ ہو، البتہ گود کی چھٹی لڑکی کا معاملہ اس سے مختلف ہے جیسا کہ قرآن نے خود صراحت کر دی ہے کہ وہ اس وقت تک سو تلے باپ کے لیے حرام نہ ہو گی جب تک کہ اس کی ماں کے ساتھ باپ کی خلوت اور ملاقات نہ ہو جائے۔ چنانچہ خلوت اور ملاقات سے پہلے اگر وہ ماں کو طلاق دے دے تو اس کے لیے اس کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہوگا۔ (عبد بن عمر)

سو تللی لڑکی کے سلسلے میں گود کی پٹی کی جو بات ہے تو یہ قیہ اتفاق ہے، جو غالب احوال کے سامنے رکھتے ہوئے کہی گئی ہے جیسا کہ قرآن میں اس کی دوسری مثالیں موجود ہیں۔ ورنہ سو تللی لڑکی باپ کے لیے طلاق حرام ہے، بالفاظِ اس کے کہ وہ اس کی گود میں پٹی ہو یا نہ ہو۔ (عبد بن عمر)

لڑکے کی بیوی (بہو) کے سلسلے میں نفقہ کی قید سے مخفی اور لے پاؤں کا استثناء مقصود ہے، جسے آج کے بہت سے جاہل ساجوں کی طرح عرب جاہلیت میں بھی بائیں سے لڑکے کے برابر حقوق دیتے ہوئے اس مطلق بیوی سے باپ کے نکاح کو سخت معیوب اور حرام سمجھا جاتا تھا، نیز بن حارث کے سلسلہ میں نبی کریم کو بھی معاملہ پیش آیا تھا۔ (عبد بن عمر)

دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں منع کرنے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں لوطی اور باندی کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔ (عبد بن عمر)

ابن تیمیہ کا تفصیلی فتویٰ

شوہر اور بیوی کے قریبی رشتہ داروں میں چار طرح کے رشتوں کو چھوڑ کر سب ایک دوسرے کے لیے حلال ہیں، یہ چار رشتے جو حرام ہیں باپوں کی بیویاں اور بیٹوں کی بیویاں، بیویوں کی بایں اور ان کی لڑکیاں، شوہر اور بیوی ہر ایک کے اوپر دوسرے کے اصول و فروع حرام ہوں گے۔ مرد کے لیے حرام ہے کہ وہ اپنی بیوی کی ماں اسی طرح اس کی نانی اور دادی اور ان سے جتنے بھی اوپر ہوں ان سے نکاح کر سکے۔ ایسے ہی مرد کے لیے اس کی بیوی کی بیٹی یعنی

اس کی سو تللی لڑکی اس طرح اس کی لڑکی یعنی سو تللی نواسی اور اس کے بچے جس قدر ہو سب حرام ہیں۔ سو تللی لڑکی کی طرح سو تللی لڑکے کی لڑکی بھی اس کے لیے حرام ہے۔ اسی طرح لڑکے کے لیے اپنے باپ کی بیوی یعنی اپنی سو تللی ماں اسی طرح اس کے اوپر سو تللی دادی سب حرام ہیں۔ ایسے یہ باپ کے لیے اپنے بیٹے کی بیوی، یعنی بہو کی طرح اس کے بچے اس کے پوتے اور پڑپوتے وغیرہ کی بیوی بھی حرام ہے۔ پس یہ چار طرح کے رشتے ہیں جنہیں کلام اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ نیز یہ کہ باپ کے لیے بہو کی یہ حرمت ابدی ہے۔ جو لڑکے کی طرف سے طلاق یا جدائی کے بعد بھی اسی طرح برقرار رہتی ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ)

احادیث کی رو سے محرمات کی تفصیل

حضرت اکرمؐ کی احادیث مبارکہ میں حرام رشتوں کی تفصیل میں بعض دوسری دفعات کا اضافہ ہے۔ جس سے ہمیں حرام رشتوں سے متعلق تفصیل سے علم ہوتا ہے۔

”رسول خداؐ نے منع فرمایا ہے کہ کسی عورت کو نکاح میں لایا جائے، جب کہ

پہلے اس کی پچوبھی یا خالہ اس شخص کے نکاح میں ہو۔“ (بخاری جلد دوم)

”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ پچوبھی بچہ جی اور خالہ بھانجی کے ساتھ

ایک وقت نکاح نہیں کیا جاسکتا۔“ (تہذیب)

حدیث مبارکہ میں پچوبھی اور خالہ کی جو بات کی گئی ہے اس میں حقیقی پچوبھی اور خالہ یعنی

باپ کی بہن اور ماں کی بہن کے ساتھ مجازی پچوبھی اور خالہ بھی اس میں اسی طرح شامل ہیں۔

مجازی پچوبھی یعنی دادی پر دادی اور اس سے بھی اوپر کی بیٹیاں اسی طرح مجازی خالہ میں نانی اور

حقیقی پر نانی اور اس سے جتنے بھی اوپر ہوں ان کی بیٹیاں سب شامل ہیں۔ علماء کا اجماع ہے کہ

اس طرح کسی پچوبھی، بچہ جی اور خالہ بھانجی کو ساتھ نکاح میں منع کرنا حرام ہے۔

(شرح نوئی للمسلم ج 452)

نکاح ہی کی طرح لوطی اور باندی ہونے کی صورت میں دونوں سے ایک ساتھ مباشرت

کرنا بھی علانہ امت کے نزدیک حرام ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ)

دودھ کی شرکت ان تمام رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جو خون کی شرکت سے حرام ہوتے

ہیں۔ (بخاری جلد دوم)

اسلام کے قانون کے مطابق ان رشتوں کی یہ حرمت صرف اخلاقی نہیں بلکہ قانونی ہے۔ چنانچہ

اگر کوئی بد بخت ان رشتوں کی حرمت سے تجاوز کر جائے تو وہ واجب القتل ہے۔ حضور کا ارشاد ہے:

”جو کوئی کسی حرام کردہ رشتے کی عورت سے جنسی تعلق قائم کرے تو اس کی گردن اڑا دو۔“ (ابن ماجہ)

ایک اور جگہ ارشاد نبوی ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے:

”جو کوئی مسلمانوں کے درمیان حرام قرار پائے رشتوں کو (جنسی تعلق) سے پامال کرے سو اسے اس کے سر کو دو ٹکڑے کر دو۔“ (ابن جریر الحدید)

جنس کا تقدس

اسلام Sex کی اہمیت کو تسلیم کرنے اور اس کی معقول حدود کا تعین کرنے کے ساتھ ساتھ اس کو وہ اعلیٰ اور پاک مقام دیتا ہے جو نہ صرف یہ کہ خالص جبلی اور حیوانی خواہش کی تکمیل سے آگے نکل کر اس کو انہم ترین و دینی فریضہ قرار دیتا ہے بلکہ اس کو ایک مقدس عبادت قرار دیتا ہے۔

قرآن اور تقدیس جنس

اسلام کے دستور اساسی قرآن نے جنس کے مسئلہ کو جو تقدیس اور پاکیزگی عطا کی ہے وہ ان آیات مبارکہ سے ظاہر ہوتی ہے:

”اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے لیے جوڑے پیدا کئے تاکہ ان کے ساتھ مل کر تم سکون و اطمینان حاصل کرو اور اس نے تمہارے مابین الفت و محبت کا سامان کیا، بے شک اس کے اندر نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو سوچ سے کام لیں۔“ (سورہ 21)

وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اس کی جنس سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس کے ساتھ مل کر اس کو سکون و اطمینان حاصل ہو تو جب مرد و عورت کے اوپر چھا جاتا ہے تو وہ یکے دوسرے پر نرم و بار ہو جاتی ہے، پھر وہ اس بو بوجھ کو لیے پھرتی ہے۔

حدیث اور تقدیس جنس

حدیث نبوی ہے:

”جان بڑھانے پر جنسی خواہش کی تکمیل میں بھی صدق کا ثواب ہے۔“

اس پر صما پڑنے سے عرض کیا:

”اے اللہ کے رسول! کیا ہم میں سے ایک شخص اپنی شہوانی خواہش پوری کرتا ہے اور اس پر اس کو ثواب ملے گا؟“

آپ نے جواب دیا:

”تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر وہ اس خواہش کو حرام جگہ سے پوری کرے تو کیا وہ سزا کا مستحق نہ ہوگا، تو اسی طرح جب وہ اس کو حلال جگہ سے پوری کرے گا تو وہ ثواب کا مستحق ہوگا۔“ (مسلم)

علامہ نوویؒ کی تشریح

جماع عبادت بن جاتا ہے اگر اس سے آدمی کی نیت نبوی حق کی ادائیگی اور اس کے ساتھ عبادتی کے ساتھ رہنا ہو، جس کا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ ایک نیک اولاد کی طلب ہو یا اپنے آپ کو نبوی کشف و کشف کا رکھنا اور ان دونوں کو حرام کی طرف نگاہ ڈالنے سے پاس کے بارے میں سوچنے اور اس کا ارادہ کرنے سے باز رکھنا، یا اسی طرح کے عمدہ مقاصد میں سے کوئی دوسری ہو۔ (نوی بن اسم)

حدیث نبوی

اللہ کے تقویٰ کے بعد مسلمان نے کسی دوسری چیز سے فائدہ نہیں اٹھایا جو نیک نبوی بہتر ہو کہ اگر وہ اس حکم دے تو وہ اس کی بات مانے، اگر وہ اس کو دیکھے تو اس کو شادمان کر دے اور اگر وہ اس پر کوئی قسم کھائے تو وہ اسے پوری کرے اور اگر وہ اس سے دور ہو تو وہ اس کی جان اور اس کے مال کے معاملہ میں اس کی خیر خواہ ہو۔“ (ابن ماجہ)

جنس خواہش..... امام غزالیؒ کا تبصرہ

اور یہ (جنسی خواہش) ایسی عام معیبت ہے کہ اگر وہ مجزک اٹھے تو اس کا مقابلہ کسی صورت سے نہ عقل کر سکتی ہے نہ دین اور یہ چیز ہے کہ اس کے اندر اگرچہ (دنیا اور آخرت) دونوں زندگیوں کو سنوارنے کی صلاحیت ہے۔ اس کے ساتھ یہ اولاد آدم پر شیطان کا سب سے طاقتور دھتکار ہے۔ (امام بطلمی الحدید)

جنسی خواہش کی تسکین حضرت جہنم ابغداہیؒ کے خیالات

جماع کی جھجھک ایسی ضرورت ہے جیسی کہ غذا کی ضرورت ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ نبوی

خدا اور دل کی صفائی کا سبب ہے۔ (ایضاً معلم الدین)

نبی کریمؐ کی دعائیں

”خدا یا میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کام کی برائی سے اور اپنی ناکامی کی برائی سے اور اپنی زبان کی برائی سے اور اپنے دل کی برائی سے اور اپنے من کی برائی سے۔“

(ابوہریرہ)

”خدا! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو میرے دل کو پاک کر دے اور میری

شرمگاہ کی حفاظت فرما۔“ (تبیق)

عارضی لذت اور دائمی لذت امام غزالیؒ کی نظر میں

میری جان کی قسم شہوانی خواہش میں مٹی جہاں کہ اولاد پیدا کرنے کے علاوہ ایک دوسری حکمت بھی ہے اور وہ یہ کہ اس خواہش کی تکمیل میں وہ لذت ہے کہ اس کے برابر کوئی دوسری لذت نہیں ہے۔ بشرطیکہ وہ برابریاتی رہ سکے تو جنت میں جن لذتوں کا وعدہ ہے، یہ دراصل ان کی یاد دہانی کا ذریعہ ہے۔ اس لیے کہ ایسی لذت کی ترغیب دینا جس کا آدمی ذوق آشنا نہ ہو، اس کا کیا فائدہ ہے، نہیں ہے۔ اگر نامرد کو جہاں کی لذت کی ترغیب دی جائے یا بچے کو حکومت و بادشاہت کی لذت کی ترغیب دی جائے تو اس ترغیب کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ دنیا کی لذتوں کا ایک فائدہ یہ ہے کہ جنت میں ان کے ہمیشہ باقی رہنے کی آدمی کے اندر خواہش پیدا ہوتی ہے اور یہ چیز انسان کو خدا تعالیٰ کی اطاعت و بندگی پر آمادہ کرتی ہے۔ (ایضاً معلم الدین)

اسلام کے نقطہ نظر سے اپنی بیوی کے ساتھ انسان کا بھنی تعلق کوئی حیوانی عمل نہیں بلکہ اس کے اندر اپنے آپ کو پاکیزہ اور عفت مآب رکھنے اور بحکیمہ امت کے جذبہ سے اولاد کی خواہش کے پاس جذبات شامل ہوں تو یہ ایک بڑی عبادت ہے جس سے انسان کے گناہ جھڑتے ہیں۔

(ایضاً معلم الدین)

جب مرد اپنی عورت کو دیکھتا ہے اور وہ اس کو دیکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے تو جب شوہر بیوی کی تکمیل کو پکارتا ہے تو ان دونوں کے گناہ ان کی اکھیوں کی ٹٹا سے جھڑتے لگتے ہیں۔ (تاجیہ شرح الہدایہ)



اسلام میں آداب مباشرت

نکاح کے بعد بیوی کی آمد

نکاح و محبتی کے بعد جب دلن گھر میں آئے تو دلن کا ہاتھ پکڑ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے:

”اے اللہ میں آپ سے اس کی بھلائی اور اس کی عادتوں کی بھلائی کا سوال

کرتا ہوں اور اس کی برائی نیز بری عادتوں کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں۔“

اس دعا کی برکت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عورت سے برائی دور کر دے گا اور اس کے گھر میں اس عورت کی نیکی پھیلائے گا۔ (اسلامی آداب مباشرت)

شب زفاف کے آداب

جس وقت کہ طہارت حاصل ہو اور آپس میں رغبت غلبہ کرے تو قبل جماعت مع بسم اللہ تین بار سورہ اخلاص اور تعوذ پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھ کر فضل جماعت انجام دے۔

”اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ ہم دونوں کو شیطان سے دور رکھے اور جو کچھ لڑکائی ہمیں نصیب کر اس کو بھی شیطان سے دور رکھے۔“

پھر جس وقت انزال کی نوبت پہنچے تو دل ہی دل میں یہ دعا پڑھے:

”اے اللہ نہ کیجئے کچھ شیطان کے لیے۔ اس بچہ میں جو آپ ہمیں نصیب

کریں تو جو بوج حدیث اگر اس جماعت سے فرزند مقرر ہو تو ہرگز اس کو شیطان ضرر نہ پہنچائے۔“ (رقاء السلیم)

مباشرت کرنے سے پہلے آدمی کو وضو کر لینا چاہیے۔

محبت کے وقت مرد عورت بالکل جانوروں کی طرح برہنہ ہوں۔ بالکل ننگے ہو کر محبت

کرنے سے اولاد کے لیے حیا پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ حضور اکرمؐ خود کو اور بیوی کو سر سے تھر

نک چادر یا کسی کپڑے سے ڈھانپ لیا کرتے تھے اور آواز پست کرتے تھے اور بیوی سے

فرماتے تھے کہ وقار کے ساتھ رہو۔

اور اس کے سلسلے میں سخت ترین وعیدیں سنائی ہیں۔ ابن ماجہ، ترمذی اور سنن دارمی کی روایت ہے بخاری میں ثابت فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

”یقیناً اللہ تعالیٰ بات سے نہیں شر مانتا، یہ بات آپؐ نے تین مرتبہ فرمائی عورتوں

کے پاس ان کے پیچھے کے حصہ میں نہ آؤ۔“ (ابن ماجہ، اب داؤد، ترمذی)

ابن ماجہ کی دوسری روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا جو

اپنی عورت سے پیچھے کے راستے میں مجامعت کرے گا۔“ (ابن ماجہ)

”جو شخص کسی حائلہ عورت یا کسی عورت کے پاس اس کے پیچھے کے راستے

میں یا کسی کا بن کے پاس آتا ہے تو یقیناً اس نے شریعت کا انکار کیا جو محمدؐ پر

نازل ہوئی۔“ (ترمذی، تہذیب)

امام غزالی کے بقول پشت کی طرف سے محبت کرنی یعنی لواطت درست نہیں بلکہ اس کی حرمت اور زیادہ سخت ہے بہ نسبت جنس کی حالت میں محبت کرنے کے کیونکہ اس میں عورت کو ہمیشہ تکلیف ہوتی ہے۔ (انبیاء، علوم)

اپنی بیوی سے پیچھے کے راستے میں مباشرت اسلامی شریعت میں حرام ہے، ائمہ کا یہی مسلک ہے۔ حضرت صحابہ کرامؓ، تابعین کرامؓ اور ان کے علاوہ دوسرے تمام لوگوں کی یہی رائے ہے۔ سلف کی پوری جماعت نے اس فعل شنیع کے ارتکاب پر کفر کا اطلاق کیا ہے۔ عضو کو داخل کیے بغیر مرد اپنی بیوی کے پیچھے سے تسکین حاصل کر سکتا ہے، اس میں کوئی حرج اور ناپسندیدگی کا پہلو نہیں ہے۔ صاحب معنی علامہ قاضی علی فرماتے ہیں:

”عضو کو داخل کیے بغیر اپنی بیوی کے پیچھے سے ہونے والی حرج نہیں ہے۔“ (المغنی لابن قدامہ)

جماع کے دوسرے طریقے

ایک بار حضرت عمرؓ اپنی بی بی کے ساتھ پیچھے کی طرف سے انعام نہانی میں جماع کر گزرے، کرنے کے بعد احساس ہوا ہوگا کہ ایسا کرنے میں کوئی شرعی ممانعت تو نہیں ہے۔ چنانچہ صبح کو حضور نبی کریمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں تو ہلاک ہو گیا۔ حضورؐ نے دریافت کیا کیا بات ہوئی۔

حضور اکرمؐ نے یہ بھی فرمایا کہ کوئی شخص مثل چوپائے کے اپنی زوجہ پر نہ پڑے بلکہ اس کو چاہیے کہ پہلے یوں کنکار اور آہستہ آہستہ بات چیت سے آمادہ کرے جب مرد کو انزال ہو جائے تو فوراً نہ بیٹے بلکہ اسی طرح کچھ دیر ٹھہرا رہے تاکہ عورت کا مطلب بھی پورا ہو جائے کیونکہ بعض عورتوں کو دیر میں انزال ہوتا ہے۔ بعد فراغت مرد و عورت دونوں الگ الگ کپڑوں سے اپنی اپنی شرمگاہ کو پونچھ کر طہرہ ہوں۔ (اسلمی، آداب مہاشرت)

عمل جماع

جماع کی بہترین حالت یہ ہے کہ مرد اوپر اور عورت نیچے ہو، قرآن نے جو مردوں کو عورتوں پر بالا ٹھہرایا ہے تو اس کا یہی تقاضا ہے۔

”مرد و عورتوں پر بالا ہیں۔“ (انعام: 34)

”تم ان کے لیے لباس ہو اور وہ تمہارا لیے لباس ہیں۔“ (البقرہ: 187)

”اللہ کی ذات ہے جس نے تم کو ایک ذات ”آدم“ سے پیدا کیا اور اس کی

جنس سے اس کا جوڑا ٹھہرایا تاکہ اس سے اس کو سکون حاصل ہو تو جب مرد

عورت کے اوپر چھا جاتا ہے تو وہ بالکل طور پر زیر بار ہوتی ہے۔ پھر (ایک وقت

تک) وہ اس کو جو کچھ کولے پھرتی ہے۔“ (الہراف: 89)

اس روشنی میں صورت یہی ہو سکتی ہے کہ عورت چٹ لینے اور مرد اس کے اوپر لیٹے تو اس طرح مرد کے جسم سے عورت کا جسم ڈھک جائے گا اس کی وضاحت میں ایک حدیث مبارکہ ملاحظہ کریں:

”جب مرد عورت کے چاروں کناروں پر بیٹھ جائے پھر اس کے ساتھ مل کر خوب تھک جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔“

اس سے ظاہر ہوا کہ جماع کے لیے سب سے زیادہ آسان طریقہ یہی ہے کہ عورت چیت لینے اور مرد اس کے اوپر ہو، اس سے عورت کو شفقت نہیں اٹھانا پڑتی، نیز استقامت ملنے کے لیے بھی یہ طریقہ مفید ہے۔

مقعد کو استعمال کرنے کی ممانعت

احادیث مبارکہ میں پیچھے کے راستے (دبر) میں فعل کرنے کی سختی سے ممانعت کی ہے۔

حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ گزشتہ شب میں نے اپنے کپاوے (سواری) کا رخ بدل دیا، یہ اشارہ ہے یعنی پشت کی طرف سے بھرا کر لیا۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

”تمہاری بیویاں تمہارے لیے مثل کھیت کے ہیں سو اپنے کھیت میں جس طرف سے ہو کر چاہو آؤ۔“
آپؐ نے اس کی تفصیل میں فرمایا:

”چاہے آگے سے آؤ، چاہے پیچھے سے آؤ البتہ پیچھے کے راستے (یعنی دیر) اور جنس کی حالت میں دور رہو۔“

جماع کرنے کے الگ الگ طریقے ہوتے ہیں۔ ہر طریقے کو آسن کہا جاتا ہے۔ جماع کرنے کے ان آسنوں کی اپنی خاص اہمیت ہوتی ہے کیونکہ ان کا تعلق عورت اور مرد کی جنسی اور جسمانی بناوٹ سے ہوتا ہے۔ اگر یہ کیا جائے کہ سب عورتیں اس طرح ایک ہی طرح کے آسن سے کام لیں اور بھولت کے ساتھ مباشرت کر سکتے ہیں تو یہ غلط ہے۔ مشرق میں ہی نہیں مغرب میں بھی عام طور پر مختلف طرح کے آسنوں کے ذریعہ مباشرت کرنے کے طریقے رائج ہیں۔ ہندوؤں کی قدیم گرنتھوں اور کدوک شاستروں میں مباشرت کرنے کے چودہاں مختلف آسنوں یا طریقوں کا ذکر کیا گیا ہے (جس کا تذکرہ ”ہندوؤں کا نظریہ جنس“ میں کیا گیا ہے) جن کی اکثریت نقصان دہ ہے اور انہیں روپ عمل لانے کے لیے میاں بیوی کو اٹھلیٹ ہونا چاہیے۔ ان فضول آسنوں کی اسلام میں کوئی تنبیہ نہیں لیکن ہم یہاں چار آسنوں کا تذکرہ کریں گے جو اسلام اور جدید سائنس دونوں لحاظ سے مفید ہیں۔ یہ چار آسن مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ عورت نیچے اور مرد اوپر کی حالت میں

مباشرت کا یہ سب سے زیادہ مقبول آسن ہے۔ جس کا حکم اسلام نے بھی دیا ہے اور یہ قدرتی آسن ہر مرد و زن پسند کرتا ہے۔ اس آسن میں عورت نیچے چٹ حالت میں لیٹی ہے اور مرد اس کے اوپر لیٹ کر مباشرت کرتا ہے۔ اس آسن کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عورت اور مرد لیٹے رہنے کی حالت میں بالکل آسنے سانسے رہتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں۔ ایک دوسرے پر ہونے والے جنسی رد عمل کو محسوس کر سکتے ہیں، مرد اس حالت میں بہت آسانی سے عضو تناسل کو داخل کر سکتا ہے، وہ عورت کے ہونٹوں اور خرابوں کو چوم سکتا ہے۔ پستانوں کو

سہلا سکتا ہے، دونوں ایک دوسرے کے جسم کو اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لے سکتے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس آسن کے ذریعہ مباشرت کرنے میں مرد زیادہ سرگرم رہ سکتا ہے۔ اس طرح مرد بہت مکمل کر مباشرت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی انا کو مطمئن بھی کر سکتا ہے۔ تمام آسنوں میں شاید یہی آسن ہے جس میں عورت اور مرد جسمانی طور پر سب سے زیادہ ایک دوسرے کے نزدیک آسکتے ہیں۔ مباشرت کے وقت گہرا جسمانی ملاپ زیادہ پر لطف ہو سکتا ہے۔ چونکہ عام حالات میں مرد مباشرت کرتا ہے اور عورت مباشرت کرواتی ہے۔ اس لیے اس آسن میں مرد مکمل طور پر اور سرگرمی سے مباشرت کر سکتا ہے۔ نئے شادی شدہ جوڑے اسی آسن میں مباشرت کرنا پسند کرتے ہیں۔ چلتی جوانی کی یہ عمر جنسی شدت سے بھری ہوتی ہے۔ سکس کی چاہت، جنسی تحریک اور تھناؤ میں اضافہ کرتی ہے۔ اس لیے اس آسن کے ذریعہ مرد مکمل طور پر سرگرم ہو کر مباشرت کرنے میں زیادہ لطف اور اطمینان محسوس کرتے ہیں۔

سب عورتیں جنسی مزاج کے اعتبار سے ایک جیسی نہیں ہوتیں، اس لیے بعض عورتیں اس آسن سے مباشرت کراتے وقت اپنے مرد کے گہرے اور بھرپور دباؤ کو پسند کرتی ہے۔ جنسی شدت کی حالت میں وہ جانتی ہیں کہ مرد اپنے دباؤ سے ان کے جسم میں سما جائے۔ لیکن کچھ عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو اپنے مرد کے کم یا جسمانی دباؤ کو ہی پسند کرتی ہیں۔ اس آسن کی یہ خاصیت ہے کہ الگ الگ جنسی مزاج کی دونوں طرح کی عورتیں خواہش کے مطابق دباؤ حاصل کر سکتی ہے۔ عورت کے اوپر لیٹ کر مباشرت کرتے وقت اپنے کندھوں اور کہنوں کے سہارے مرد عورت پر کم یا دباؤ ڈال سکتا ہے اور اس طرح کے سہارے کے بغیر اپنی اور عورت کی خواہش کے مطابق زیادہ دباؤ بھی ڈال سکتا ہے۔ اس آسن کی دوسری خصوصیت اس سے حاصل ہونے والی گہری جسمانی قربت ہے۔ مرد جب عورت کے جسم پر لیٹ کر اسے جسمانی طور پر اپنے نزدیک تر لے آتا ہے اور ساتھ ہی عضو تناسل داخل کرنے کے بعد اسے حرکت دیتا ہے تو عضو مخصوص کے تمام حصے مرد کے جسمانی دباؤ میں آجاتے ہیں۔ مرد اگر اس حالت میں عورت کو اپنے بازوؤں میں بھرتا ہے تو اس کے پستانوں کا مکمل ابھار بھی گہرے دباؤ میں آتا ہے۔ عورت اگر سرگرم تھانوں دیتی ہے تو وہ بھی مرد کو اپنی ہاتھوں میں بھر لیتی ہے۔ وہ مرد کے اوپر کندھوں سے ذرا نیچے ہاتھوں کا گھیراؤ ڈال کر اپنی چھاتی کو مرد کے سینے میں سوکتی ہے تو اس سے ناف کے نیچے پیٹ کے حصے پر بھی دباؤ پڑتا ہے اور اسے ایک عجیب سے لطف کا احساس ہوتا ہیں، اس کے ساتھ انعام نہائی میں

عضوت نائل کو قبول کرنے کے بعد وہ اپنی ناگوں کو گولائی میں اٹھا کر مرد کی رانوں کو بھی سیٹکتی ہے۔ اس طرح یہ آسن سب سے زیادہ آسان اور پر لطف سمجھا جاتا ہے اور زیادہ تر مرد ای آسن سے مباشرت کرتے ہیں۔

عورت و مرد پہلو پہ پہلو حالت میں

مباشرت کا یہ دوسرا آسن ہے جو پہلے آسن کے بعد کافی مقبول ہے۔ اس آسن میں عورت اور مرد پہلو پہ پہلو لیٹے ہوتے ہیں۔ پہلے آسن کے مقابلے میں اس آسن میں فرق یہ ہے کہ عورت اور مرد اوپر اور نیچے کی حالت میں نہیں ہوتے بلکہ آسنے سائے سیدھی حالت میں ہوتے ہیں۔ یعنی عورت اپنے دائیں کروٹ سے مرد کی طرف منہ کر کے لیٹتی ہے اور مرد بائیں کروٹ سے عورت کی طرف منہ کر کے لیٹتا ہے۔ عضوت نائل کے داخل کرنے کے وقت عورت اپنی ٹانگیں (دائیں) ناٹک مرد کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ڈال دیتی ہے اور اوپر کی (بائیں) ناٹک کھٹا کر مرد کی دائیں طرف کی ران کے اوپر رکھ دیتی ہے۔ اسی طرح اندام نہانی کی ایسی حالت میں آ جاتی ہے کہ مرد بہت آسانی سے عضوت نائل داخل کر سکتا ہے۔ اس آسن میں جہاں عورت اپنا سر گرم تعاون دے سکتی ہے، وہاں مرد عضو شہوت (Clitoris) کو پہلانے کے ساتھ عموماً غصی حرکات بھی جاری رکھ سکتا ہے۔ اس آسن کا روپ وہ ہوتا ہے جو ٹھیک عضوت نائل داخل کرنے کے وقت عورت بائیں طرف کو کروٹ لیٹتی ہے اور مرد اس کی دائیں ران کو ڈاڑھا سا اوپر اٹھا کر پیچھے کی طرف سے اندام نہانی میں اپنا عضوت نائل داخل کر دیتا ہے۔ اس حالت میں عورت کم اور مرد زیادہ سرگرم ہوتا ہے۔ آسن کی اس حالت میں پہلو پہ پہلو لیٹ کر عموماً وہی میاں بوی مباشرت کرتے ہیں جن کا پیٹ بڑھا ہوتا ہے، لیٹ کر آسنے کی حالت میں پیٹ بڑھا ہونے کے باعث عضوت نائل داخل کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔

بہت سے مرد عورت جن کی شادی ہوئے کچھ سال گزر چکے ہوتے ہیں، اسی آسن کے ذریعہ مباشرت کرتا پسند کرتے ہیں۔ ان میں شروع شروع جیسا تیس کا جوش بھی نہیں ہوتا بلکہ آپس کے جسمی تعلقات میں زیادہ مٹھاس، زیادہ غمراؤ پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔ پھر اس آسن سے مباشرت کرنے میں وہ زیادہ لطف و تسکین حاصل کرتے ہیں۔

عورت اور مرد آگے پیچھے کی حالت میں

مباشرت کرنے کا یہ آسن اگرچہ زیادہ مقبول نہیں، پھر بھی کبھی کبھار کچھ مرد اس آسن سے

مباشرت کرنے کی خواہش کرتے ہیں۔

اس آسن میں عورت اپنے دونوں ہاتھوں کے سہارے آگے کی طرف نیچے جھکتی ہے اور مرد پیچھے کی طرف عورت کی اندام نہانی میں عضوت نائل داخل کرتا ہے، اس آسن کے ذریعے مباشرت کرنے میں مکمل طور پر مرد ہی سرگرم رہتا ہے۔ تمام جسمی حرکات و مباشرت کا فعل وہی سر انجام دیتا ہے۔ عورت مکمل طور پر بے حسی آگے کی طرف جھکی رہتی ہے اور اگر وہ چاہے بھی تو مرد کو کوئی تعاون نہیں دے سکتی، اس آسن میں مرد کو ہولت یہ ہے کہ وہ عضوت نائل کو اپنی مرضی اور پسند کے مطابق حرکت دے سکتا ہے۔ بازو پھیلا کر دونوں ہاتھوں کے ذریعے عورت کے پستانوں کو مسل سکتا ہے، بظر کے ساتھ چمچر چھاؤ کر سکتا ہے اور پوری آزادی کے ساتھ عورت کے جسم کے ساتھ کھیل سکتا ہے۔

لیکن یہ آسن بعض حالتوں میں زیادہ سہولت بخش بھی نہیں ہے۔ ایک تو اس میں عورت مباشرت کے فعل میں حصہ نہیں لے سکتی، دوسرے عورت اور مرد کو لگا کر مباشرت کے لیے جھکے رہنا پڑتا ہے جو بعد میں دونوں کے لیے ممکن کا باعث بن سکتا ہے۔

اس آسن میں سب سے بڑی کمی یہ بھی ہے کہ عورت اور مرد آسنے سائے نہیں رہتے اور مرد مباشرت کے فعل کے دوران عورت پر ہونے والے کسی بھی طرح کے جسمی رد عمل کو جان نہیں پاتا۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ عورت اگر اسے پسند نہ کرے تو اسے مجبور نہیں کرنا چاہیے۔

عورت اور مرد بیٹھنے کی حالت میں

یہ آسن مباشرت کے فعل میں ناپائیدار لانے کے لیے کچھ جوڑے پسند کرتے ہیں۔ اس آسن میں عام طور پر عورت پلٹ پلٹ فام جیسے کچھ اونچے فرش پر، آرام دہ کرسی، بنگ، کم اونچی میز وغیرہ پر اس طرح بیٹھتی ہے کہ اس کا سر سے اوپر والا حصہ پیچھے کی طرف جبکہ ٹھیک لگا لیتا ہے۔ اس کی یہ حالت ٹھیک اس طرح ہوتی ہے جیسے وہ آرام کرسی میں اونچی بیٹھی حالت میں بڑی ہو، وہ کمر سے نیچے کا حصہ آگے کی طرف اور کمر سے اوپر والا حصہ پیچھے کی طرف ڈھیلا چھوڑ دیتی ہے۔ وہ اپنی دونوں ٹانگیں دائیں اور بائیں کافی زیادہ پھیلا دیتی ہے اور مرد اس کے ٹانگوں کے پھیلاؤ کے درمیان آگے تک عضوت نائل داخل کرتا ہے۔

مباشرت کی اس حالت میں مرد جب اپنے عضوت نائل کو تیز حرکت دیتا ہے تو عورت دائیں

اور بائیں پھیلی ہوئی اپنی ناخنوں کو سمیٹ کر مرد کی کمرے اور گردن ڈال لیتی ہے اور اسے زور سے بھینچنے کی کوشش کرتی ہے۔ ایسا کرنے سے عورت کے عضو مخصوصہ کے تمام حصوں پر مرد کے جسم کا دبائو ختم ہوتا ہے اور عضو متاثر گہرائی تک جاتا ہو محسوس ہوتا ہے، اس طرح عورت اور مرد دونوں ہی ایک نیا تجربہ ایک نیا لطف حاصل کرتے ہیں۔

آستوں کے بارے چند اہم باتیں

مباشرت کے مختلف آستوں کے بارے میں یہاں چند اہم باتوں کا ذکر بھی کرنا چاہیے گے، جو اس سلسلے میں ہر مرد و عورت کی راہنمائی کے لیے لازمی ہے۔ مباشرت کے لیے اسی خاص خاص آسن کا ذکر کرنا چاہیے جس کے لیے خاوند اور بیوی دونوں ہی خواہاں ہوں اور اگر دونوں رضا مند نہ ہوں تو قدرتی بات ہے کہ اس طریقے سے کی جانے والی مباشرت اچھوری ہے گی۔

عورت جسمانی طور پر اگر پختہ دہلی ہے اور اس کے کوہے اگر بھرے بھرے نہیں ہیں تو ظاہر ہے کہ اس کے لیے پہلا آسن ہی مفید رہے گا، بعض اوقات عورت کے عضو مخصوصہ یا جسمی بناوٹ ایسی ہوتی ہے کہ کسی خاص آسن کے ذریعہ عضو مخصوصہ میں عضو متاثر آسانی سے داخل نہیں ہو سکتا۔ اس حقیقت کا علم ہو جانے کے بعد مرد کو چاہیے کہ وہ کسی دوسرے آسن کے ذریعے مباشرت کرے جس میں یہ مشکل پیش نہ آئے۔ کسی بھی دوسرے آسن کا انتخاب ذاتی تجربے اور ضرورت کے مطابق کیا جا سکتا ہے۔

مباشرت کے لیے کوئی خاص آسن عورت پر زبردستی توہین نہیں چاہیے بلکہ مرد کو چاہیے کہ وہ عورت کی دلچسپی، خواہش اور جسمی مزاج کا خاص خیال رکھے، ایسی طرح ممکن ہے کہ کوئی کسی اور یا خاص آسن میں زیادہ دلچسپی رکھتی ہو مرد کو اس بات کا علم اور خیال ہونا چاہیے۔ (کوہا ریس ٹیمک ایزل دیر)

مباشرت سے فراغت کے بعد کا عمل

محبت سے فراغت کے بعد عورت مرد دونوں کو پیشاب کر لینا چاہیے، نہیں تو کسی مرض میں مبتلا ہو جائیں گے، حکماء کا خیال ہے کہ بعض اوقات منی کا کوئی قطرہ پیشاب کی نالی میں انکارہ جاتا ہے تو سوز و ذم پیدا کر دیتا ہے۔ (شرع الاسلام)

فقیہ ابوالیث شرف قدسی نے لکھا ہے کہ محبت و قربت کے بعد اپنے عضو کو دھو لینا چاہیے۔ اس سے بدن نمدست رہتا ہے لیکن مجامعت کے فوراً بعد دھنسنے پانی سے نہ دھوئے کیونکہ اس طرح بخار آجائے گا اندیشہ ہے اتنی دیر کہ دھوئے کہ بدن کی حرارت اعتدال پر آجائے اور بقل

حضرت علیؑ اہلبیت وہ پیشاب کرے تو درد لا دو اور عارض ہوگا اور ذکر کو آپ نیم گرم سے دھوئے کہ بدن کو صحت رکھتا ہے۔“

خلوت کی باتیں بیان کرنے کی ممانعت

بایوم میاں بیوی کی پہلی ملاقات یعنی شب عروسی کی باتیں دلہن اپنی سہیلیوں اور دوہلیا اپنے دوستوں کو بتاتے ہیں مگر حضور اکرمؐ نے میاں بیوی کی خلوت کی باتیں دوست احباب اور سہیلیوں سے بیان کرنے کو ناپسند قرار دیا ہے۔ ایسا کرنا بے شری کا جہالانہ طریقہ ہے۔

دو بارہ جماع کرنے سے پہلے

حضور اکرمؐ نے اپنے صحابہ کو تعلیم دی ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے اور پھر ایسا دوبارہ کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ درمیان میں وضو کرے۔ (مسلم ابوداؤد)

”جب تم میں سے کوئی شخص عورت سے محبت کرے پھر وہ نہائے، پہلے سونا چاہے تو وہ دو سوئے تاکہ نماز کے لیے وضو کی طرح اچھی طرح وضو کرے۔“ (مسلم، جلد اول)

جماع کے فوراً بعد پانی نہ پینے

الطباء کی تحقیق ہے کہ مجامعت کے فوراً بعد پانی نہیں پینا چاہیے ایسا کرنے سے شخص یعنی دمہ کا مرض پیدا ہو جاتا ہے اسی لیے معذہ ہوئے کی حالت میں جماع کرنے کو منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ جب معذہ ہو جاتا ہے تو جماع کی حرارت سے خشکی پیدا ہوتی ہے اور پیاس کا غلبہ ہوتا ہے۔ (الاسلامی آداب مباشرت)

جماع کرنے کا صحیح وقت

فقیر ابوالیث نے اپنی کتاب ”بستان“ میں لکھا ہے کہ جماع کے لیے سب سے بہتر وقت رات کا آخری حصہ ہے کیونکہ اول شب میں معذہ غذا سے ہو جاتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حوالے سے امام غزالی نے لکھا ہے کہ آنحضرتؐ جب آخر شب میں وتر پڑھتے تھے تو اگر آپ کو حاجت اپنی ازواج کی ہوتی تو ان سے قربت فرماتے ورنہ جائے نماز پر لیت جاتے یہاں تک کہ حضرت بلالؓ آپ کو نماز کی اطلاع دیتے۔

امام غزالی کے نزدیک اول شب میں محبت کر دہ ہے۔ بایں خیال کہ تمام شب ناپاکی کی

حالت میں سوتا پڑے گا۔ (امیاء معلوم)

لیکن یہ سب طبی مصالحت ہیں، شرعاً ہر وقت جماع کی اجازت ہے، نئی کریم سے بھی اول شب اور دن کے مختلف اوقات میں جماعت کرنا جائز ہے۔ (عجل زنی)

حضرت علیؑ نے وصایا میں لکھا ہے کہ جب کبھی ارادہ مباشرت ہو تو اس نیت سے کیا کرے کہ زنا سے باز رہوں گا اور دل کا دواہر اور سبکے سے فراغت ہوگی اور اولاد ایک بخت ہوگی، اس نیت کے ساتھ جماعت کرنے میں ثواب ہے۔ (امیاء آداب مباشرت)

اجنبی عورت کو دیکھ کر اپنی بیوی سے صحبت کرنا

امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ حضرت جنید بغدادیؒ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ کو جماع کی حالت ایسی ہے جیسی غذا کی..... غرض یہ کہ واقعتاً میں بیوی غذا اور دل کی طہارت کا سبب ہے۔ اس وجہ سے جس شخص کی نظر اجنبی عورت پر پڑے اور اس کا نفس اس کی طرف شائق ہو، اس کو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی بیوی سے صحبت کرے کہ صحبت کرنا دل کے دوسو کو درد کر دے گا اور فرمایا کہ عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے پس جب تم میں سے کوئی عورت کو دیکھے اور وہ اس کو اچھی معلوم ہو تو چاہیے کہ اپنی بیوی سے صحبت کرے کہ اس کے پاس بھی وہی بات ہے جو دوسری کے پاس ہے۔ (امیاء معلوم)

بیوی کے پستان چومنے کی اجازت

عورت کے جسم میں بعض اعضاء ایسے ہیں کہ جن کے چومنے، گدگدائے، مسلے سے عورت کو ایک خاص قسم کی لذت محسوس ہوتی ہے پس اگر کوئی شخص عورت کے پستان چومے یا چوسے تو وہ جائز ہے مگر پستان منہ میں لیسے میں اس کا لحاظ نہایت ضروری ہے کہ عورت کا دودھ منہ میں جا کر مطلق میں نہ جائے کیونکہ مکروہ تحریمی ہے۔ (آداب مباشرت)

بوسہ اور الفت کی باتیں

اسلام نے بیوی سے محبت کے ساتھ مباشرت کرنے کا حکم دیا، امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا:

”اس طرح نہ ٹوٹ پڑے جس طرح کہ جانور ٹوٹ پڑتا ہے بلکہ تمہارے درمیان ایک پیغام رساں ہونا چاہیے، دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسولؐ یہ

پیغام رساں کیا ہے؟ ارشاد ہوا بوسہ اور الفت و محبت کی باتیں۔“ (امیاء معلوم الدین)

اسی روایت کے ایک حصہ میں کہ ہممتی اور کم ہممتی کی بعض دوسری باتوں کے ساتھ ارشاد ہوا:

”تیسرے یہ کہ آدمی اپنی لونڈی یا بیوی سے مقاربت کرنی چاہے تو اس پر ٹوٹ

نہ پڑے، اس سے پہلے کہ اس سے کچھ بات چیت کرے اور اس سے انصیت

پیدا کرے اور اس سے ہمسرت ہو جائے اس طرح کہ وہ (مرد) تو اپنی ضرورت

پوری کر لے لیکن وہ (عورت) اس سے اپنی ضرورت پوری نہ کر سکے۔“

دوسرے موقع پر حضرت انسؓ کی اس روایت کے الفاظ ہیں جس میں ہمیں پتا چلتا ہے کہ

جماعت کے وقت بیوی سے کیسا برتاؤ کرنا چاہیے۔

”جب آدمی اپنی بیوی سے جماعت کرے تو اس کے پاس سکون و اطمینان

سے بچنے، پھر جب اپنی ضروریات پورے کرے تو اس سے جلدی نہ کرے

پہاں تک کہ وہ بھی اپنی ضرورت پوری کر لے۔“ (المعلیٰ دین، قمر، 287)

معلوم ہوا کہ مباشرت سے قبل عورت سے طاعت و سوانح کی ضرورت اس لیے بھی ہے

کہ اس صورت میں اس کے مزے کے ساتھ خارج Discharge ہو یا ممکن ہو سکتا ہے۔ جس

کے بغیر اس کی جنسی تسکین مکمل نہیں ہو سکتی، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی ایک مرسل روایت سے

اس کی وضاحت ہوتی ہے۔ جس کے مطابق رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا:

”اپنی بیوی سے مقاربت نہ کر کہ جب تک کہ اس کے اندر ثبوت اسی طرح

پوری طرح نہ ابھر جائے جیسا کہ وہ تمہارے اندر ابھر چکی ہو تاکہ ایسا نہ ہو کہ تم

اس سے پہلے خارج ہو جاؤ۔“

اس پر صاحب واقعہ کسی قدر تعجب سے دریافت کیا کہ آیا میرے لیے یہ بھی ضروری

ہے تو جواب میں ارشاد ہوا:

”ہاں تم اسے بوسہ دو، اس سے آنکھیں چار کر دو، عشق و محبت کی باتیں کرو، پھر

جب تم دیکھو کہ تمہارے اندر جو بات آگئی ہے وہی اس کے اندر بھی آگئی ہے

تو اس سے مباشرت کرو۔“ (علاء اسلام کا نظریہ)

ہے جس کی جنسی تسکین اس طرح ناقص رہ جاتی ہے۔ (احوال امینی لابین نقارہ)

مباحثت کے بغیر ہلکا ہلکا مباشرت کی صورت میں عورت کے عضو خاص میں مطہرہ، چھانٹا کے پیدہ نہ ہونے کے سبب اس سے اس کو تکلیف بھی ہو سکتی ہے اور جنسی تسکین اپنی جگہ پر نہ گوارا مباشرت اس کے لیے باعث اذیت ہو سکتی ہے۔ (احوال امینی لابین نقارہ)

ستر پوشی

مباشرت کا ایک ادب یہ ہے کہ اس وقت آدمی کو بالکل بے ستر نہیں ہونا چاہیے، نبی کریم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عتبہ بن عبد اللہ کی روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

”جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے تو چاہیے کہ پردہ سے رہے، مگر میری مانند بالکل بے لباس نہ ہو جائے۔“ (ابن ماجہ)

روایت کے دوسرے الفاظ میں اس کو مزید واضح کر دیا گیا ہے:

”جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے تو جہاں تک ہو سکے پردہ پوشی سے کام لے، شوہر اور بیوی دونوں اوٹ کی مانند بے لباس اور برہنہ نہ ہوں۔“ (محمد ابراہیم دارالکتب مصر)

ایک اور جگہ نبی کریمؐ نے عبرانی اختیار کرنے سے بالکل واضح طور پر منع فرمایا:

”ننگے ہونے سے سختی سے پرہیز کرو، اس لیے کہ تمہارے ساتھ دو (فرشتے) رہتے ہیں جو تمہاری تم سے الگ نہیں ہوتے سوائے رفق حاجت کے وقت اور

اس وقت جب مرد اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے، تو تم ان سے شرم کرو اور ان کی عزت کرو۔“ (ترمذی)

اس حدیث میں صرف دو مواقع پر ستر کھولنے کی اجازت دی گئی ہے، رفق حاجت کے وقت اور جنسی تعلقات قائم کرتے وقت، رفق حاجت کے وقت آدمی بالکل بے ستر نہیں ہو جاتا ہے بلکہ بقدر ضرورت ہی اپنا ستر کھولتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنسی تعلقات قائم کرتے وقت بھی میاں بیوی کو بقدر ضرورت ہی اپنے ستر کھولنا چاہیے۔

حضرت بہز بن حکیم فرماتے ہیں کہ میرے والد حکیم میرے دادا معاویہ ابن قیسری سے راویات کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ ستر عورت کے سلسلے میں ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ کہاں تک ہمارے لیے پابندی ہے اور کہاں تک آزادی ہے؟ اس کے جواب

میں آپ نے ارشاد فرمایا:

”اپنے ستر کو چھپاؤ سوائے اپنی بیوی اور باندی سے، اس پر راوی نے عرض کیا کہ مرد اپنے ہی جیسے مرد کے ساتھ ہوتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر تم یہ کر سکو کہ تمہاری عورت کو کوئی نہ دیکھے تو ایسا ضرور کرو، میں نے عرض کیا کہ آدمی بسا اوقات تنہا ہی ہوتا ہے اس کی بابت آپ کیا فرماتے ہیں! ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے شرم و حیا کی جائے۔“ (ترمذی)

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے صاحب نل الاوطار نے بجا طور پر فرمایا ہے:

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ستر عورت کو تمام حالات میں چھپانے کا حکم ہے۔ اس کے جس قدر حصے کا کھولنا ناگزیر ہو، اس کی اجازت صرف بیویوں اور لونڈیوں کے حق میں مباشرت کے وقت ہے لیکن اس موقع پر بھی اس کا اتنا ہی حصہ کھولنا چاہیے جتنی کہ مباشرت کے وقت ضرورت ہو، آدمی کے لیے بالکل برہنہ ہونا جائز نہیں ہے جیسا کہ حضرت عتبہ کی مذکورہ حدیث میں بیان ہوا ہے۔ (نیل الاوطار)

اس مقدمہ کے لیے عام حالات میں مباشرت کے وقت اوپر سے کوئی کپڑا یا چادر ڈال لیتا مناسب ہے۔

کثرت جماع کی ممانعت

فقہ ابو الایث نے اپنی بستان میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ جو شخص اس بات کا خواہشمند ہو کہ اس کی صحت اور تندرستی زیادہ عرصہ تک قائم رہے تو اس کو چاہیے کہ صبح اور رات کو کھانا کھایا کرے، قرض سے سبکدش رہے، ننگے پاؤں نہ پھر کرے اور عورت سے قربت کم کیا کرے۔

بیوی سے زیادہ عرصہ تک علیحدہ رہنے کی ممانعت

چارہ ماہ سے زیادہ بیوی سے علیحدگی اور صحبت نہ کرنے کو فقہاء نے منع فرمایا ہے کیونکہ عورت میں قوت مبر چارہ ماہ سے زیادہ نہیں ہوتی جیسا کہ عمرؓ کے ساتھ پیش آئے واقعہ سے پتہ چلتا ہے جو اس طرح ہے کہ ایک رات امیر المومنین حضرت عمرؓ رات کو مدینہ کی گلیوں میں گشت فرما رہے تھے تو ایک مکان سے کسی جوان عورت کے گانے کی آواز سنیں جو کچھ عشق اشعار گارہی تھی جن کا مفہوم کچھ اس طرح تھا:

”خدا کی قسم! اگر مجھے خدا کا خوف نہ ہوتا تو آج چارپائی کی چولیس چر چرانے لگتیں۔“

امیر المؤمنین کو اشعار سن کر کچھ خشک ہوا اور دروازہ کھولنے کا حکم دیا اور جب دروازہ نہ کھولا
اپ دیوار پھاندا کر اندر داخل ہوئے تو وہاں صرف ایک عورت کو پایا، کوئی مرد نہ تھا اور بابت کرے
پر عورت نے بتایا کہ شوہر کا فی عرصہ ہوا جہاد میں گیا ہو جس کی جدائی سے یہ جین ہو کر اشعار
کا رہی تھی۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ اپنی صاحب زادی ام المؤمنین حضرت حصہؓ کے پاس تشریف
لے گئے اور ان سے فرمایا کہ بغیر شرم و لحاظ کے بتاؤ کہ شادی شدہ عورت بغیر شوہر کے کتنے دن
ممبر کر سکتی ہے۔ جواب میں ام المؤمنین نے چینی لہجہ میں سے ہاتھ کی چار انگلیوں اٹھادیں جس
سے آپ نے سمجھ لیا کہ عورت بغیر شوہر کے چار ماہ تک ممبر کر سکتی ہے۔ پس آپ نے جہاں جہاں
اسلامی لشکر جہاد کرتے، حکم نامے جاری فرمائے کہ شادی شدہ فوجیوں کو چار ماہ ہونے پر اپنے گھر
جانے کی اجازت دے دی جائے، اس سلسلہ میں ایک مسئلہ ملاحظہ فرمائیں:

”اگر عورت اپنے شوہر کے چار ماہ سے زائد عرصہ تک دور رہنے پر راضی ہو
جائے تو چار ماہ سے زائد مٹی کی میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ ایک سال بھی اگر
شوہر قریب نہ جائے تو جائز ہے۔“ (بخاری)

غسل جنابت

بہمستر کے بعد خاندانی بیوی کو نماز فجر سے پہلے (اور اگر دن میں یہ فعل سرانجام دیا ہو)
اگلی نماز سے پہلے) غسل کرنا ضروری ہے۔ اس غسل کو غسل جنابت اور غسل نہ کرنے تک ناپاکی
کی حالت میں رہنے کو حالت جنابت یا نجی ہونا کہتے ہیں۔

غسل جنابت میں بہت اہتمام کی ضرورت ہے، مرد عورت دونوں ہی اپنے نجی اعضاء
کی صفائی میں احتیاط سے کام لیں، مرد اپنے عضو کو اچھی طرح دھوئے، یہیں ایسا نہ ہو کہ کمال میں
مٹی جی رہ جائے اور اسی طرح عورت اپنی شرمگاہ کی اچھی طرح صفائی کرے، غسل سے پہلے
پیشاب کر لینا بھی بہتر و مناسب ہے۔ ان مقامات ناپاکی کو دھونے کے بعد وضو کرے پھر تمام
بدن پر پانی ڈال کر ہاتھوں سے اچھی طرح ملے تاکہ کوئی حصہ جسم خشک نہ رہے، بالوں کی
جڑوں تک پانی پہنچ جائے، بغلیں، ناف اور گردن کے سوراخ تک باہر کا حصہ پانی سے تر ہو
جائے اس کے بعد سارے جسم پر پانی بہائے، غسل میں تین فرض ہیں۔

- 1- منہ پر کھلی یا غراہ کرنا۔
- 2- ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچانا۔
- 3- پورے بدن پر ایک بار اس طرح پانی بہا کر ناک بال برابر حصہ خشک نہ رہے۔

یہ تینوں عمل تین باکر تائست سے یا جائگے کی حالت میں بغیر صحبت کے انزال ہو جانے یا
مخص ہونے و سنار کی حالت میں ہی صحبت کے ساتھ ہی خارج ہو جائے تو بھی غسل فرض ہو جاتا
ہے۔ عورت کی فرج میں مرد کی سپاری داخل ہو جانے پر خواہ انزال نہ ہو دونوں پر غسل فرض ہو
گیا۔ جو عورتیں یا مرد نماز میں خشک نہ کے عادی نہیں ہیں مخص یا کلی یا جموئی شرم دیا سے غسل جنابت
کے بغیر کسی کی دن گزار دیتے ہیں یہ بڑی نحوست اور بے ہوشی کی بات ہے۔ بیٹی کے گھر سے
رحمت کے فرشتے بھی دور رہتے ہیں۔ (اسلامی آداب مہاشرت)

غسل جنابت اور جدید سائنس

غسل جنابت میں پہلے اعضاء تناسل کو دھویا جاتا ہے۔ اس سے ایک توان کی خاطر خواہ صفائی
ہو جاتی ہے اور دوسرے وہ جراثیم سے پاک ہو جاتے ہیں اور جسم مکملہ تیار ہوں سے بچ جاتا ہے۔
جنسی تعلقات کے دوران انسان کا بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔ اسے نادل کرنے کے لیے
غسل جنابت بہترین طریقہ ہے۔ عضو تناسل کی بڑھی ہوئی حدت اعتدال پر آتی ہے جس سے
عضو تناسل کی دوبارہ ایستادگی آسان ہو جاتی ہے۔ طبیعت میں ٹھنڈا آتا ہے جس کی وجہ سے
سرعت انزال دور ہو کر ماساک کی قوت پیدا ہوئی ہے۔ خواہ دوبارہ مباشرت کرنا ہو پھر بھی پہلے
غسل جنابت کر لینا چاہی، جسمانی اور دماغی لحاظ سے بہتر ہے۔ (ڈاکٹر مظفر بھٹی)

حیض کی حالت میں جماع کی ممانعت اور جدید سائنس

حیض کی حالت میں عورت کے جسم کے اندر مختلف گندری رطوبت ہوتی ہے اور اندام نہانی
سے خون جاری ہوتا ہے۔ دراصل یہ سرخ سیال ہوتا ہے اس میں تقریباً پچاس فیصد خون ہوتا ہے
جس میں مختلف مقدار میں مٹلغم اور ”مٹھی پتلیہ“ نامی مادہ ملا ہوتا ہے، یہ مادہ دراصل بچہ دانی کے
لوٹے ہوئے جملے کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ رحمت مند عورت میں حیض کے دنوں میں اوسطاً ایک
اونس خون لگتا ہے۔ حیض کے دوران مباشرت کرنے سے عضو تناسل میں مذکورہ بالا مادوں کے
اتصال سے انگلیکٹن اور خطرناک تیاریاں لگنے کا خدشہ ہوتا ہے، مزید برآں نفاست کے نقطہ نظر
سے بھی یہ عمل موزوں نہیں ہے۔ (ہومیو ڈاکٹر محمد احمد)

سونے کا کمرہ

میاں بیوی کو سونے کے کمرے پر خاص توجہ دینی چاہیے۔ یہ ایک محفوظ کمرہ ہونا چاہیے۔
جہاں سے آواز برہن نہیں جانی جائیں۔ مباشرت کے دوران عورت کی لذت بھری مختلف طرح

مردوں کے جنسی امراض

جس طرح انسان کو بھوک لگتا، دماغی قوی کی موجودگی اور خون کی تمام جسم میں گردش وری ہے، اسی طرح ہائے نسل انسانی کے لیے جنسی قوت کا وجود بھی انسانی جسم میں لازمی ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو انسان مکمل نہیں کہلا سکتا۔ جب ہائے زندگی کے لیے ضروری اعضاء کی نشوونما ایک حد تک پوری ہو جاتی ہے تب انسان میں یہ قوت بیدار ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قوت کے مخصوص اعضاء کے علاوہ انسان کا دل و دماغ اور جگر وغیرہ صحیح معنی میں تندرست ہونے چاہئیں۔ مختلف قسم کی غلط کاریوں، بکثرت مباحثات اور طویل العمری کی وجہ سے جب انسان کی عمومی صحت خراب ہو جاتی ہے تو اس قوت کا وجود بھی کم نہیں رہتا ہے۔ لہذا نصف باہ کے سر لیٹوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی عمومی صحت کی جانب توجہ دیں، جب تمام اعضاء رنجیدہ اپنا اہل عمل کام نہ انجام دے سکیں تو یہ قوت خود بخود درست ہو جاتی ہے لیکن اگر مقامی شکایات کی وجہ سے کچھ ضعف باقی رہ جائے تو پھر خفیف محرک ادویہ و علاء جات استعمال کریں، ابتداء ہی سے محرک ادویہ کا استعمال نہ صرف غیر مفید ہے بلکہ بسا اوقات بے حد نقصان کا باعث بھی بنتا ہے۔

یہ مرض جیسا عام اور عامگیر ہے ویسے ہی اس کا شافی علاج بھی اس کا پیدہ ہے۔ کون ہے جو قوت باہ کا طلب کر نہیں؟ نو جوانوں سے لے کر بوڑھوں تک ضعف باہ کے شاکہ پائے جاتے ہیں۔ بوڑھوں میں تو قدرتی طور پر تمام قوۃ کے افعال میں اختلاط شروع ہو جاتا ہے لیکن زمانہ حال میں نو جوان جن کا ابھی عفتون شباب ہے اور جنہیں قدرتی طور پر کچھ عرصہ تک جوانی کی لذتیں حاصل کرنے کا خدا داد موقع تھا، سرد و غل اور ذوق جلیں، افلاطون بازی اور کثرت جماع جیسے غیر فطری افعال کا مرتکب ہو کر بوڑھوں سے زیادہ کمزور اور بے طاقت دکھائی دیتے ہیں۔ سارے ملک میں شوقینی اور عیاشی کا طوفان بد نظیری برپا ہے اور ہر جہ و جہان قوت باہ کے علاج کا خواہش مند دکھائی دیتا ہے۔ ان بوڑھوں کی کیا بات کی جائے جن کا جسمانی نظام بری طرح سے مغلوب ہو چکا ہے مگر اب بھی وہ کسی دوزخہ کے خواب دیکھتے ہیں۔

کی آوازیں دو دھاری گلوکار کام کرتی ہیں، ان سے نہ صرف مرد کے جذبات میں زبردست ہیجان پیدا ہوتا ہے بلکہ خود محسوس کو بھی یہ آوازیں پیدا کرنے میں لطف آتا ہے اگر میاں بیوی کو یہ خطرہ ہو کہ یہ آوازیں باہر پہنچ رہی ہیں اور دوسرے انہیں سن رہے ہیں تو اس سے ان کے جذبات سرد پڑنے لگتے ہیں۔ اگر ایسا کرہ میسر نہ ہو تو پھر کمرے میں موسیقی لگائی جاسکتی ہے تاکہ موسیقی کی آواز میں دوسری آوازیں دب جائیں، بہریوں کے موسم میں سونے کے کمرے میں حرارت کا انتظام ہونا چاہیے۔ ورنہ ٹھنڈی ہوا اور سردی جذبات کو بھی سرد کر دیگی۔

اس کے بعد جس چیز پر توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ ہے بستر، کامیاب مباحثات کے لیے ڈبل بستر بہت ہی ضروری ہے، کیونکہ صرف ڈبل بستر ہی اتنی جگہ میسر آسکتی ہے جہاں میاں بیوی آزادانہ طور پر حرکت کر سکتے ہیں۔ ایک آدمی کے یعنی چھوٹے بستر پر میاں بیوی کی حرکت بہت محدود ہوتی ہے اس کے علاوہ بستر میں زیادہ چلک نہیں ہوتی چاہے، ایک پلنگ یا چارپائی جس میں گڑھا چارپا ہوا ہو مباحثات کے لیے انتہائی ناموزوں ہے۔ خاص طور پر سہرت ازال کے عادی لوگ بستر کی طرف توجہ دیں کیونکہ نرم اور چلک بستر پر زیادہ رگڑ کی وجہ سے جلد ازال کا خطرہ ہوتا ہے۔ مختصر آید کہ بستر بڑا اور کشادہ ہونا چاہیے اور اس میں چڑھاہٹ نہیں ہونی چاہیے۔ گلدے بھی زیادہ نرم نہیں ہونے چاہئیں، کیونکہ اس قسم کے گلدوں پر جسم جنس جاتا ہے اور حرکت میں مشکل پیش آتی ہے۔ اس کے علاوہ بستر پر دو ٹکٹے اور دو قوٹے موجود ہونے چاہئیں تاکہ ضرورت کے وقت کام آسکیں، سونے کے کمرے کے فرپر اگر قاتلین نہیں تو کم از کم چٹائی ضرور ہونی چاہیے تاکہ اگر بستر استعمال نہ کیا جائے تو چٹائی پر مباحثات کی جاسکے۔

خواب گاہ میں مدہم روشنی کا انتظام ہونا چاہیے، مکمل اندھیرے اور بہت زیادہ روشنی میں مباحثات زیادہ پر لطف نہیں ہوتی۔ ملاپ کے دوران کورت کو دیکھنے سے مرد میں جوا اشتعال پیدا ہوتا ہے مکمل اندھیرے میں وہ اس سے محروم رہتا ہے، ملاپ کے دوران بیوی کے چہرے اس کی جذباتی کیفیت کا اندازہ لگانا آسان ہوتا ہے اور یہ کام اندھیرے میں نہیں ہو سکتا۔ زیادہ روشنی آنکھوں کو جھنجھتی ہے اور اس میں مدہم روشنی جتنی پر مباحثات نہیں ہوتی، کبھی کبھی ایک رنگ کا بلب بدل کر دوسرے رنگ کا بلب لگایا جاسکتا ہے، روشنی کا رنگ بدلنے سے کمرے کے ماحول میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ پیش رگ جذبات میں زبردست ہیجان پیدا کرتے ہیں۔



مریضوں کی اس قدر بہتات دیکھ کر اور قوت باہ کی ادویہ کی اس قدر مانگ نے لوگوں کو اندھا کر دیا ہے۔ وہ لوگوں کی اس کمزوری سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لیے امراض مردانہ کے خصوصی معالج بن بیٹھے ہیں۔ قدرت کے یہ گنگناہ جو اپنے ہاتھوں، اپنی کڑو توتوں کے باعث ضعف باہ اور نامردی میں مبتلا ہوئے ہیں اب ان تمام طبیعوں کے چنگل میں پھنس کر اپنے کئے کی سزا پا رہے ہیں۔ فاضل اطباء نے ایک ضعف باہ کے مریضوں کو سبب تشخیص کر کے ہر ایک کے طریقہ علاج جدا گانہ مقرر کیا ہے لیکن ان خدائی فوج داروں کا (جو کہ امراض مردی کے یکساں روزگار معالج ہیں) ایک ہی نسخہ تمام اسباب و ملل کا شافی علاج ہے۔

ان بھل ساز اطباء کے چنگل میں پھنسے ہوئے بہتر ہے کہ علاج کے لیے ان حکماء سے رجوع کیا جائے جو کہ اپنی ساری زندگی اس علم کی تلاش اور فیض یابی میں بسر کر چکے ہیں اور جنہیں تمام امراض میں شفا یابی کی لوگوں کی جانب سے اسناد حاصل ہیں، اگر انہیں ایسے طیبہ نہیں دکھائی دیتے تو وہ قدرت کے بخشے ہوئے اصولوں کو کیوں نہیں تمام لیتے، نبوی اور ارشادات قرآن سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے؟

آج کل جنسی رجحانات نے جو شکل اختیار کر رکھی ہے اس سے نوجوانوں کو اس قسم کے عوارض ہی لائق ہو سکتے ہیں جو انہیں دیکھ کر طرح انداز ہی اندر سے چاٹ کر ان کی جوانی کو معذور کر رہے ہیں، پیکڑوں کی سرسراہٹ میں بھی شہوانیت کے آثار کچھ اس طرح نمایاں کئے جاتے ہیں کہ رشتوں کے تقدس سے محروم متوسط طبقہ کا نوجوان تنہائی میں اپنی بربادی کا خواہ مخواہ بھرم بن رہا ہے جبکہ اونچے طبقوں میں وہ سب کچھ ہو رہا ہے جو یورپ کا خاصا ہے۔ زمانہ جدید کے نوجوان کا حلیہ کچھ ایسا ہے، آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے، زرد رنگت، خمیدہ سر، دبلا پتلا جسم جیسے جان ابھی لگی جاتی ہو، ذرا سی بات پر رنگ آ جاتا، تجویزی سی سخت پر منہ پھڑسے کھڑا ہوتا، سانس کا بے قابو رہنا، قلبی اختلاج و انتشار کی کیفیت کی شکایت عام زبان پر ہوتا، حافظہ کی کمزوری کا بہرہ قوت کا رونا، طبیعت میں بوجھل پن کی شکایت بہر وقت لبوں پر رہتا۔

اختلام، جریان، منضو کا استمرار، سرعت انزال، نامردی، قوت باہ کا فقدان اور ایسی ہی بیماریاں ہی نسل کو لائق ہیں جو پتلا رخسار، مسافہ کو کبھی لائق نہیں ہوتی تھیں وہ آج کل عام ہیں۔ انہی بیماریوں کی بدولت آج کا نوجوان ایسا ہے کہ اس کا باضربہ خراب ہو چکا ہے، طبیعت میں بوجھل پن قوت مردی کا فقدان ہے۔ اسے اب سخت و مشتعل کی ضرورت ہے جو کہ وہ کرنے

سے کھڑا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ اس طرح وہ ان لذتوں سے محروم ہو جائے گا جو کہ اسے میسر ہیں۔

مرض اختلام

تندرست مجرد نوجوانوں کو خواب میں کسی دل پسند ہستی کے ساتھ ملاقات ہوتی ہے، جس کے ساتھ وہ خواب میں ہی جماع سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں انزال ہو جاتا ہے۔ اس کو اختلام کہتے ہیں۔

اختلام کی دو اقسام ہوتی ہیں۔

1- طبعی اختلام

2- غیر طبعی اختلام

طبعی اختلام سے طبیعت میں چستی اور حواس میں تازگی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ نقصان دہ نہیں ہوتا بلکہ صحت کے لیے مفید ہوتا ہے۔

غیر طبعی اختلام سے طبیعت میں سستی اور بدن میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ اس لیے یہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ولیم اکلن کا خیال ہے کہ تندرست نوجوان کو پندرہ روز میں ایک دفعہ اختلام ہو تو نقصان دہ نہیں ہوتا۔ 20 سال کی عمر کے بعد سو روز کے وقفہ سے، مکمل خیزی کے بعد طویل خواب کے بعد اختلام ہو اور مٹی کی مقدار کا ناسی ہونے کی وجہ سے پکڑے میں اس کا نشان باقی رہ گیا ہو تو اس صورت میں کوئی جسمانی خرابی نہیں سمجھی جاتی بلکہ ایسا ہی اختلام مفید سمجھا جاتا ہے۔ ان حالات میں شادی ہی واحد علاج ہے ورنہ مختلف اقسام کے امراض میں مبتلا ہونے کا امکان ہے۔ 20 سال کی عمر سے قبل تھوڑے دن کے وقفے سے اختلام ہو کر اسے تو سمجھ لینا چاہیے کہ جنسی نظام میں خرابی پیدا ہوگئی۔ اس کا علاج جلد از جلد کرنا چاہیے۔

تندرست آدمی کو ہمیشہ میں ایک بار اختلام ہو جانا یا کوئی بھی عرصہ دار مادہ پیشاب کے ساتھ آنادرتی نسل سے لیکن اس کی زیادتی ہونا ٹھیک نہیں ہے۔ عام طور پر کثرت جماعت، جلیں، اغلام بازی اور دیگر طریقوں سے بار بار اور کثرت کے ساتھ مادہ منویہ کو خالص کرنے کی وجہ سے مادہ منویہ اور آلات تامل ذی الحس ہو جاتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معمولی تحریک، خرابی، ہضم، حالت خواب میں اونچی خیزش اخراج کا باعث بنتی ہیں۔ کثرت اختلام و جریان کے مریضوں کے لیے سب سے مقدم یہ ہے کہ اس قسم کے افعال سے تو بدتاب ہو کر شہم کی تندرستی

اور بڑھی ہوئی حس کو مقامی ادویہ سے کم کریں۔ اس سے فارغ ہونے کے بعد مغلظہ اور قوت بخش ادویہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ ذکی انکس ہونے اور اس کی وجہ سے کثرت احتکام کے لیے غطاء ممسک کا استعمال کرنا نہایت مفید ہے۔ کھانے کی ادویہ کے ساتھ ساتھ ماش و ککوری دوا بھی استعمال کرنا چاہئیں۔

احتیاطی تدابیر

- ✱ فحش قصے، عشقیہ ناول پڑھنے اور سننے سے پرہیز کریں۔
- ✱ خیالات کو ہمیشہ پاکیزہ رکھیں۔
- ✱ بار بار سینما اور ٹیلی ویژن دیکھنے سے احتراز کریں۔
- ✱ جسم اور لباس صاف ستھرا رکھیں، ٹھنڈے پانی سے روزانہ غسل اس کے لیے مفید ہے۔ اگر مریض کمزور ہو صرف عضو مخصوص کا غسل سے پانی سے دھونا کافی ہے۔
- ✱ پیلیر و دفعہ پنج بھی مفید ہے۔
- ✱ قبض سے بچنا چاہیے، فیشل غذا استعمال نہ کریں بلکہ زود ہضم غذاؤں اور اشیاء کا استعمال ضروری ہے۔ رات کا کھانا جلد کالینا چاہیے۔
- ✱ بستر زیادہ نرم نہ استعمال کریں، بکڑی کے تخت پر سونا مفید ہے، دائیں پیلو سویں۔
- ✱ زیادہ چائے، شراب، قہوہ، تباکو اور نشہ آور اشیاء استعمال نہ کریں۔
- ✱ چت لیٹ کر نہ سوئیں۔
- ✱ سونے سے پہلے پاخانہ اور پیشاب سے فارغ ہو جائیں۔

ہوشیاری

ایک تولہ خشک دھنیا موٹا موٹا کوٹ کر رات سوئے وقت پانی میں بھگو کر رکھیں اور صبح اس کو چھان کر دو تولہ مصری ملا کر نوش کریں، یہ نسخہ گرم مزاج والے نوجوانوں کے لیے مفید ہے۔

ہوشیاری

شتتال مصری ڈیزہ کھو، عرق کھاب ڈیزہ کھو، عینک بھگ ڈیزہ کھو، گائے کا دودھ ڈیزہ کھو، شہد خاص ڈیزہ کھولیں۔ شتتال مصری نرم ہوتا چاہیے اور اندر سے شتتال بھی۔ شتتال مصری کو رات کے وقت دودھ میں ڈال کر کھ دیں۔ اس کے بعد اگلی صبح اسی برتن میں عرق کھاب اور بید

مک ڈال کر اچھی طرح کھگیں سے ہلائیں، جب یہ اجزاء اچھی طرح مل جائیں تو اسے نرم آگ پر چڑھا دیں۔ ایک جوش آنے پر اس میں شہد بھی ڈال دیں، اس دوران کھگیں کا تار چلاتے رہیں، جب یہ گاڑھا سا قوام مل جائے تو اسے اتار کر سرد کریں اور مٹی کے پکنے برتن میں ڈال کر محفوظ کر لیں۔ اس دوا کی مقدار خوراک میں ایک تولہ گائے کے دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ اگر مرض میں شدت ہو تو شام کے وقت بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔ اس دوران ترش اشیاء سے پرہیز کیجئے۔ چند ہفتوں میں جریان و احتکام کا خاتمہ کرتی ہے اور مردی کو اصل مقام پر لا کھڑا کرتی ہے۔

ہوشیاری

کھوچی کو آب زرم لیں، کھوچی کا سفوف تیار کر لیں، سفوف کھوچی کو آب زرم کے ساتھ دن میں تین مرتبہ استعمال کر لیں۔

ہوشیاری

اگر احتکام کی تکلیف لاحق ہو تو انار کا چھلکا اچھی طرح چیں کر تین ماہ تازہ پانی کے ساتھ لیں اس سے فوری آرام ملے گا۔

ہوشیاری

بیر کی جھٹلی سے نکلا ہوا مغز ایک تولہ چینی ایک تولہ لیں۔ ان دونوں کو باہم ملا کر سفوف بنا کر لیں اور چار روز تک روزانہ دو شام خالی پیٹ اس کی خوراک چھ ماش کی مقدار میں دودھ کے ساتھ کھائیں۔ اس معمولی سے نسخے کی بدولت آپ اپنی زندگی سنوار سکتے ہیں۔

✓ مرض سرعت انزال

سرعت انزال کا مطلب ہوتا ہے مادہ منویہ کا جلد اخراج ہو جانا۔ مومنو آسی نوے فیصدی مرد ایسے ہوتے ہیں جو خود کو سرعت انزال کا مریض سمجھتے ہوئے مقوی باہ یا مادہ منویہ میں اضافہ کرنے والی دواؤں کا استعمال کرتے رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کو سرعت انزال کا خوفناک ہوا دکھا کر عطائی حکیم بھی خوب لوٹتے ہیں اور ان نا بچھ لوگوں کی صحت مٹی میں ملا تے ہیں۔ اس لیے اس کے بارے میں دوا چار باتیں لکھ دینا ضروری ہیں۔

سرعت انزال کے نام سے خوفزدہ ہونے والے بہت سے لوگ اصل میں سرعت انزال کا

اگر حقیقت پسندی سے اس صورت حال کا جائزہ لیا جائے تو صاف طور پر معلوم ہوگا کہ کیا مریض درحقیقت علاج کی بہ نسبت بعض اسیطیعی تاہم مشرطاً خود امدادی، وقتی اطمینان یعنی اپنے آپ کو کھج معنوں میں قوت مردی سے بہرہ یاب ہونے کے احساس و جذبہ کو کونہ کے اس مرض

اس مثال سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مباحثت میں دو منٹ بھی دو سیکنڈ کے برابر ہوتے ہیں۔

سے (محل نفسیاتی اعتبار سے) چھٹکارا حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

ایسی صورت میں علاج کی نسبت مرہض کی صحیح راہنمائی کی زیادہ ضرورت ہے اور مرہض کے دل میں غلط و اہم کو نکال کر اس کی قوت ارادی کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ہی اگر کوئی نقص ہو تو ادویاتی طور پر دور کیا جانا چاہیے اور مقوی ادویات استعمال کرائی جانی چاہئیں، قوفلوں کے باسوز کا خوردنی اور بذریعہ انجکشن استعمال بھی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ میاں بیوی کے پیار و محبت، رہن بہن کے طریقہ اور ان کے عادات و خصائص کو اس میں کافی حد تک دخل حاصل ہے۔

دماغ رعبہ کو کشیں، یونین اور دیگر محرک ادویات کو اس شخص کے لیے استعمال کرنا ایک غلط اور نقصان دہ اصول ہے البتہ مسکن ادویات معالج سے مشورہ ہے بعد احتیاط کے ساتھ استعمال کی جا سکتی ہیں۔ اس مرض میں جتنا اصحاب کی معلومات کے لیے یہاں ہے ایک خاص نکتہ بیان کر دینا ضروری ہے اور وہ نکتہ یہ ہے کہ شوہر کو ماہر شرت سے قبل اپنے آپ کو جماعت کے لیے تیار کر لینا ضروری نہیں ہوتا بلکہ بیوی کو بھی تیار کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مناسب یہی ہے کہ جماعت سے قبل خوشگوار اور محبت آمیز باتوں اور جسم کے لطیف مساس کے ساتھ اپنی بیوی کو بھی اس کے لیے آمادہ کر لیا جائے تا کہ فریق ثانی بھی وہی فہرہ و جیت کی انجام دہی کے لیے شوہر کے جذبات و احساسات میں برابر کی شریک ہو جائے اور وہ بھی ذہنی اور حیاتی اعتبار سے اس کے لیے تیار ہو۔

اس سے دو فائدہ حاصل ہوتے ہیں اول یہ کہ جماعت سے قبل بیوی سے لگدات آمیز باتیں کرنے اور تحریک آمیز سرگرمیوں و حرکات سے اس کے ذہنی رجحان کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے۔ دوم یہ کہ اگر وہ اس کیلئے ذہنی طور پر آمادہ ہو جائے تو اس فعل سے قبل اس کے بدن میں وہ جذباتی اور حیاتی جوش و حرارت پیدا ہو جائے جس کا جماعت کے معمول کو خوشگوار اور ہر دو فریقین کے لیے یکساں طور پر راحت آمیز بنانے کیلئے ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ اگر شوہر اپنے طور پر مکمل طور پر آمادہ اور جذباتی ہو جائے تو فریق ثانی کی ذہنی و جذباتی آمادگی کے بغیر قدرتی طور پر وہ پہلے منزل ہو جائے گا اور جس وقت فریق ثانی جوش و تحریک کے ابتدائی مرحلوں میں ہو گا فریق اول جذباتی اور عملی اعتبار سے سرد پڑ چکا ہو گا۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ طریق و معمول اتنا کچھ عرصہ تک جاری رہے تو رفتہ رفتہ صرف ذہنی طور پر جمعی اعتبار سے اپنے آپ کو کمزور و ناقص اہمل سمجھنے لگے گا بلکہ اس کے جمعی قوا بھی اس کے عادی ہو جائیں گے اور وہ کچھ عرصہ کے بعد ہی

الواقعہ سرعت انزال کے عارضہ کا شکار ہو کر رہ جائے گا۔

مندرجہ بالا بعض شخص اس لیے بیان کیا گیا ہے کہ میاں بیوی کے جمعی ملاپ میں اس نوع کے ذہنی میلان، جذباتی ہم آہنگی اور نفسیاتی عوامل کو بہت اہم حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

سرعت انزال دو صورتوں پر مبنی ہے۔ اول تو نموری ایسے نوجوان جن کے لیے عورت ہی ہو لہذا وہ اس کی ہر محکمہ سے جمعی اشتعال میں آ جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے استعمال کی اشیاء مثلاً شیار، چوٹی، انڈر وئیر سے بھی مشتعل ہو جاتے ہیں۔ بعض عورتوں کی موجودگی میں احساس کثرت کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان پر سرعت انزال جیسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے لہذا وہ اپنی شخصیت کو نکھار نہیں پاتے اور جسمانی ضرورتوں کیلئے غلام بازی جیسی حرکتوں پر اتر آتے ہیں۔ کتنے نوجوان ہیں جو شادی سے انکار کر دیتے ہیں، اس کے پس پردہ بھی اسی احساس کثرت کا اہواز ہوتا ہے۔ کچھ نوجوان شادی سے قبل ہی ڈاکٹر سے رابطہ کرتے ہیں تاکہ سرعت انزال سے رہنمائی ڈھانڈا پڑے، ڈاکٹر بھی ایسی مرضوں کا علاج حسن ہارمون کے انجکشن کی ہی صورت دیتے ہیں۔ اس طرح کے انجکشن وقتی طور پر اور بعض اوقات نفسیاتی طور پر فائدہ پہنچاتے ہیں۔ لیکن بعد ازاں ان انجکشنوں کا اثر صحت پر انتہائی برا اثر پڑتا ہے۔

سرعت انزال کی دوسری قسم دوسیاں عمر یا کثرت جماع کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس میں عضو کے ایستادہ ہونے سے قبل ہی انزال ہو جاتا ہے۔ جب میاں بیوی کے جمعی تعلقات معمول کے مطابق ہوں اور شوہر کبھی سفر پر چلا جائے یا بیوی طویل عرصے کے لیے علیحدہ چل جائے تو وہ سکتا ہے کہ کافی عرصہ بعد ملاپ کے وقت شوہر کو جلد انزال ہو جائے، اس کی وجہ ذر دست جمعی ہیجان ہے جو عرصہ تک میاں بیوی میں جدائی کے بعد ملاپ کے موقع پر شوہر میں موجود ہوتا ہے۔ ایک دوسرے جلد انزال ہونے کے بعد یہ صورت حال خود بخود ٹھیک ہو جاتی ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ازدواجی زندگی میں صحت مند مردوں کو بھی کبھی کبھی سرعت انزال کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن یہ کیفیت عارضی ہوتی ہے۔

شادی کے ابتدائی دنوں میں اکثر نوجوانوں کو سرعت انزال سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ایک خوبصورت اور جوان عورت کی انتہائی جسمانی قربت اور اس کے ساتھ جمعی ملاپ کے تصور سے ہی اکثر مرد ہیجان اور اعصابی دباؤ میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں شادی کی پہلی رات معمولی سی تحریک سے انزال ہو جاتا ہے۔ بعض مردوں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ شادی کی

پہلی رات اس قدر کامیابی سے مباشرت کریں کہ عورت پر ان کی مردانگی کا سکہ بیٹھ جائے۔ پھر بازی میں اس ایک طرح کی گھبراہٹ پیدا کر دیتی ہے اور نتیجے کے طور پر انزال جلد ہو جاتا ہے اس کے علاوہ شادی کی پہلی رات شوہر کی دن کی تقریبات کی وجہ سے کافی تھکا ہوا ہوتا ہے اس لیے جنسی ملاپ کی صورت میں جلد انزال عین ممکن ہے۔ ایسی صورت میں شوہر کو پریشان نہ ہونی چاہیے۔ جو کئی شوہر کی حالت پر سکون ہوتی ہے یہ مسئلہ خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے۔ یوں بھی شادی کے ابتدائی دنوں میں میاں بیوی کا تجربہ کار ہوتے ہیں۔ آہستہ آہستہ تجربہ میں اضافے سے ان میں اعتماد پیدا ہو جاتا ہے اور وہ ابتدائی مشکلات پر قابو پا لیتے ہیں۔

اگر عورت کا پردہ بکارت سخت ہو تو سرعت انزال کے امکانات اور بڑھ جاتے ہیں، بھلا انزال کا مسئلہ وقت گزرنے کے ساتھ سمجھا سمجھا خود بخود حل ہو جاتا ہے لیکن اگر یہ مسئلہ جاری رہے تو اس طرف تنبیہ کی توجہ دینی چاہیے۔

اکثر اوقات سرعت انزال کا سبب نفسیاتی بھی ہوتا ہے۔ بیشتر لوگوں کو یہ وہم ہوتا ہے کہ جنسی فعل سرانجام دینے کے قابل نہیں، جنسی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے بعض لوگ جنس سے خوف زدہ ہوتے ہیں۔ وہ جنسی ملاپ کو گناہ اور ایک مردہ فعل سمجھتے ہیں، اس طرح ان کے لاشعور میں جنسی تعلق کے بارے میں طرح طرح کے خوف جمع ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ جو مشقت کرتے ہیں اس وہم میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ اپنا سارادمانہ یو ضائع کر چکے ہیں اور اب وہ قطعی طور پر جنسی ملاپ کے قابل نہیں، بعض لوگوں کو جب ایک مرتبہ جلد انزال ہو جائے تو وہ مستقل طور پر اس خوف میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ جب بھی جنسی ملاپ کرنے کی کوشش کریں گے انہیں فوراً انزال ہو جائے گا۔ یہ وہم اس بری طرح ان کے ذہن پر مسلط ہوتا ہے کہ وہ جب بھی ملاپ کی کوشش کرتے ہیں، انہیں واقعی جلد انزال ہو جاتا ہے۔

بعض لوگوں کی شادی زبردستی کر دی جاتی ہے۔ انہیں اپنی بیوی پر نہیں ہوتی۔ اس لیے جو کئی وہ جنسی ملاپ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کا ناپسندیدہ ہی سرعت انزال کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ یہ دراصل انسانی لاشعور کا انتقامی رد عمل ہوتا ہے لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ اکثر باہمی قربت کی وجہ سے میاں بیوی میں آہستہ آہستہ محبت پیدا ہو جاتی ہے اور مرد کے دل میں کم تر بصورت یا بعض اوقات بد صورت عورت کے لیے بھی محبت کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

بعض اوقات یہ خدشہ کہ جنسی ملاپ سے عورت حاملہ ہو جائے گی یا اسے کسی قسم کی تکلیف

پہنچی، سرعت انزال کا باعث بن جاتا ہے۔ ایسا عام طور پر اس وقت ہوتا ہے جب بچوں کی ککڑت دہان جان ہو یا استقر ارحمل سے سماجی یا خانگی الجھنیں پیدا ہونے کا خطرہ ہو۔

سرعت انزال میں تدابیر

سرعت انزال کے مریضوں کو چاہیے کہ وہ مباشرت سے پہلے عورت میں مساس کے ذریعے اتنا زیادہ عیجان پیدا کریں کہ وہ ملاپ کے تصور ہی میں دیر بعد جنسی لذت کے نقطہ عروج پر پہنچ جائے۔ ایک عام عورت کو عروج تک پہنچنے میں پندرہ سے بیس منٹ لگتے ہیں۔ بشرطیکہ اس کے حساس حصوں کو سہلایا جائے اور جنسی عیجان پیدا کرنے کے وہ تمام طریقے اختیار کئے جائیں، جنہیں عورت پسند کرتی ہے۔ جو لوگ سرعت انزال سے دوچار ہوں انہیں چاہیے کہ وہ عضو داخل کرنے کے بعد زیادہ حرکت نہ کریں اور اپنے خیالات کو جنسی فعل سے ہٹا کر ادھر ادھر کی دوسری باتیں سوچیں، خیالات کو جنسی فعل سے ہٹانے کے لیے ان کی گفتنی یا کوئی عبارت دہرانے کا طریقہ مفید ہو سکتا ہے لیکن ایسا بلند آواز میں نہیں کرنا چاہیے، اس دوران عورت کو چاہیے کہ وہ اپنا جنسی عیجان برقرار رکھے کہ بلاس میں اضافہ کرے، مرد کی توجہ مباشرت سے ہٹانے میں عورت بھی مدد کر سکتی ہے۔

اس مقصد کے لیے شوہر کو چاہیے کہ وہ انزال کے بعد عورت کے مخصوص اعضاء اور دوسرے حساس مقامات کو سہلانا اور مستلر کرے تاکہ عورت بھی منزل ہو جائے۔ اس طریقے کے دو فائدے ہیں ایک تو عورت کی تسکین ہو جاتی ہے، دوسرے شوہر کے ذہن میں یہ بات بیٹھ جاتی ہے کہ اگر وہ جنسی ملاپ کے ذریعے بیوی کو مطمئن نہ کرے گا تو اس طریقے سے مطمئن کر دے گا، اس طرح اس کے ذہن سے جلد انزال کی تشویش دور ہو جاتی ہے جس سے مرد میں کچھ اعتماد پیدا ہو جاتا ہے اور سرعت انزال پر قابو پانے میں کافی مدد ملتی ہے۔

اکثر عورتیں پندرہ بیس منٹ میں منزل ہو جاتی ہیں لیکن بعض عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو منزل ہوتی ہیں نہیں یا بہت ہی مباشرت کے بعد ہوتی ہیں۔ ایسی عورتیں جو جلد سے زیادہ طویل جنسی ملاپ چاہتی ہو اگر مطمئن نہ ہو سکیں تو اس میں مرد کا قصور نہیں، اس قسم کی عورتوں کو ان مشوروں اور طریقوں پر عمل کرنا چاہیے جن سے جلد منزل ہونے کی صلاحیت بڑھتی ہے۔

بیوی کا کردار اور سرعت انزال

نامردی اور سرعت انزال کے علاج میں بیوی بھی انتہائی اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ بیوی

کے تعاون سے نامردی اور سرعت انزال سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے یا اس مسئلے پر کافی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔ عورت کو چاہیے کہ وہ مرد کی حوصلہ افزائی کرے۔ اسے یہ نہ کہے کہ درد نامرد ہے یا وہ اسے مطمئن نہیں کر سکتا۔ عورت کے سنے سے نکلے ہوئے یہ الفاظ مرد کو بالکل ناکار بنا سکتے ہیں اور وہ کسی بھی طبی صلاحیت سے بھی محروم ہو سکتا ہے۔ بیوی کو چاہیے کہ وہ نہ صرف اپنے منہ سے کوئی ایسا لفظ نہ نکالے بلکہ اپنی کسی حرکت یا چہرے کے تاثرات سے بھی بیزاری کا اظہار نہ کرے۔ چاہے شوہر مباشرت میں بی طرح یا کام تو یوں نہ بیوی کو اس سے شکایت نہیں کرنی چاہیے۔ اس قسم کی شکایت سے شوہر کو طبی صلاحیت میں اضافہ نہیں ہو سکتا کیونکہ مرد اس معاملے میں بالکل بے بس ہوتا ہے۔ اگر بیوی نے شوہر کی طبیعت کو زور پر اعتراض کیا تو شوہر اپنی رہی سہی صلاحیت سے بھی محروم ہو جائے گا اور اس کی صحت پانی کے امکانات اور کم ہو جائیں گے۔ اس قسم کی شکایت سے ازدواجی زندگی میں کشیدگی بھی پیدا ہو سکتی ہے اور طلاق تک نہایت پہنچ سکتی ہے۔ اس کے برعکس بیوی کی محبت اور حوصلہ افزائی سے شوہر اپنی کمزوری پر قابو پا سکتا ہے۔ بیوی کو شوہر سے بات چیت کر کے یہ معلوم کرنا چاہیے کہ کیا وہ پریشان ہے؟ کوئی آنکھیں اسے تنگ کر رہی ہے؟ یا اسے کاروباری یا دفتری معاملوں میں کسی مشکل کا سامنا ہے؟ بیوی کو چاہیے کہ وہ بیمار اور محبت سے شوہر کی پریشانیوں کو دور کرنے کی کوشش کرے۔

اب ہم ذیل میں چند ایک خصوصی نسخہ جات درج کر رہے ہیں جو برصغیر پاک و ہند کے انتہائی نامور اور مستند علماء و محققین کے معمولات مطب میں سے ہیں اور بلاشبہ طبی امراض کے ازالہ کے لیے جادوی اور معجزہ نما اثرات کے حامل ہیں۔

ہوا الشافی

تغلب مصری، شفاقل مصری، سنگھاڑہ خشک ایک ایک تولہ، تاملکھانہ، مازو، توری سرخ، سفید، موصلی سفید ہر ایک 6 ماش، دانہ الہی گلاس، مصلی، کھر یا شمی ہر ایک 3 ماش، نبات سفید 9 تولہ لیں، سب اجزاء کو کھل میں ڈال کر باہم چیں کر سفوف بنالیں۔ صبح و شام 2 ماش سے 3 ماش تک دودھ کے ساتھ کھائیں یہ اسیر ہر موسم میں دینی جاسکتی ہے۔ جریان و سرعت کے لیے بے نظیر ہے۔

ہوا الشافی

تغ لہج 6 ماش، ستاور 6 ماش، بزدلج 6 ماش، مخم خض 6 ماش، کشیدہ قلعی 4 ماش لیں، سب اجزاء کو کھل میں ڈال کر باریک مشل میدہ چیں لیں، تیار شدہ سفوف ایک ماش صبح و شام ہر

شریت بزدوری کے استعمال کریں۔

ہوا الشافی

مغفر مخم نوچہ ایک تولہ، مخم و بنگن ایک تولہ، مغفر مخم کنول کد ایک تولہ، بہمن سرخ ایک تولہ، توری سرخ ایک تولہ لیں ان ادویات کو علیحدہ علیحدہ کھل کر لیں۔ جب باریک ہو جائیں تو کشیدہ قلعی 9 ماش، کشیدہ مروارید اصل 9 ماش، انجون خالص ایک ماش، مغفر مخم خشک 2 تولہ کا اضافہ کر کے خوب گھوٹیں، جب یہ چاروں دواں میں باہم مخلوط ہو جائیں تو مذکورہ بالا دواں میں سفوف شدہ باہم ملا کر خوب کھل کر لیں، اس میں عرق کیڑہ اور عرق گلاب کا اضافہ کر کے سات دواں تک کھل کر دوائیں، جب سب عرق خشک ہو جائیں تو اس میں صمغ عربی کا لعاب اضافہ کر کے گولیاں بننے کے دانے برابر بنا کر کھچوڑیں، دو گولیاں صبح کو ناشتہ کے بعد اور دو گولیاں شام کو دودھ یا پانی کے ساتھ کھلائیں اور قدرت کا کرشمہ دیکھیں، ہر موسم میں بلا قید عمر یہ گولیاں استعمال کر کے اس لعنت زدہ اور مایوس کن مرض سے نجات حاصل کریں، بہترین جادو اثر نسخہ ہے اور کوئی معضرت اس میں نہیں۔

ہوا الشافی

ریگ مایک ایک تولہ، محمود بلسان 3 ماش، مخم کزمر 3 ماش، محمود صلب 3 ماش، محمود قری 6 ماش، جزو 3 ماش، خطبہ اندروی 3 ماش، مخمجان شیریں 3 ماش، مایہ شیر اعرالی 3 ماش، مروارید نافسد 3 ماش، عاقر قرا 6 ماش، درد جن عقری 3 ماش، دانی اوبان 3 ماش، زعفران خالص 3 ماش، مشک خالص 6 ماش، مصلی رومی 6 ماش لیں، ان ادویات کو علیحدہ علیحدہ باریک کر کے کھل میں ڈال کر چیں، انزال بعد ان میں نوں خزینہ ٹیبلٹس 45 عدد (ساختہ لندن) اضافہ کر کے اس کی گولیاں بننے کے برابر بنا کر کھچوڑیں، سرعت انزال کے لیے اسیر ہیں۔

ہوا الشافی

مغفر مخم سرس، مغفر مخم پلاس اور نبات سفید تینوں ہم وزن لے کر کواد کھچان کر سفوف بنا لیں، اس کی مقدار خوراک صرف ایک ماش گانے کے دودھ کے ساتھ سرعت انزال کے لیے بہترین نسخہ ہے۔

ہوا الشافی

مخمری کا ایک اڑھ توڑ کر برتن میں ڈالیں اور اسی اثر سے کے خول میں برابر برابر جا کر

حاجت کے بغیر ہی گر جاتا ہے۔ جو ہر مردی کا یوں شائع ہوتا کسی لحاظ سے مناسب نہیں ہے۔ اگر اس جانب توجہ نہ دی جائے تو جوان کا رنگ زرد پڑنے لگتا ہے اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے نمودار ہو جاتے ہیں۔ بدن کی طاقت بھی کمزور پڑنے لگتی ہے۔

اگر اس وقت بھی اس مرض کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے تو اس وقت کا حملہ ہو جاتا ہے جو کمزور کا مانگو یا جنون کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ایسے لوگوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے ذہن کو خشک خیالات سے پاک رکھیں اور نماز روزہ کی جانب اپنی توجہ مبذول کریں، کھانے کی اشیاء میں گرم و مرغن غذا سے اجتناب برتیں اور شہد کا استعمال اپنے اوپر لازم کر دیں۔

یاد رکھیے کہ پاخانہ یا پیشاب کرنے سے قبل یا بعد میں پیشاب کی نالی سے نین قسم کی لیس دار رطوبت نکلتی ہے۔

① منی

② مذی

③ ودی

منی کی حفاظت فی الحقیقت جوانی کی حفاظت ہے۔ جب یہ چیز پیشاب کے راستہ سے پیشاب یا پاخانہ کرنے سے قبل یا بعد میں نکلے تو اس کو "جریان" کہتے ہیں۔ جریان کے مریض کی منی پتل ہوتی ہے۔ مذی سفید اور کسی قدر لیس دار ہوتی ہے۔ شہوت کے وقت اس کا نکلا لازمی ہے۔ اس کے نکلنے سے منی کی نالی چھنی صاف اور کشادہ ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے منی کے اخراج میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے اخراج سے کمزوری لاحق نہیں ہوتی۔ ودی سفید اور کسی قدر لیس دار ہوتی ہے جو پیشاب سے پہلے نکل کر پیشاب کی نالی کو صاف کرتی ہے تاکہ پیشاب نکلنے میں رکاوٹ نہ ہو اور اس کی تیزی سے اندر زخم وغیرہ پیدا نہ ہو سکے۔

جریان کے اسباب حسب ذیل ہیں:

① کثرت جماعت

② زیادتی منی

③ منی میں ضرورت سے زیادہ تیزی اور طعن

④ کثرت شہوت

⑤ کثرت جماع

مرق شہد اور کبھی سب کو ملا کر نرم آٹھ پر مخلوہ سا بنا کر نوش کریں۔ کم از کم 21 یوم استعمال کریں۔ کھنی بادی چیزوں سے پرہیز کریں۔ ودی و پھلی کا بھی استعمال بند رکھیں، اس دوران صحبت بھی نہ کریں۔ بوڑھے بھی دوبارہ جوانی کی قوت محسوس کریں گے۔

ہوا الشافی

املی کے بیج بقدر ضرورت لے کر چھاپچھ میں بھگو دیں، جس برتن میں بھگوئیں اس میں ۱ املی کے وزن سے دو گنا لوہا ڈال دیں، اس طرح خاص طور پر وہ حتم دس گیارہ دن میں پھول کر پھٹ جائیں گے تب اس کا اوپر کا چھلکا دور کر کے سایہ میں خشک کر کے کوٹ لیں۔ جب کسی قدر کٹ جائے تو دھوپ میں خشک کر کے خوب میدہ سا باریک کر لیں۔ حتم املی کے سنوف سے دو چہ کھانڈ سفید ملا کر صبح ناشو نامہ ماش گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ 12 دن استعمال سے عمر بھر کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

ہوا الشافی

سفیر کیری بڑی کی پوست گھونگلی سفید حتم کو 33 ماش لے کر مثل سرمہ کے باریک میں کر ایک تولد دیکسی موم (شہد کی مٹی والا) پکھلا کر ملا لیں اور خوب کوٹ کر نرم کر کے 92 گولی بنا لیں، اور ایک ایک گولی صبح ناشو دودھ کے ساتھ لیں اور 3 گولی گرم بھی یا تیل میں حل کر کے عضو پر مالش کر لیا کریں۔ سات یوم میں فائدہ محسوس ہوگا۔

ہوا الشافی

بیر میں ایسی خاصیت موجود ہے کہ یہ سرعت انزال اور رقت منی کو دور کر کے مادہ منوبہ کا گڑھا کرتا ہے۔ بیر کی کھلی کی بیج اور کڑہم وزن ملا کر رکھ لیں اور ایک ایک ماش صبح نہار نہ اور شام کو کھراہ دودھ لیں، جلد ہی اس بیماری سے نجات ہوگی۔

مرض جریان

کثرت جماع یا دیگر بے اعتدالیوں کے باعث منی کے قوام میں فرق آ جاتا ہے اور یہ پانی کی طرح پتلی ہو جاتی ہے۔ اس کا ایک سبب کثرت گرم و مرغن اشیاء کا کھانا بھی بیان کیا جاتا ہے۔ منی کے پتلے پن کے ساتھ ساتھ اس میں موجود گرم کی قوت بھی کمزور پڑ جاتی ہے جو کہ صحیح طور پر مباشرت کرنے کے باوجود عورت کو حاملہ کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ چلتے پھرتے قطرہ منی کی

⑥ ہر وقت جماع کا تصور (خیالات فاسدہ)

⑦ قبض، بلیق، انقباض بازی

⑧ محبوبہ کے وصال کا خیال غالب آنا، ارادہ کی کمزوری، طبیعت کی وحشت، لاغر جسم

⑨ بواسیر، ورم، مثانہ، سوزاک، آنتھک کی گرمی سے مثانہ کا متاثر ہونا۔

⑩ مقوی یا خافہ کا استعمال اور ریاضت نہ کرنا۔

⑪ بوس و کناری کی کثرت اور جماع میں تاخیر وغیرہ

صبح کے وقت پیشاب، یا خافہ سے قارح ہو کر کسی یوار کے سہارے سر زمین پر اور پائوں، ٹانگیں اوپر اٹھا کر ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسری میں ڈال کر کمر کے نیچے رکھیں، ایک منٹ سے شروع کر کے سات منٹ تک ایسا کیا جا سکتا ہے۔ اس قسم کی ورزش سے پھیپھان، احتلام، سرفہ انزال کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔

بول کے گوند کا حلوہ

یونانی حکماء کا دعویٰ ہے کہ اس حلوے کو دہن سے تک استعمال کرنے سے پیشاب کے سافہ دھات آنے کا مرض چاہے کتنا ہی پرانا ہو جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ مقوی مادہ منویہ ہے اور قدرتی صورت میں سرعت انزال کو دور کرتا ہے۔

بول کا گوند ایک پاؤ، چھینچا گوند نصف پاؤ، بجنی ہوئی املی کے ج کی گری نصف پاؤ، خشک سنگھار نصف پاؤ، گائے کا دودھ ایک پاؤ، چینی 2 کلوں، دوونو گوندوں کو گائے کے کھی میں تالیں اور باریک چیں لیں، املی کی گری اور سنگھارے کو کوٹ کر باریک کر لیں اور کپڑے میں چھان کر مندرجہ بالا گوندوں میں ملا دیں۔ اب دو کلو چینی کی چاشنی میں یہ مرکب ملا کر حلوہ تیار کر لیں۔ اس حلوے کی خوراک ہمیں سے چالیس گرام تک صبح گائے کے دودھ کے ساتھ ہے۔

موکھر و قوام

مردوں کی جریان اور عورتوں کے سیلان رحم، پیشاب میں جلیں و رکاوٹ وغیرہ خرابیوں کو ختم کر کے جسم کو مضبوط، سہول اور طاقتور بنانے والا یہ قوام مادہ منویہ کی خرابیوں، دق، کمزوری بواسیر وغیرہ کو بھی دور کرتا ہے۔ بہت ہی بہترین نسخہ ہے۔

بڑے موکھر کا چورن آدھ کلو، دودھ 5 کلو، بھیم بنی کا فور 3 گرام، کبیر 3 گرام، کوٹھ کی

گری کا چورن، چھوٹی الائچی، اجوان، تاگر موکھ، کبیر، خشک آنول، سہل کا گوند، چھوٹی بچہ، دار چینی، تیز پات، وچاڑی، لونگ، کالی مرچ اور دودھ سب کا پسا ہوا چورن چھ چھ گرام، دس لکھ تین تین پاؤ، مصری 5 کلوں۔

موکھر کو کوٹ چیں کہ اس کا چورن بنا لیں اور اس چورن کو دودھ میں ڈال کر پکائیں اور کھو یا بنا کر اتر لیں۔ اب کڑی میں کھی ڈال کر کھوئے کو اچھا گاڑی بھون کر سب دواؤں کا چورن ڈال کر تھوڑی دیر پہلا کڑی اسی بچے تالیں۔ مصری کی چاشنی بنا کر اس میں دواؤں کا چورن ملا کر کھو یا ڈال کر خوب اچھی طرح ملا لیں۔ ایک بڑی تھالی میں کھی لگا کر کھوئے کو اس میں ڈال کر پھلادیں، ٹھنڈا ہونے پر جب یہ جم جائے تو اس کی برنی کا لیں۔

اس کی خوراک ہمیں گرام 100 اور میں گرام 100 لینے کی ہے۔ خوب خوب چاہا کر کھائیں اور اوپر سے ٹھنڈا دودھ پی لیں۔ اور ممکن ہو تو صبح کو گھر و قوام اور شام کو مصلیٰ قوام کا استعمال کریں۔ فائدہ دو گنا چار گنا ہوگا۔

مادہ منویہ کی اصلاح کا چورن

کم از کم ساٹھ دن یا قاعدہ طور پر اسے استعمال کرنے پر مادہ منویہ صاف و خالص اور مضبوط ہوتا ہے۔ مادہ منویہ کے اضافہ ہوتا ہے۔ مادہ منویہ گاڑھا ہوتا ہے، اور احتلام نیز سرعت انزال بھی خرابیاں غائب ہو جاتی ہیں۔

بول کے درخت کی بغیر بیجوں والی جکی پھیلان، بول کے ہر نرم پتے اور بول کا ہی گوند، تینوں برابر مقدار میں لے کر تینوں کو چھادوں میں خشک کر کے کوٹ چیں کہ باریک چورن کر کے شیشی میں بھر کر رکھ لیں۔ اس چورن کو ایک چمچ (پانچ چھ گرام) مقدار میں لیں اور اتنی ہی بھنی ہوئی مصری لیں، دوونو کو ملا کر پھاٹک لیں اور اوپر سے دودھ پی لیں۔ چاہیں تو ایک بار صبح استعمال کریں، یا چاہیں تو صبح اور رات کو سونے سے پہلے بھی استعمال کریں۔

مقوی گوکھر و چورن

اس نسخہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کوئی بھی پارہ یا کشتہ نہیں ہے، مگر پھر بھی یہ قوت مباشرت برحانے والا اور سرعت انزال مرض دور کرنے والا ہے مثال نسخہ ہے۔ یہ بہت مقوی، طاقتور قوت باہ اور مادہ منویہ میں اضافہ کرنے والا، جمنی ہیجان انگیز اور بھاری جمنی قوت برحانے والا نسخہ ہے۔ رات کو مباشرت سے ایک گھنٹہ پہلے اس چورن کو ایک چمچ مقدار میں مصری

طے نیم گرم دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے مقوی باہ جیسا اثر ہوتا ہے۔ اس کے استعمال مادہ منویہ کا پتلا پائین دور ہو کر گڑھا چن آ جاتا ہے۔ جو شادی شدہ و مرضی قوت کی کی اور مردانہ انزال کے باعث دھکی ہوئی، ان کو اس نسخے کا استعمال ضرور کرنا چاہیے۔

گوکھرو، تال کھانہ، ستارہ، کوئچ کے بیج، ناگ بلا اور آتھیا، ان سب چھ پوٹوں کا پابا بار یک سفوف پچاس پچاس گرام کل ملا کر ساڑھے تین سو گرام، سارے اجزاء کو الگ الگ پیس کر با یک چورن کر لیں اور چھلنی میں تین بار چھان کر شیشی میں بھر لیں۔ اس چورن کو بیج نم پینٹ اور شام کو کھانے کے دو گھنٹے بعد مصری طے ہوئے نیم گرم دودھ کے ساتھ ادھا حج (نقرہ) تین گرام) خوراک لگا کر دو ماہ تک استعمال کرنی چاہیے۔

ہوا الشانی

حاصل مصری 80 گرام، بہمن سرخ، بہمن سفید، بیجہ ثعلب، موسلی سفید، موسلی سیاہ اور موکھر، وہ چھ دروایاں چالیس چالیس گرام، چھوٹی الا چھٹی کے دانے، گھونے کاس، دارچینی اور گاؤ زبان کے پھول، یہ چار دروایاں میں میں گرام لیں۔ مندرجہ بالا سب درواؤں کو پیس کر کپڑے سے چھان کر چورن بنالیں۔ چار سے نو گرام کی خوراک چھٹی طے ہوئے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ اس چورن کے استعمال سے جنسی خواہش بڑھتی ہے، دھات کا مرض، مادہ منویہ کا پتلا پائین دور ہو کر سرعت انزال ختم کرتا ہے۔ یہ چورن ہم کو مضبوط کرتا ہے۔ گرم مزاج والے لوگوں کو یہ چورن موافق نہیں آتا۔

ہوا الشانی

زیرہ سفید، زیرہ سیاہ، سونٹھ، کالی مرچ، پتیل، ہرڑ، بھیرہ، آلورہ، دھنیا، کافور، میٹھا، کا کر، اسٹیک، کائنٹل، سوندا نمک، جینجی، ناگ کسیر، تالیں پتر، ہر ایک میں تین گرام، بہمن سمیت دھکی ہوئی بھنگ تین سو پچاس گرام چھٹی چھ سو پچاس گرام، گھی چار سو گرام، شہد دو سو گرام لیں، سفید زیرہ سے لے کر تالیں پتر تک کی سترہ درواؤں کو پیس کر کپڑ چھان کر کے تھوڑے سے گھی میں ذرا بھون لیں۔ بھنگ کے چورن کو مندرجہ بالا درواؤں کے چورن کے ساتھ ملا لیں۔ اب اس میں باقی ماندہ گھی، چھٹی اور شہد ملا کر اچھی طرح آپس میں گوندھ کر پچیس پچیس گرام وزن کے لٹو بنالیں۔ لٹو ٹھیک نہ بنے ہوں تو برتی جمالیں۔ صبح اور شام ایک ہی وقت ایک لٹو لٹو کر دودھ پی لینا چاہیے۔ یہ لٹو کھانا ہضم کرتے ہیں، قوت باہ اور مادہ منویہ میں اضافہ کرتے ہیں

اور اس میں بھنگ کے باعث یہ سرعت انزال کا فائدہ کرتے ہیں۔

ہوا الشانی

گولری چھال کو چھاؤں میں خشک کر کے کپڑ چھان کر لیں اور اس کے وزن کے برابر ہی دہی کھاڑ (بور) ملا لیں۔ ہتھیلی کے کھڑے میں ہتھیلی دوا آ جائے، اتنی دو شام کے وقت چھاب کر اوپر سے تازہ پانی پی لیں۔ سرعت انزال، احتلام، جبران اور پانیٹیس کے مریضوں کے لیے ایک کرشانی دوا ہے۔ اس دوا کا براہ راست اثر پیشاب کے نظام پر پڑتا ہے۔ یہ ان مریضوں کے لیے تیر بہدف ہے جن کو گردوں کی کمزوری کے باعث بار بار پیشاب آتا ہے۔ یہ دوا سب طرح کی کمزوری، جبران، دھات آنا، بخار، دل دھڑکنا وغیرہ میں فوری فائدہ دیتی ہے۔ اس دوا کی مقدار ایک سے دودری تک ہے۔ شہد اور گھی میں ملا کر چھاننا چاہیے۔ احتلام کے مریض اس کا استعمال نہ کریں۔ یہ مادہ منویہ کو مضبوط کرنے والی بہترین دوا ہے۔ اگر اس کے استعمال سے دھات جانا بند نہ ہو تو دوسری کسی اور دوا کا کام مشکل ہوتا ہے۔ اس دوا سے نامردی دور ہوتی ہے اور خوبصورت اولاد پیدا ہوتی ہے۔

مرض سوزاک

درحقیقت یہ مرض قدرت کی جانب سے ایک قسم کی سزا ہے جو عام طور پر عیاش فطرت لوگوں کو دی جاتی ہے لیکن کبھی کبھار گرم اردو یا غذاؤں کے کثیر استعمال سے یا پھر خرابی ہضم کی وجہ سے اجزاء غذا پیشاب کے ساتھ ل کر آنے کی وجہ سے لاحق ہو جاتی ہے۔ اس مرض میں پیشاب کی تالی میں زخم پڑ جاتا ہے جن کی وجہ سے پیشاب کرنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے اور خون بھی بہتا ہے۔ پیشاب سخت جلن و سوزش کے ساتھ آتا ہے۔ صبح کے وقت عموماً پیشاب کی تالی بند ہو جاتی ہے جس سے پیشاب کا مسئلہ بلکہ محال ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ لیس دار رطوبت ہر وقت جاری رہتی ہے عضو مخصوص پر دم آ جاتا ہے۔ اگر فوری طور پر اس کا تدابیر نہ کیا جائے تو کچھ ہی دنوں میں پیپس پہننے لگتی ہے۔ عموماً گرم اشیاء کھانے سے تکلیف مزید بڑھ جاتی ہے۔

فجہ گری اور جنسی بے راہ روی نے سوزاک اور آتھک جیسی بیماریوں کو جنم دیا ہے۔ موجودہ زمانے میں اس کے مریضوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ جہاں علاج معالجے کا سوال ہے تو جدید طریقہ علاج سے بظاہر آرام تو معلوم ہوتا ہے لیکن مرض بعد ازاں کئی برسوں بعد بھی کسی نہ کسی صورت میں موجود رہتا ہے مثلاً نفرس وجع الفاصل اور دل و دماغ کی بیماریوں کی

شکل میں، لہذا ایسے نوجوان خرد اور ہیں جو اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ موجودہ زمانے میں مشکل کا حل ہے، اس لیے بروہ کام جو احادیث شریعت کے خلاف ہو کیا جاسکتا ہے۔

سوزاک ایک متعدی مرض ہے۔ پیشاب کی نالی جس کو نائیزہ کہتے ہیں۔ میں شدید ہو جاتا ہے اور اس میں سے پیپ آنے لگتی ہے اور ناپاک مباشرت کی چھوت لگنے سے ہنڈ

کھینے سے لے کر پانچ چھ یوم کے اندر یہ مرض ظاہر ہوتا ہے۔ بعض اوقات اس سے بھی دیرم ابتداء میں عضو تناسل کے سرے میں ایک خاص قسم کی غارش ہوتی ہے جس میں پیشاب کرنے

وقت درد ہوتا ہے اور جوں جوں مرض بڑھتا ہے درد کا قائل برداشت ہو جاتا ہے۔ اس کے تین یوم بعد پیشاب کی نالی کا مسہ سرخ اور تڑپا ہوتا ہے۔ ضمیمہ کی ذوری، فوط اور مقام بیکار

میں کچھ درد ہوتا ہے۔ پیشاب آنے کے بعد یا ساتھ میں جس اور ذوری شدت بروہ ظاہر ہے اور جوں جوں سرخی اور درد میں تدریج بڑھتا ہے، توں توں درد اور جلن میں بھی تدریج ہوتی جا رہا

ہے۔ ابتداء میں پیپ مقدار میں تھوڑی اور پس اور لکھی ہے اور نائیزہ کے منہ میں چھت جاتی ہے اور کپڑے میں لگنے سے داغ پیدا ہوتا ہے۔ پیشاب کی نالی میں سرخی کے باعث اور رات کا

وقت کثرت انتشار کے باعث ایسا غضب ناک درد ہوتا ہے کہ بیماری چھپیں نکل جاتی ہیں اور ان کی زندگی حرام ہو جاتی ہے۔

ایک خستے کے بعد پیپ زیادہ آنے لگتی ہے اور گاڑھی، سفید، زردی مائل ہوتی ہے۔ بعض اوقات اس کے ساتھ خون ملا ہوتا ہے۔ پیشاب کرتے وقت نیز بوقت انتشار بہت ہی غضب

درد ہوتا ہے۔ لیکن سوزش پیشاب کی نالی تک ہو جاتی ہے اور پیشاب چیر کر آتا ہے اور اکثر بکرا بھی ساتھ ہو جاتا ہے۔ یہ حالت ایک ہفتے تک رہتی ہے۔ جب سوزش کم ہونے لگتی ہے تو اس

کے ساتھ دیگر ملامات میں بھی کمی ہوتی شروع ہو جاتی ہے یعنی پیشاب کرتے وقت اور بوقت انتشار درد کم ہو جاتا ہے اور بعض اوقات درد بالکل ہی موقوف ہو جاتا ہے لیکن پیپ آتی رہتی ہے

اور یہ سفید پس دار چھٹی ہوتی ہے۔ اکثر یہ مرض ایسی عورتوں سے پھیلتا ہے جو کہ اس مرض میں مبتلا ہوں یا جن کی اندام نہانی میں سوزا کی مادہ موجود ہو۔ ایسی عورتوں کے ساتھ جماعت کرنے

سے بیماری مردوں میں پھیلتی ہے اور یہ مریض جب اپنی بیویوں کے ساتھ مباشرت کرتے ہیں تو ان کو بھی یہ مرض ہو جاتا ہے جس سے ان بیماریوں کی زندگی ختم ہو جاتی ہے۔

بعض بھی یہ مرض مردوں میں اس وقت بھی پیدا ہو جاتا ہے جب وہ کسی ایسی عورت کے

ساتھ بہتری کرتے ہیں جس کو خض جاری ہو یا لیگور کی بیماری ہو یا جن کی اندام نہانی گندی ہو یا جن کی اندام نہانی کے لبوں پر شدید قسم کے ذخم ہوں، گاہے بگاہے کثرت جماعت کے

باعث بھی نائیزہ میں درد ہو جاتا ہے اور اس میں سے پیپ آنے لگتی ہے۔ دراصل یہ سوزاک نہیں ہوتا ہے بلکہ اسے دوم نائیزہ سادہ کہتے ہیں۔ اسی طرح سوزاک فاسد بھی ہوتا ہے جس کی

دو جہات شراب کا کثرت سے استعمال یا بیرونی ضرب، خراش یا پتھری وغیرہ ہیں۔ سوزاک کے متعلق یہ بات بہت مشکل ہے کہ مرض کا دورہ لگتا لگتا ہوگا کیا صورت اختیار کرے گا اور نتیجہ کیا ہو

گا کیونکہ بعض اوقات چند نایہ اسباب کے باعث مریض ایسی صورت اختیار کر لیتا ہے کہ جو کچھ مرض کے متعلق خیال ہوتا ہے سب غلط ہو جاتا ہے۔

کوئی چند یوم میں اس اچھا ہو جاتا ہے اور کوئی کا وجود طمان کلمہ کے تیار ہو جاتا ہے اور ہر قسم کی پیچیدگی اس میں شامل حال ہو جاتی ہے اور مریضوں تکلیف بخی رہتی ہے۔ عموماً یہ دیکھنے میں آتا

ہے کہ ختنا زبری مزاج والے، زود درج اور عصبی طبیعت والے اشخاص اس مرض میں زیادہ تکلیف پاتے ہیں۔ یہ مرض مختلف طبیعتوں کے قدرتی میلان پر منحصر ہوتا ہے لیکن بارہے کہ یہ مرض بڑا

غیثت ہے بھولے سے بھی بازاری عورتوں کے نزدیک مت جاؤ اور اپنی قیمتی اور انمول زندگی کو خطرے میں مت ڈالو اور نہ ہی اپنے خاندان کا بیزاغر کرنے کا سبب بنو کیونکہ یہ مرض اپنی

مختلف صورتوں میں نوزائیدگیوں میں منتقل ہو جاتا ہے اور بچہ یہ سلسلہ پھیل رہا ہے۔ جو جس اپنی اطالی سوزجرتوں کے باعث اپنی پاک دامن بیوی کو اس مرض میں مبتلا کرے، اس سے بڑا مجرم

کوئی دوسرا نہیں ہے۔ اس مرض کا علاج کرتے وقت یہ خیال رکھنا چاہیے کہ علاج ایسے طریقے پر کیا جائے جس سے مرض کا قلع قمع ہو سکے اور مریض کی قسم کے پیچیدہ امراض سے بچ جائے، لیکن ہمارے یہاں

عام قاعدہ ہے کہ جب مریض کسی ڈاکٹر یا حکیم کے پاس جاتا ہے تو یہی چاہتا ہے کہ فوراً آرام آجائے، لہذا ڈاکٹروں اور حکیموں نے بھی مریضوں کی خواہش کے مطابق ایسے ہی نسخے تیار کر

رکے ہیں کہ یہاں دوائی اور وہاں مرض غائب، لیکن دراصل یہ مرض غائب نہیں ہوتا بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتا ہے اور مریض بے چارہ ہر عمر ایسی مفاصلے میں رہتا ہے کہ ٹھکان

ڈاکٹر کے ایک ہی انکبشت سے وہ اچھا ہو گیا تھا، اسی طرح مرض ظہور ہوا رہتا ہے لیکن بعد ازاں کسی اور طریقے سے سخت ترین اور خونخوار حملہ کرتا ہے۔ بیماری ساری زندگی ختم ہو جاتی ہے اور

ماشہ جو کھار، نصف ماشہ کندھک آملہ سارو دونوں کو ملا کر پھانگیں، اوپر سے پانی پی لیں۔

ہوالشانہ

موکھرو، مغز الماس، جزو ابھ، آکاش تیل، جوانہ، آملہ، پکھان، بید، پوست بلبلہ لیں، سب ادویات حسب ضرورت ہموزن لے کر بمقدار مناسب کاڑھا بنائیں اور شہد ملا کر صحت پلائیں، اس سے سوزاک، ریت اور پتھری کا مرض بھی رفع ہو جاتا ہے۔

ہوالشانہ

عمدہ ہلدی لے کر دودھ میں پکائیں، پھر خشک کر کے سفوف بنائیں اور اس سفوف کو تازہ پانی کے ساتھ یا مہندی کے پانی کے ساتھ بمقدار چھ ماشہ شام کو کھلائیں۔

ہوالشانہ

جو کھار اور مصری ہموزن کا سفوف بنا کر بمقدار چھ ماشہ چند روز تک تازہ پانی کے ساتھ یا مصری ملے ہوئے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔

ہوالشانہ

ریوند چینی 2 تولہ، ہلدی ایک تولہ، فلفلی شورہ ایک تولہ، جو کھار ایک تولہ سب کو باریک کوٹ کر اور پکڑے میں چھان کر بمقدار چھ ماشہ بوقت صبح دودھ ایک پاؤ پختہ کے ساتھ کھلائیں۔

ہوالشانہ

گلو، سونھ، آملہ، سنگندہ، موکھرو لیں سب ادویہ ہموزن لے کر نیم کوپ کر کے حسب ضرورت کاڑھا بنائیں اور مرلیض کی طاقت، جسامت اور عمر کے لحاظ سے مصری ملا کر ہفتہ تک پلائیں۔

مرض اشک

مردوں کی جنسی بیماریوں میں یوں تو اور بھی ایک بیماریاں ایسی ہیں کہ اگر ان کا بروقت انداد و استیصال کرنے کی بھرپور کوشش نہ کی جائے تو ان کے نتائج بہت تباہ کن ثابت ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر جریان کہنہ، جلق، اغلام اور نرفیاتی نامردی وغیرہ لیکن دو امراض ایسے ہیں جنہیں انتہائی بھیا تک اور تباہ کن سمجھا جاتا ہے اور یہ امراض ہیں اشک اور سوزاک۔

یہ دونوں امراض خبیثہ بنی نوع انسان کے یدہ ترین و آٹان خیال انگیز جانتے ہیں اللہ نہ مدد صرف

پھر دو ایوں اور علاج کا لامتناہی سلسلہ چل پڑتا ہے اور بالآخر مرلیض کی موت امراض قلب یا دوسرے پیچیدہ امراض کے باعث ہوتی ہے۔ دراصل ہمارے ملک میں جہالت بہت زیادہ ہے۔ اس لیے ان مرلیضوں کو کیا تصور، پھر ڈاکٹروں اور حکیموں کو بھی اپنی روزی کمانی ہوتی ہے۔ اس لیے ان کو مرلیضوں کی خواہش کے مطابق ہی کرتا پڑتا ہے لیکن بعد ازاں بیمار سے بچ کر روچ بیمار یوں کا شکار مارے مارے پھرتے ہیں۔

ایلو پیٹھک ادویات میں سفلیں اور اسی سفلیں بہت اہم دوا ہیں لیکن اس کے لیے بھی احتیاط ضروری ہے جو ایک قابل اور ہوشیار محتاج ہی جانتا ہے۔ بسا اوقات دواؤں کی زیادتی سے مرض سوزاک کو تو آرام آ جاتا ہے لیکن مرلیض کا جسم کئی پیچیدہ کیوں کا مسکن بن جاتا ہے۔ اس کے لیے ماہر طبیب سے رجوع کرنا چاہیے۔

مردوں کی مانند عورتیں بھی اس مرض میں مبتلا ہوا کرتی ہیں، جنسی آزاد روی کی حالی عورتوں میں یہ مرض بکثرت پایا جاتا ہے۔ شاید یہ کوئی بازار ی عورت ہوگی جس کو یہ مرض مذہباً ہو لیکن خاندان کے ذریعے بیویوں کو بھی یہ مرض گاہے بگاہے لگ جاتا ہے اور وہ شرم کے مارے اس کا علاج نہیں کروا تیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ رجم اور پتھرو کے درد کی قسم کی پیچیدہ اور بھلک بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ عورتوں میں یہ مرض اتنا شدید نہیں ہوتا جتنا کہ مردوں میں ہوتا ہے اور نہ ہی اتنی پیچیدہ گیاں پڑتی ہیں جنہیں کہ مردوں میں بعض اوقات اس مرض کا حملہ اتنا نرم ہوتا ہے کہ مستورات کو پتہ بھی نہیں چلتا اور بعض اوقات پیشاب کی نالی اور اندام نہانی کے سوراخ میں سوزش ظاہر ہوتی ہے اور پیشاب کرتے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے اور پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے۔ نہایت شدید حالتوں میں خون بھی ساتھ آتا ہے۔

ذیل میں اس موذی مرض کے علاج کے لیے چند آزمودہ نسخہ تحریر کئے جا رہے ہیں:

ہوالشانہ

آملہ، دھنیا، زیرہ سفید، برگ جنا، بھئی دانہ، افاقا قلیں۔ تمام اشیاء کو رات کے وقت تازہ پانی میں مٹی کے برتن میں بھگوئیں، صبح چھان کر دھکی کھاڑا کر پیئیں۔

ہوالشانہ

گودھک پان ہنز ایک چھٹا تک لے کر رات کو آدھ سیر پانی میں بھگو رکھیں، صبح تک وہ پانی کے رنگ کو سرخ کر دے گا۔ اس پانی کو چھان لیں اور اس میں مصری ملا لیں، بعد ازاں تین چار

مریضوں کے لیے ہی عبرت انگیز تکلیف کا باعث ہوتے ہیں بلکہ سوسائٹی کے لیے بھی ایک خوفناک لعنت کا دہجر رکھتے ہیں ان میں سے سوزاک تو بہت قدیم مرض ہے لیکن آتشک کے حقائق خیال ہی ہے کہ یہ پندرہویں صدی عیسوی کے بعد سے مہذب دنیا میں پھیلتا شروع ہوا ہے۔ اس مرض کی پیدائش کا سوال آج تک حل نہیں ہو سکا، کوئی تحقیقی شخص بتا سکا کہ اس مرض کی ابتدا کیسے اور کہاں سے ہوئی، پرانی طبی کتابوں میں اس کا ذکر نہیں ملتا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مرض شاید تہذیب جدید کا کرشمہ ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ صلیبی لڑائیوں میں عیسائی فوجوں نے راجن کی کمی کی وجہ سے مردوں کا گوشت کھانا شروع کر دیا تھا جس کے اثر سے یہ مرض پیدا ہو گیا۔

بعضوں نے اس سے بھی ایک قدم اور آگے بڑھایا، ان کا خیال ہے کہ نوسو برس سے یہ علت پیدا ہوئی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ مرض ہمد سکندریہ سے چلا آتا ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ قدیم طبی کتب میں اس مرض کا تذکرہ نہیں ملتا جس سے قطعی طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ مرض قدیم نہیں ہے۔ مغربی محققین کا خیال ہے کہ 1490ء سے پہلے یورپ کے لوگ اس مرض سے قطعی ناواقف تھے مگر اسی سال بعد جب ہسپانیہ کا مشہور جہاز ران کولمبس امریکہ دریافت کر کے واپس پہنچا تو اس کے ساتھی امریکہ کی عورتوں سے یہ مرض ساتھ لائے اور ان کی وجہ سے ہسپانیہ میں اس مرض کی ابتدا ہوئی اور وہاں سے سارے یورپ میں پھیلا، فرانسیسیوں، پرتگالیوں اور انگریزوں نے جب تجارتی اغراض کے لیے سالہا سالہ ہند پر قدم رکھا تو سوداگروں اور ان کے سفری ملازموں نے یہ ”تھو“ برصغیر میں بھی پہنچا دیا۔ اس مرض کے جراثیم جسم میں تین مختلف ذرائع سے داخل ہوتے ہیں۔

اول سب سے عام ذریعہ بھاری عورتوں کے ساتھ میل جول سے صحبت کے دوران مرد کے عضو پر خراش پڑ جاتی ہے اور عورت سے جراثیم خراش زدہ حصہ جسم میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ فاحش عورتوں سے یہ مرض مردوں میں آتا ہے اور بے خبر مرد جب اپنی بیوی سے ہمبستہ ہوتا ہے تو اس مضموم اور تار کردہ گناہ عورت کو بھی اس منحوس مرض میں مبتلا کر دیتا ہے۔ بعض اوقات خراش وغیرہ بھی نہیں پڑتی لیکن جراثیم یعنی عضو سے چلتے جاتے ہیں چونکہ اکثر لوگوں کے ہاں صفائی کا خیال تو ہوتا ہی نہیں۔ ”عمل“ کے بعد عضو کو اس طرح تکلیف ہی رہنے دیتے ہیں اور یہ جراثیم یونہی پرورش پاتے رہتے ہیں۔

دوم، مریض یا مریضہ کے ساتھ میل جول رکھنے، اس کے کپڑے پہننے، اس کے استعمال شدہ قوت لیے سے یا تھو متصاف کر لینے یا بوسہ لینے سے یہ بیماری لاحق ہو جاتی ہے اور جس جگہ اس

کا مواد لگ جائے، وہیں بیماری کی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس ذریعہ سے کئی بے گناہ لوگ اس کا شکار بن جاتے ہیں۔ اس لیے حتی الامکان ایسی باتوں سے پرہیز کیا جائے اور خصوصاً بوسہ بازی سے قطعی اجتناب برتا جائے۔

مریض کے استعمال شدہ برتنوں کو کام میں لانے سے بھی بعض اوقات یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ مریضوں کے منہ کے زخم سے جراثیم ان برتنوں میں لگ جاتے ہیں اور تندرست آدمی جب ان برتنوں کا استعمال کرتے ہیں تو زہر ان کے ہونٹوں، ہاتھ، منہ وغیرہ پر لگ کر آتشک کی پھٹی پیدا کر دیتا ہے۔ اس طرح سے لاحق و نئے والے آتشک کو آتشی آتشک کہا جاتا ہے۔

سوم، پیدائشی یا موروثی آتشک، اس صورت میں مریض ماں باپ اپنے پیدا ہونے والے بچے کی بیماری کا باعث بنتے ہیں، اگر باپ مریض ہو یا مریضہ رہ چکا ہو اور انہی ایک اس کا مواد غری طور پر موجود ہو تو اس کے مادہ تولید کے ساتھ جراثیم ماں کے رحم میں پہنچ جاتے ہیں۔ جب باپ مریض ہو جائے تو اس کا زہر آلود خون بچے کی پرورش کرتا رہتا ہے جس سے وہ بچہ موروثی طور پر مریض پیدا ہوتا ہے۔ ایسے بچوں کا مواد خستہ متعدی ہوتا ہے۔ ان کو دودھ پلانے والی دایوں کے پستانوں پر عموماً یہ پھنسی نکل آتی ہے۔ خام طور پر آتشک کی مریضہ کا محل قبل از وقت گر جاتا ہے۔ اگر بچہ پیدا ہو بھی جائے تو پچھلے ماں میں ہی مر جاتا ہے۔ جو بچہ جاتے ہیں وہ عمر بھر کے لیے مریض، جنونی اور کمزور رہتے ہیں اور ان کی تمام زندگی نامزداری اور بیماری میں بسر ہوتی ہے اور اس بیماری کو مختلف طریقوں سے پھیلاتے ہوئے ہزاروں ارمان اور حسرتیں ساتھ لے کر قبر میں جا سوتے ہیں۔

ہوا شافی

کوزی زرد جلائی ہوئی 6 عدد، کشاف سفید 6 ماشہ، مدار سنگ 6 ماشہ، نیلا تھو تھا پھول کیا ہوا ایک، کافور 2 ماشہ، موم سفید 7 ماشہ، گائے کا تھی 6 تولہ لیں، 6 تولہ گھی میں سے 8 ماشہ گھی 21 مرتبہ پانی میں دھو لیں، پھر موم کو اس میں پکھلائیں اور باقی دوائیں باریک پتیں کر ملا لیں اور مرہم کی طرح زخموں پر لگائیں، بے حد مفید مرہم ہے۔

ہوا شافی

سفیدہ کا شغری ایک تولہ، کافور ڈیڑھ ماشہ، جست سوختہ 3 ماشہ، انڈے کی سفیدی 10 تولہ لیں، ان سب ادویات کو باہر ملا کر مرہم بنالیں، آتشک کے زخموں کے لیے اکسیر ہے،

خارش اور بواسیر میں بھی نافع ہے۔

ہوا الشانی

رسکپور ایک تولہ، دار پچنا ایک تولہ، لوگن ٹوٹی والے 2 تولہ لیں، رسکپور اور دار پچنا اٹھارہ میں ملا کر لوگ نصف اور پچنا نصف پیچے رکھیں، یہ عمل مٹی کے ایک سریش برتن میں کریں۔ پیچے ہیری کی ٹکڑی کی دسی آج دیں، چار گھنٹے کے بعد نکال لیں، جو چیز سریش کے اوپر واس ڈھکنے میں لگے، اس کو کھرج کر الگ کر دیں اور سریش کے ٹپے خلد والی جو مٹی چیز میں الگ کر دیں، پھر اوپر اور پیچے والی دونوں چیزوں کو اکٹھا کر کے کھل کریں، اکسیر تیار ہے۔ دراک پیچے پیچے اس کو بھی الگ محفوظ رکھ لیں۔ یہ دوا آنکھ، نامردی اور تھوک کے لیے اکسیر ہے۔ خوراک یہ ہے کہ ایک تھائی رتی مقدار کھن میں ملا کر دیں، اس کی پیچھے والی راکھ کا ایک ٹا کھن میں ملا کر دینے سے کھانسی، دم شمی اور قرح کو بالکل آرام ہو جاتا ہے۔

ہوا الشانی

سیسب مصفا 3 تولہ، سنگیا 3 ماش، چہار اجوائن ہر ایک علیحدہ علیحدہ 3 تولہ لیں، سب اجزاء کو تیکڑا کر کے لوہے کے ہاون دستہ میں خوب کوشش حتیٰ کہ ایک لاکھ ضرب پوری ہو جائے۔ ایک رتی کی کوئی کھائیں اور دودھ اور گھی کا استعمال بکثرت کریں۔

مرض سوزش مذی

جنسی آلات کے بعض ایسے معمولات (خواہ وہ ربط، بھگی، عارضی یا کیفیاتی ہوں) بھی ہیں جنہیں اکثر و بیشتر لوگ جنسی عارضہ یا جنسی کمزوری سمجھ کر وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور پھر جب سادہ لوح اور بے تجربہ قسم کے جوانوں اس نوع کی عارضی کمزوریوں، یا بھگی یا کیفیاتی کو کوئی مرض سمجھ کر جستی سے کڑ پرست معالج یا بازاری قسم کے حکیم دودھ افرو سے بغرض علاج رجوع کرتے ہیں تو وہ نام نہاد معالجین ایسے جو بھالے بھالے اور کم علم ”نفیاتی مرلیضوں“ کو مزیدالے سیدھے توہمت میں ڈال دیتے ہیں اور طرح طرح کے طریقوں اور بہانوں سے ان سے علاج کے نام پر پیسے ہوتے رہتے ہیں۔ سوزش مذی کا شمار بھی اسی کیفیات میں ہوتا ہے اور اسے ہی الاس کوئی مستقل عارضہ یا ٹشو ریشاک عارضہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ معمولی سی شکایت کوئی خاص بیماری نہیں ہے بلکہ مٹانے سے دودھیارنگ کے سیال کے اخراج کا نام ہے جو چند ایک عام وجود کی بنا پر عام جوانوں کو جریانی مٹی جیسے عوارض کے وہم میں مبتلا کر دیتا ہے۔

مذی دراصل ایک خدو کا نام ہے جو پیشاب کی تالی کے دونوں طرف سیون کے مقام پر ہوتا ہے، اور جنسی فعل میں اس کا خاص حصہ ہے۔ جب یہ کسی وجہ سے متورم ہو جائے تو قبض ہونے کی صورت میں سخت اجابت کی رگڑ سے یا بذہنی کے باعث اس میں سے دودھیارنگ کا ایک سیال مادہ خارج ہوتا ہے جسے بعض لوگ جریان سمجھ کر مگر مند اور پریشان ہو جاتے ہیں۔ ایسے مرلیضوں پر واضح کر دینا ضروری ہے کہ یہ جریان مٹی کا عارضہ ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ جریان مذی ہے اور جہاں مٹی نہیں دار ہوتی ہے وہاں یہ سیال غیر لیس دار اور دودھیارنگ کا ہوتا ہے لہذا اس سے متشکر ہونے کی ضرورت نہیں، صرف قبض کا علاج کرنے سے ہی اسی فیصد حالتوں میں مرض دور ہو جاتا ہے اور اس صورت میں اسٹول کا چمکلا بے حد مفید ہے۔ اس حالت کا ایک ایسا علاج بھی ہے جو ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا اور ہر لحاظ سے مفید ہے اور یہ علاج ہے تازہ پھلوں اور سبزیوں کا بکثرت استعمال، بذہنی کی صورت میں تیز ابلی مرکبات موزوں رہتے ہیں کیونکہ زیادہ کھارکی پن سے بھی اس مرض کا زور ہو سکتا ہے۔

شرش لسی اس مرض کے لیے مفید ہے کیونکہ لسی کے اندر جو قدرتی ٹیکڑ پاپائے جاتے ہیں وہ معدے کے کھاسے پن کو دور کر دیتے ہیں، بیشتر جوان قبض اور بذہنی کی وجہ سے اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں اور اس مرض کو جریان مٹی سمجھ کر دماغی وہم کی وجہ سے بے حد کمزور ہو جاتے ہیں اس لیے اسے مرلیضوں کو یہ تعلیم دینی چاہیے کہ یہ جریان مٹی کا عارضہ نہیں ہے بلکہ جریان مذی ہے اور یہ جنسی مرض نہیں بلکہ قبض یا باہمی کمزوری یا خدو مذی کی سوزش کی وجہ سے ہے اور اس کو صحیح طور پر سمجھ لینے پر لکی جوانوں کی زندگیوں سنور سکتی ہیں اور وہ اشتہاری حکموں کے پتھر میں پڑنے سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

مرض عنین انا مردی

آج کے مادی دور میں یوں تو جوانوں کے بے شمار مسائل ہیں لیکن اس میں سر فہرست جنسی مسئلہ ہے جو کہ ہماری گفتگو میں جزو لاینفک کی حیثیت اختیار کر چکا ہے چونکہ جنس کا جذبہ مرد اور عورت دونوں میں یکساں موجود ہے لہذا صرف مرد کے جنسی مسائل کو اچھانا بہت بڑی حماقت ہے۔ غور کیا جائے تو عمومی زندگی میں صرف مردوں کے لیے ہی ”نامرد“ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ عورتوں کے لیے کسی نے ”نامحور“ کہنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

طبی لحاظ سے نامردگی ایستادگی کی خرابی ہے جس کی رو سے ہر ایسے مرد کو نامرد کہا جاتا ہے جو ایستادگی کی اہلیت نہیں رکھتا یا ایستادگی کو منوثر طور پر برقرار نہیں رکھ سکتا تاکہ تلی بخش مہاشرت کر سکے۔ نامردی کو ہم دو بڑی اقسام میں بانٹ سکتے ہیں۔ ایک تو بنیادی نامردی ہوتی ہے جس میں مرد کبھی کبھی انتشار حاصل کرنے کے قابل نہیں ہوتا اور اس کی ایک قسم ثانوی نامردی ہے جس میں کامیاب جنسی تعلقات کے بعد مرد کسی وقت انتشار میں ناکامی محسوس کرتا ہے جس کا دورانیہ چند ماہ سے لے کر چند سالوں تک ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص چار میں سے ایک بار مہاشرت میں کامیاب ہوتا ہے تو اس کی نامردی ثانوی نوعیت کی ہوگی۔

نامردی کی دوسری قسم کا تعلق انسانی نفسیات سے ہے۔ جدید تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں جتنے لوگ خود کو نامرد سمجھتے ہیں، ان میں سے پچانوے (65%) کے مطابق ننانوے (90%) فیصد حقیقت میں نامرد نہیں ہوتے۔ یہ نفسیاتی نامردی کا شکار ہوتے ہیں۔ اس لیے ہم اپنا موضوع بحث اس بڑی اکثریت تک محدود رکھیں گے۔

دراصل جنسی خواہشات دماغ کے تابع ہوتی ہیں اور دماغ پر کسی چیز کے اثرات ہوں تو خواہش اور عمل دونوں متاثر ہوتے ہیں۔ نفسیاتی نامردی کے مریضوں کے عضو تناسل میں کوئی خرابی نہیں ہوتی بلکہ خرابی ان کے ذہن میں ہوتی ہے کیونکہ عضو تناسل پوری طرح دماغ کے کنٹرول میں ہوتا ہے اور دماغ میں جیسے کسی فکر، گھبراہٹ اور احساس گناہ کی وجہ سے ان کی جنسی خواہش دب جاتی ہے۔

اس کی سادہ سی مثال دیں ویں جاسکتی ہے کہ اگر مہاشرت کے دوران اچانک کوئی پچھ روئے لگے یا کوئی شخص دروازہ پر دستک دے تو انتشار ختم ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں منہو کے افسانے خندا گوشت کا حوالہ دیا جاسکتا ہے جس میں ہٹا مناسر مرکزی کردار ایٹرنگلے فسادات کے دوران کسی مسلمان گھر آنے پر حملہ کر کے مردوں کو قتل کر دیتا ہے اور پیہ بھی لوٹ آیا ہے۔ اچانک اس کی نظر ایک خود روڈ شیزر پر پڑتی ہے اور وہ اسے بھی اٹھا کر اندر سے پڑا لیتا ہے اور راستے میں جھاڑیوں کے پاس رک کر اس دو شیزر کی عصمت دری کے خیال سے کاندھے سے اتار دیتا ہے جو کہ غالباً صدمے سے بے ہوش ہو چکی تھی مگر مہاشرت کرنے لگتا ہے تو اچانک پتا چلتا ہے کہ لڑکی بے ہوش نہیں بلکہ مریض تھی تو اس کی ایستادگی فوراً ختم ہو جاتی ہے۔ لڑکی کا جسم خندا پڑ چکا ہوتا ہے اور نتیجتاً وہ خود بھی "خندا گوشت" بن جاتا ہے۔

مشت زنی کے بد اثرات

بعض اوقات مشت زنی کی کثرت سے بھی نوجوان نامردی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اگر زیادہ عرصہ تک متواتر مشت زنی کی بری عادت کا شکار رہا ہو تو اس کے عضو تناسل میں پوری ایستادگی اور تناؤ نہیں ہوگا بلکہ عموماً ایسا شخص جماع بھی صحیح معنوں میں نہیں کر سکتا اور اگر کرتا ہے تو اس کی بیوی کی تخلیق بدستور رہتی ہے۔ مشت زنی کا تعلق صرف احساسات اور تصور سے ہوتا ہے، اس میں عورت کے لمس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا، اس لیے اس کا نتیجہ عموماً طویل طور پر مہلک ہوتا ہے۔

ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ اس بری عادت کا شکار رہنے سے کچھ لوگ قطعی نامرد ہو جاتے ہیں۔ ایسے کیس بھی میرے مشاہدے میں آئے ہیں کہ لمبے عرصے تک مشت زنی کرنے والے کی جب شادی ہوئی تو اس کے عضو تناسل میں ایستادگی اور تناؤ تو تھا لیکن وہ سرعت انزال کا شکار ہو گیا۔ مرد کو تو جسمانی دباؤ سے نجات مل گئی اور اس کی جنسی خواہش پوری ہو گئی لیکن عورت بے چین اور تشدد رہ گئی۔ میرے پاس ایک ایسے نوجوان کا کیس آیا جو کبھی عرصہ تک مشت زنی سے اپنی تسکین کرتا رہا تھا۔ اس کی شادی کو بیشکل ایک ہفتہ گزرا ہوگا کہ اس کی بیوی روتی ہوئی آئی اور مجھ سے مشورہ طلب کیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ مہاشرت کے دوران میرا خاندن میرے جذبات کو بری طرح مجروح کرتا ہے اور مجھے تشدد چھوڑ دیتا ہے۔ بیوی چونکہ بہت بھگداری اور گھریلو زندگی کی خور گھری لہذا اسے سخت ذہنی کوفت ہوئی۔ اس کے لیے ایک مشکل یہ بھی تھی کہ اسے اپنے خاندن سے گہری محبت تھی اور اس نے شادی اپنی مرضی سے کی تھی۔

میں نے اسے تسلی دی اور سمجھایا کہ وہ مایوس نہ ہو بلکہ اس کا سلوک اپنے خاندن سے مشفقانہ اور ہمدردانہ ہونا چاہیے۔ اسے اپنے خاندن کو یقین دلانا چاہیے کہ وہ جسمانی طور پر ہر لحاظ سے مستعد ہے اور اسے اپنے خاندن میں خود اعتمادی پیدا کرنی چاہیے۔ اس کے ساتھ میں نے چند دوا بھی خاندن کے لیے تجویز کی تاکہ مشت زنی سے بچنے والے جسمانی نقصان کا ازالہ کیا جاسکے۔

اس کیس میں آپ نے دیکھا کہ میاں بیوی دونوں خوفزدہ تھے اور شکست تسلیم کر چکے تھے۔ ان کا احساس شکست خوردہ تھا اور بیوی ناکامی کی بہت بڑی مہم تھی۔ انہیں آرام و سکون کی ضرورت تھی اور انہیں چاہیے تھا کہ ایک باری ناکامی کے بعد چند مہینوں کے لیے مہاشرت ملتوی کر دیں۔ ایسے حالات میں بے تکلفی، قربت، ایک دوسرے کا احترام اور بے مہارت بہت کام دیتے ہیں۔ میں نے اسے یہی مشورہ دیا اور آخر میں کہا کہ اپنی ترقو توں کو بچھڑا ہونے دیں۔ اس

مثلاً ہوا سیر، شوگر یا ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ اور شراب اور نشیات کے استعمال کی وجہ سے نامردی ہوئے ہوں۔ ان کے متعلقہ جسمانی امراض کا علاج کر کے نامردی کو دور کیا جاسکتا ہے۔

جہاں تک براہ راست نامردی کے لیے ادویات استعمال کرانے کا تعلق ہے تو ایسی ادویات کے استعمال کا رسک کم ہی لیتا چاہیے کیونکہ ان میں مضر اجزاء شامل ہو سکتے ہیں۔ دوسری ادویات وہ ہیں جو اعضائے زہرہ اور پورے جسم پر اثر انداز ہو کر خوشگوار اثر ڈالتی ہیں۔ ان میں ٹانگ، بلٹی و ٹامن گولیاں اور آئرن وغیرہ دینے چاہئیں تو ان کی عمومی صحت پر خوشگوار اثر پڑے گا جس سے ان کی سیکس سے دلچسپی ہو سکتی ہے۔ کسٹوں میں ان اگر چھٹی صحت پر خوشگوار اثر پڑے گا وہاں دعوے کئے جاتے ہیں مگر حقیقت اتنی ہے کہ ہپ ہاتھ، مسٹر ہاتھ، گرم پانی کے بعد ٹھنڈے پانی سے غسل وغیرہ سے انسانی جسم میں تازگی اور پھرتی آ جاتی ہے جس سے مریض وقتی طور پر اپنے آپ کو تندرست سمجھنے لگتا ہے۔

اسی طرح خوراک کے بارے میں بھی یہ بتانا مناسب ہوگا کہ متوازن غذا کے فقدان سے پیدا ہونے والی کمزوری کی وجہ سے جنسی صلاحیت کم ہونے کا بھی پتہ چلا ہے۔ علاوہ ازیں کوئی بھی طریقہ جس سے جسم کی عام صحت میں اضافہ اور پٹھوں کا تناؤ ہو، اس سے جنسی قوت میں اضافہ ہوتا ہے یعنی ورزش اور خاص طور پر رانوں کی ورزش سے یہ مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسان عمومی طور پر تندرست ہو تو اس کے جنسی طور پر صحت مند ہونے کے امکانات زیادہ ہیں۔ نامردی سے بچاؤ کا ایک طریقہ جنسی تعلیم بھی ہے۔ بعض اشخاص خواہ مخواہ کسی غلط فہمی کی بنا پر خود کو نامرد قرار دیتے ہوئے ہیں۔ اگر ہمیں ہی سے انہیں جنسی تعلیم ہم پہنچائی جائے اور ان کے جنس پر مبنی سوالات پر قدغن نہ لگائی جائے اور انہیں ان کی عمر کے مطابق کچھ باتیں سمجھا کر انداز سے بتادی جائیں تو وہ جوانی میں گمراہ کن تصورات سے بچ سکتے ہیں۔

ایک ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ ان کی سات سالہ بیٹی نے جب ایک نریج کو پانی دادہ پٹھوں کو ”کھگ“ کرتے دیکھا تو ان سے شکایت کی کہ نریج کو ہٹایا جائے۔ اب ڈاکٹر صاحب اور ان کی بیوی دونوں غلطیں جھانکتے گئے کہ کیا جواب دیا جائے کہ کیا جب ان کا کونرا کے بڑے حوا اور اس نے بیٹی کو بتایا کہ نریج کو پریشان نہ کیا جائے کیونکہ اس طریقے سے وہ اپنے بے حجابی سے وضاحت سے مطمئن ہونے کے بعد بیٹی انہیں کرنے لگی اس نے نریج کے بارے میں جتنا کیوں کہا تھا اور ساتھ ہی خوش بھی ہوئی کہ جلد ہی پٹھوں کے اندر سے جنسی بیٹی کا کھٹن

میں ڈرنے یا پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد جب وہ مباشرت کر رہی تھی یقیناً کامیاب ہوں گے۔ ایسے حالات کے پیش نظر مرد کو اپنی بری عادت کو جلد از جلد ترک کرنا چاہیے جس کی وجہ سے اسے شکست اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اسی سے اس کے مضبوطی حاصل کر کے عرصے بعد دوبارہ میرے مشوروں پر عمل کرنے اور ادویات استعمال کرنے کے بجائے عرصے بعد دونوں کی زندگیوں میں نمایاں تبدیلی آگئی اور وہ بڑی خوشگوار زندگی بسر کرنے لگے۔ بیوی جو کچھ عرصہ پہلے روتی ہوئی میرے پاس آتی تھی، آج حاملہ ہے، ہر چند معمرات ایسی مشکلات سے بڑی آسانی سے نبھ لیتی ہے اور اچھے سلوک، محبت اور ہمدردی سے ان پر قابو پالیتی ہے۔ بعض دفعہ ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسے لوگ بھی نفسیاتی نامردی میں مبتلا ہو جاتے ہیں جنہوں نے کبھی بھی مشق زنی نہ کی۔ اس کی متعدد وجوہات ہو سکتی ہے مثلاً

✱ کثرت سے مباشرت کرنا۔

✱ بہت زیادہ شراب پینا۔

✱ نشہ آور اشیاء کا استعمال کرنا۔

✱ کسی خوف کا شکار رہنا۔

✱ کسی پریشانی میں مستقل طور پر مبتلا رہنا۔

نامردی کا علاج

نامردی کا علاج اگر مشکل نہیں تو اتنا آسان بھی نہیں ہے کیونکہ یہ کوئی ناقاعدہ مرض تو ہوتا نہیں بلکہ ہر فرد کا اپنا وقتی مسئلہ ہوتا ہے جس کی کبھی ایک ہو شیار معالج ہی سلجھا سکتا ہے۔

جہاں تک دوائیوں کا تعلق ہے تو اس نفسیاتی نامردی میں بعض اوقات دسی کا اگر گہرونی دیکھی گئی ہیں جہاں مریض کو یہ وہم ہو جاتا ہے وغیرہ سے اس کی علاقہ کم ہوگئی ہے اور دوائیوں سے کوٹ آئے کی اور مزے کی بات یہ ہے کہ آپ بے شک ایسے مریضوں کو پانی میں چینی محلول کر ہی چلا دیں مگر ساتھ ہی اسے یہ یاد رکھادیں کہ یہ ایک لاکھ کا نسخہ ہے جو سو سال پرانے قلمی نسخے سے حاصل کیا گیا ہے یا کسی جرمن ڈاکٹر کی شہرہ آفاق دوا ہے تو وہ اسے آب زلال سمجھ کر پی جائے گا اور نفسیاتی اثرات کی وجہ سے اپنے اندر بہتر تبدیلی محسوس کرے گا۔ ادویات زیادہ تر ان پانچ فیصد مریضوں پر ہی کارگر ثابت ہوتی ہے جو نفسیاتی نامردی کی بجائے کسی بیماری یا حادثے

کرنے کے لیے یہ بہت مناسب وضاحت تھی۔ اس طرح بچوں کے دیگر حالات کے جوابات پر انہیں سمجھنے کے بجائے صحیح طریقے سے صحیح معلومات دی جانی چاہیے۔ چونکہ بچے مریضوں کا مسئلہ نفسیاتی ہوتا ہے۔ اس لیے اس کا علاج بھی نفسیاتی ہونا چاہیے۔ ماہرین مجاہد اس سلسلے میں مندرجہ ذیل اقدامات کی سفارش کرتے ہیں۔

شوہر کو کسی وجہ سے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے تو خوف اور شرمندگی سے اس کی دماغی قوت بھی جواب دے جاتی ہے چنانچہ صبح کے وقت جب دلہن غسل کرنے سے انکار کر دیتی ہے کانوں کا نعرہ عزیز رشتہ داروں تک بھی جڑ پہنچ جاتی ہے اور نتیجتاً ہر شخص دلہا کو اپنے اپنے طریقے سے اس کا علاج بتا کر تھوڑے مہینے کی کوشش کرتا ہے اور آخر کار شوہر مزید پریشانی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس وقت معالج کو چاہیے کہ وہ نہ صرف شوہر کے بلکہ چانچ کو دور کرے بلکہ بیوی کو گھبرانے اور پریشان ہونے سے منع کر دے، اس کے سامنے اشتراک کے طریقے کا کی وضاحت کرے اور ضروری معلومات ہم پہنچانے کو مسئلہ ہو سکتا ہے۔

معالج کو چاہیے کہ مریض کو سمجھائے کہ اشتراک کا عمل رپوٹ سے مشابہ نہیں ہے، بہن دیا اور فوراً مطلب حل ہو گیا بلکہ اشتراک کا عمل سانس لینے کے عمل کی طرح ہے جو کہ باگ بے ساختہ ہو سکتا ہے اس کے لیے کسی مہارت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی چنانچہ ہر طرح خوف سے سانس کا عمل متاثر ہوتا ہے اسی طرح خوف کو بہن میں پر مسلط کرنے سے اشتراک کا عمل بھی متاثر ہوتا ہے۔ اس لیے مریض کو خوف کا خیال بھی دل و دماغ سے نکال دیا جائے۔ مریض کو بتایا جائے کہ اشتراک دو طریقوں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ شوہر پر بیوی کے جنسی جذبات کو مختلف طریقوں سے ابھارے تو بیوی کو چند نئی عروج پر دیکھ کر وہ بھی بخود اشتراک حاصل کر لے گا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بیوی براہ راست شوہر کے جنسی جذبات کو مختلف طریقوں سے ابھارے چنانچہ دونوں طریقوں سے ملاپ سے فطری طور پر اشتراک حاصل کی جاسکتی ہے۔

اکثر مرد اس لیے بھی اشتراک حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں کہ کسی تازہ جھگڑے کی بنا پر بیوی ناراضگی کی وجہ سے جنسی رد عمل کے اظہار سے سہرا رہی ہو۔ اس طرح مرد کے لطف کا نصف حصہ ختم ہو جاتا ہے اور وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ کسی ذمی سے محبت کر رہا ہے۔ اسی صورت میں شوہر کو سمجھایا جائے کہ کسی سلسلے کی امید پر بیوی سے محبت نہ کرے بلکہ خلوص دل سے اپنے

آپ کو بیوی کے لیے وقف کر دے تو بیوی خود بخود عمل کا اظہار کرے گی۔ شوہر کو یہ جیتھی بھی سمجھا دینا چاہیے کہ بڑی برحق اشتراک حاصل کرنے کی کوشش بھی غفلت ہوگی۔ جنسی بارمون اپنا کام بھی بند نہیں کرتے اور جسمانی اور نفسیاتی اثرات کے تحت آدمی فطری طور پر اشتراک حاصل کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ بعض اوقات میاں بیوی دونوں اعلیٰ کی بنا پر تصور کر لیتے ہیں کہ شوہر سرعت انزال کا شکار ہے جو کہ نامردی کی وجہ بن گیا ہے۔ اس کے لیے شوہر کو یہ بتانا مفید ہے کہ عورت کے مباشرت کے لیے تیار ہونے کی کیا علامات ہیں اور عورت کو اچھی طرح تیار کرنے کے بعد مباشرت شروع کی جائے تو بعض صورتوں میں 30 تا 60 سیکنڈ دونوں کے لیے کافی ہوتے ہیں اور ایسی صورت میں شوہر پر سرعت انزال کا الزام دھرنا زیادتی ہے۔

شوہر کے جنسی نااہلی کے خوف کو یہ کہہ کر ختم کر دینا چاہیے کہ پہلے چند دن وہ جنسی کارکردگی کے بھوت کو سوسے اتار کر ایک طرف رکھ دے اور عضو تناسل پر بالکل توجہ نہ دے بلکہ (بیوی کی دھڑ سے یا خود) اپنے جسم کے دیگر حصوں کو ساس کر کے بیدار کرے اور پھر بتدریج عضو تناسل کی طرف توجہ کرے مگر ایک تو یہ کہ مباشرت سے فی الحال پرہیز کرے اور دوسرے ایسا دگی کے حامل ہونے کے باوجود میں توجہ مرکوز نہ رکھے تو اس سارے عمل کے دوران اسے خود بخود ہی اشتراک حاصل ہو جائے گی جو کہ جزوی بھی ہو سکتی ہے مکمل بھی۔

ذیل میں نامردی کے علاج کے طبی نسخہ جات ہیں:

ہوا الشافی

افزون 4 رقی، سلا جیت 4 رقی، لوگ 2 ماشہ، جانتل 1 عدد، جادوی 6 ماشہ، زعفران 6 ماشہ، نمبر 3 ماشہ، مشک 1 ماشہ، کشیدہ شکر 1 ماشہ، کشیدہ الفار ایک ماشہ، کشیدہ فوادی ایک ماشہ، کشیدہ شاخ مرجان ایک ماشہ، کچلہ مدد ایک ماشہ، کشیدہ غلاء ایک ماشہ، سب کو یک جان کر کے پتے کے دانے کے برابر گولیاں بنائیں اور حفاظت سے رکھیں، ایک گولی روزانہ دو دو کے ساتھ دیں، بوقت ضرورت 2 گھنٹہ قبل بھی دیے سکتے ہیں۔ نامردی کیلئے خاص تھ ہے۔

ہوا الشافی

شکر 1 رومی ایک تول کر ل میں ڈال کر شیر مدد ایک یا دو تھوڑا تھوڑا ڈال کر کھل کر لیں۔

استعمال کیا کریں۔

ہوا الشافی

شہد خالص دو تول، دودھ عمدہ ڈیزہ کلو، دار چینی کا سفوف تین ماش لیں، دودھ کو نیم گرم کر کے اس میں دونوں اجزاء ملا دیں اور اچھی طرح حل کر لیں۔ گوکہ یہ نسخہ معمولی ہے مگر اس کا بیش استعمال کرنے سے قوت مرہی کی کمی کی شکایت بھی نہیں ہوتی۔

ہوا الشافی

آب پیاز سفید دو لیٹر، زعفران چار ماش، کستوری ایک ماش، جلوتری چار ماش، شہد خالص ایک سیر لیں۔

پیاز کا پانی ایک سیر، شہد خالص باہم ملا کر کسی قلعی دار برتن میں ڈال کر دھبی آٹچے پر دس پکائیں کہ تمام پانی جل جائے اور شہد باقی رہ جائے۔ اسے اتار کر باقی اجزاء ہار یک ہیں کراس میں ملا دیں، روزانہ صبح کے وقت ڈھائی تول کی مقدار میں یہ دوا استعمال کی جائے۔ گرم مزاج کے حامل لوگ اسے دودھ کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔

ہوا الشافی

بھینس کا دودھ ایک گلاس، شہد خالص دو تول، کالا زہر تین ماش لیں، کالا زہر چھ کراس کا سفوف بنالیں اور دودھ گرم کر کے اس میں شہد اچھی طرح حل کر کے زہر پہا ہوا اس میں ڈال دیں، یہ عام جسمانی قوت اور طاقت کو بڑھانے کا بیش بہا نسخہ ہے اسے قوت مرہی پر بھی اچھا اثر پڑتا ہے۔ اسے روزانہ رات کو سوتے وقت استعمال کیا کریں۔

ہوا الشافی

عرق پیاز ایک سیر، شہد خالص ڈیزہ سیر، سفوف مصلیٰ سفید ایک پکائیں، شہد اور عرق پیاز باہم ملا کر کسی قلعی دار برتن میں ڈال کر دھبی آگ کی آٹچے پر پکائیں، یہاں تک پیاز کی جلی ہو کر جل جائے اور صرف شہد باقی رہ جائے۔ جب برتن کو نیچے اجڑیں اور اس میں مصلیٰ سفید کا سفوف اچھی طرح ملا دیں۔ یہ دواے شباب آور کے ذمے مشہور ہے اسے شیشے یا قلعی کے مہرجان میں رکھنا چاہیے۔ یہ دوا چھوچھ ماش سے ایک ایک تول کی مقدار میں صبح و شام کھائی جاتی ہے۔ ہونا اسے چالیس دن تک استعمال کیا جا سکتا ہے جس سے مرہ قوت مرہی دوبارہ بہار ہو جاتی

ب تمام دودھ جذب ہو جائے تو نکیہ بنا کر دھوپ میں اچھی طرح سے خشک کریں۔ اس کے ان نکیہ کے اوپر سوت لپیٹ دیں اور کچھ اوپے اوپر اور کچھ نیچے درمیان میں نکیہ بٹک کر رکھ کر بند کر دیں۔ آگ دیں۔ دوسرے دن سرد ہونے پر نکال لیں۔ بفضل خدا مختلف دودھ کی طرح ہو گا۔ یہ کبھی مختلف 2 ماش، سلاجیت عمدہ ڈیزہ تول، ورق طلا 40 عدد سب کو کھل میں ڈال کر دھبی سواف دوج اول میں صبح سے لے کر شام تک کھل کر لے کے سیاہ مریج کے دانے برابر گولیاں بن کر دیں اور ایک گولی صبح اور ایک گولی شام ہمراہ گرم دودھ یا پانی استعمال کریں۔

جریان، سرعت انزال، سستی اور کمزوری تو ایک طرف نامرہی، کمزوری اعصاب منہ قلب، کمی خون اور مدہ بلیغی کے لیے بھی جادو اثر دوا ہے۔

ہوا الشافی

سفید پیاز کا پانی ایک سیر، شہد خالص ڈیزہ سیر، زعفران ایک تول لیں۔ سفید پیاز کا نکال کر کسی بڑے برتن میں ڈالیں، اس میں شہد ڈال کر ٹنگنے سے اچھی طرح ہار یکس کر لیں۔ اب اس برتن کو نیم آگ پر چڑھا دیں۔ تمام پانی جب برتن میں سے خشک ہو جائے اور شہد باقی رہ جائے تو اس میں زعفران ملا کر اسے اتار لیں اور کسی شیشے کے جار میں محفوظ کر لیں۔ روزانہ نہار منہ یا کھانا کھانے کے بعد حسب برداشت ایک تول دوا رفتہ رفتہ چاٹ لیا کریں اگر جسم گرم دوا کو برداشت کرنے پر قادر ہو تو ایک تول سوتے وقت بھی لے سکتے ہیں مگر اس دوران اگر احتیاج یا جریان کی شکایت ہو تو دوا کو چند دن کے لیے بند کر دیں۔ گرم مزاج لوگ اس دوا کی کم مقدار استعمال کریں جبکہ سرد مزاج کے لوگ اس دوا میں وقت کے ساتھ اضافہ کر سکتے ہیں۔

ہوا الشافی

عرق انور ایک کلو، عرق اردک ایک کلو، پیاز ایک کلو، شہد خالص ایک کلو، زعفران ایک تول لیں، زعفران کے علاوہ تمام اجزاء کو ایک قلعی دار برتن میں ڈال کر دھبی آٹچے پر چڑھا دیں۔ جب اس کا گاڑھا سا قوام بن جائے تو اس میں زعفران ڈال کر اسے اتار کر خشک کر لیں اور کسی مہرجان میں محفوظ کر لیں۔ اگر اس کی مداومت (پابندی) کی جائے تو عظمیٰ تک قوت مرہی بحال رہے گی اور باہ میں کسی قسم کا فرق نہیں آئے گا۔ اس کی ایک تول کی مقدار دن میں تین مرتبہ استعمال کرنا سودمند نتائج کا حامل ہوتا ہے لیکن کچھ لوگ اسے برداشت نہیں کر سکتے ہیں اس لیے انہیں چاہت ہے کہ وہ گرم دودھ میں دوا کی ایک تول مقدار اچھی طرح حل کر کے رات کو سوتے وقت

ہے۔ گودائے شباب آور نہایت ہل ابلصول اور بالکل سستی اور عام اشیاء پر مشتمل ہے مگر فوائد کے لحاظ سے نہایت ذی الشان ہے خصوصاً مخلوق حضرت کے لیے اس کا استعمال نہایت مفید و مجرب ہے۔

ہوا الشافی

اٹھ کے کی زردی ایک بھر، سفوف چوب چینی ایک ماشہ، شہد خالص دودھ توں لیں، ہندوؤں اجزاء ملا کر اچھی طرح بھینٹ لیں، یہ دوا نیم گرم دودھ کے ہمہ اوقات کو سوتے یا استعمال کیا کریں۔ اس کے کچھ عرصہ استعمال سے قوت باہم میں کمی کی شکایت دور ہو جائے گا۔ اس مقصد کے لیے کسی دوسری دوا کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

ہوا الشافی

بہن سرخ تین تولہ، جوز ہندی ایک تولہ، دوا چینی ایک تولہ، زعفران ایک تولہ، شہد خالص دودھ توں لیں، تمام اجزاء کو باہم ملا کر ہاون دست میں ڈال کر اچھی طرح ہار دیں، جب ان کا سفوف مشب بہ غبار ہو جائے تو اسے کسی شیشی میں ڈال کر محفوظ کر لیں۔ با ماشہ سفوف لے کر اسے ایک تولہ شہد میں اچھی طرح یکجان کر کے رات کو سوتے وقت لپٹا کر دودھ نیم گرم کے ساتھ استعمال کریں اس سے قوت نامردی میں کمی جانی پڑ جائے گی۔ تحریک تعظیف پیدا ہوتی ہے۔

ہوا الشافی

مغز چلغوزہ بریاں ایک تولہ، شہد خالص دودھ توں لیں۔ مغز چلغوزہ کو ہار یک جیس کر شہد میں دیں، رات کو سوتے وقت ایک پاؤ نیم گرم دودھ کے ساتھ یہ دوا استعمال کریں، اس سے کھلی ہوئی قوت نامردی واپس لوٹ آتی ہے۔

ہوا الشافی

شہد خالص دودھ توں لیں، مردک عمدہ ایک تولہ، دودھ ایک پاؤ لیں، تینوں اجزاء باہم ملا کر رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ خیال رہے کہ دودھ نیم گرم استعمال کیا جائے۔ اس سے قوت باہم میں اضافہ ہوتا ہے اور جراثیم ماری کی مکروری بھی جاتی رہتی ہے۔

ہوا الشافی

شہد صلب مصری عمدہ ایک پاؤ، عرق گلاب ایک پاؤ، شہد خالص دودھ توں لیں، زعفران ایک تولہ، چوب چینی ایک تولہ لیں۔ شہد صلب مصری کو عرق گلاب میں ڈال کر تین دن تین رات تک کسی ساہ دار چکر پر رکھیں۔ خیال رہے کہ اس میں کوئی چیز نہ کر جائے۔ ایسا استعمال ہو تو اسے زحاک میں دین اور نکلا رہنے دیں اس کے بعد اس مرکب کو کسی تھنی دار برتن میں ڈال کر نرم آگ پر پکا لیں اور نکلتے سے ہلاتے رہیں جب وہ جوش آجائے تو اس میں شہد خالص دودھ کر کر یہ پکے دیں۔ جب یہ گاڑھا سا قوام بن جائے تو اس میں باقی اجزاء ہار یک کر کے ڈال دیں اور ایک جوش آنے پر اتار لیں اور شیشی کے مرتجان میں ڈال کر محفوظ کریں۔ دس دن تک یہ دوا ایسے ہی پڑ رہے دیں۔ اس کے بعد ایک تولہ کی مقدار میں روزانہ صبح کے وقت نیم گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ یہ قوت باہم کے لیے بے حد اسیرو مجرب دوا ہے۔ اس کا ہاتھ دوا استعمال تمام امراض مردی کا خاتمہ کر دیتا ہے خصوصاً جریان و احتکام سے نہایت فہمی ہے۔

ہوا الشافی

سوطہ چوب ماشہ، دودھ ایک ہیر، شہد دودھ ہیر، زعفران ایک تولہ لیں۔ دودھ اور شہد باہم ملا کر کسی تھنی دار برتن میں ڈال کر نرم آگ پر چڑھ دیں۔ اس کے بعد اس میں سوطہ ہار یک جیس کر شامل کر دیں اور خوب پکے دیں، جب گاڑھا سا قوام بن جائے تو اس میں زعفران شامل کر کے اسے اتار لیں۔ رات کو سوتے وقت اس کی مقدار ایک تولہ ایک گلاس نیم گرم دودھ کے ہمہ استعمال کریں۔ چالیس یوم کے استعمال سے کھلی ہوئی قوت مردی بحال ہو جاتی ہے اور مردانہ مکروری سے نہایت فہمی ہے۔

ہوا الشافی

تھیم مہاندہ جہانیاں والے بیان کرتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں ایک بزرگ بہت دانا سرا اور خدا رسیدہ تھے اور ہمیشہ لوگوں کو اپنے علمی اور روحانی فیض سے بلا مال کرتے رہتے تھے۔ ان کے علاوہ جماعت میں قزاق یوں کی کافی تعداد بھی ہو جاتی تھی۔ اکثر یہ خود بھی امامت کرتے۔ لوگ ان کی زیارت و صحبت کو کثرت سے سمجھتے تھے۔ ان کے مشتی قزاق یوں میں ایک بزرگ ہار یک سبب خدا سرا مسلمان آباد بھی شامل تھا۔ اس کی بیٹی تھی ان کی تہذیب و قوت مردی سے فارغ تھا لیکن اس کا خوسطن نہ تھا تھا کہ کسی کے سامنے اپنا مسئلہ بیان کر سکتا۔ ایک دن قزاق سے فارغ ہو کر تمام لوگ

چلے گئے تو یہ شخص اپنی طبیعت پر جبر کر کے وہیں بیٹھا رہا مگر پھر بھی عرض کرنے کی جرأت نہ کی۔
حضرت اسے یوں پریشانی میں بیٹھا دیکھ کر خود ہی اس کی جانب متوجہ ہوئے کہ کچھ بات کہیں
کہو۔ اس نے قدر سے شرساٹے اور جھپکتے ہوئے عرض کیا کہ جناب بیوی جوان ہے اور میں اس
مقابلے میں ناکارہ ہوں، حضرت نے مسکرا کر فرمایا کہ تو جوان شہد کا استعمال کیا کرو۔

یہ بات سن کر وہ چلا گیا مگر دل میں خیال آیا کہ معلوم نہیں شہد کھانے کا حکم کیا ہے یا ناکہ
کا؟ بہر صورت چند روز ایسی فکر میں ابھرا رہا، پھر چند روز کے بعد وہ بارہ نماز سے فارغ
کے بعد وہیں بیٹھا رہا تو حضرت نے پوچھا کہ کبھی اب کیا کہتے ہو؟ عرض کیا کہ جناب میں یہ
ہی گزارش کر چکا ہوں، حضرت نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے شہد استعمال کیا؟ تو وہ ہلکا سا
استعمال کروں اس بار سے میں تو آپ نے کچھ واضح ہی نہیں کیا؟ حضرت مسکرا کر بولے میں
کھاؤ اور شہد لگاؤ۔ خدا کی شان اس پر عمل کیا تو چند ہی دن میں حضرت صاحب کی زبان
برکت سمجھو یا شہد کی شفاء بخش تاخیر ہو، بجلا چھو اور قلعی خورد بن گیا۔ بعض قارئین یہ کہیں گے
مرد کامل کی زبان کی تاخیر تھی مگر میں یہ کہتا ہوں کہ خدا سے تعالیٰ کی ذات برتر سے چکان ہو
ہے؟ قرآن الہکیم کی چٹائی کی بھی وہی ہے اور قیام قیامت تک وہی رہے گی یہ سب
خشب لکس ہے اور بے یقینی اردن خدا کی کام میں کوئی شک نہیں ہے۔

ہو الشافی

شیریں آموں کا گودا تین کلو، سفید شکر ایک کلو، روغن زرد ایک پاؤ، گائے کا دودھ ایک
شہد خالص چار چھنا لیں۔ ان سب اشیاء کو ملا کر چولہے پر دھبی آگ پر کھدیں تو ام چم
ہوئے پراس میں سوخنے چار تولے، بہن سرخ چار تولے، موسلی سیاہ چار تولے، موسلی سفید چار
تولے، اچھی طرح ہلکی ہوئی سفوف کی صورت میں ڈال دیں اور کچھ دیر تک اس توام کو ہلکی
اس کے بعد اس میں برگ پتیلی، خوخان، سازج ہندی تین تین ماٹے خوب تین ہوا
باریک سفوف کی شکل توام میں ڈال دیں اور اچھی طرح ہلا کر حل کر دیں۔ اس کے بعد اس میں
شعب معری، مغز بادام، مغز تخم خربوزہ، شتعل، ارد سنگاڑ اور قند ہر ایک چار چار تولے
باریک چپیں لیں اور اس میں ڈال دیں، تمام سفوف حل ہونے پر یہ طوطہ سا بن جائے گا۔
نہایت قیمتی اور موثر مرکب ہے۔ اس کا استعمال ان مرلیضوں کو کرایا جاتا ہے جنہیں قوت مردانہ
کی کمزوری کا عارضہ لاحق ہوتا ہے۔ اسے حکماء فارمولائی کہتے ہیں کیونکہ اس کے استعمال کے

بعد اگر سے لاغر مریض بھی خوشگوار زندگی گزارتے ہیں۔

ہو الشافی

سیب کشمیری پختہ جس قدر چاہیں لے کر چھلکا اتارنے کے بعد کدو خش کر لیں اور ان کا
عرق نکال کر کسی قلعی دار برتن میں ڈالیں۔ معتدل آگ پر اس کا "راب" بنالیں، اس راب کو
پتوں میں محفوظ کر لیں۔ پوت ضرور 25 سے 50 گرام لے کر 6 سے 12 گرام تک سفوف
شتعلی معری میں ملا کر صبح کے وقت کچھ عرصہ تک متواتر کھائیں۔ بعد ازاں ہفتہ روزہ میں کھایا
کر لیں۔ اس سے برسوں تک قوت مردی بحال رہتی ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہوتا ہے۔

مرض کنڈی لوما

امریکہ میں ہر سال تقریباً ایک ملین افراد اس مرض کا شکار ہوتے ہیں جسے "امعاء
تاجل کے پھوڑے یا کنڈی لوما (Condyloma)" کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کا باعث ایک
وائرس ہوتا ہے۔ امریکہ کے بعض شہروں میں جنسی تعلقات قائم کرنے والے نو عمر لڑکوں لڑکیوں
کی چپاس فیصد تعداد اس مرض کی شکار ہوتی ہے۔ 18 سال سے کم عمر کی لڑکیوں میں اس کا خطرہ
زیادہ ہوتا ہے۔ کنڈی لوما مرد اور عورت کے گانہ پر جنسی اور ہم جنسی تعلقات اور اورل نکس کے
ذریعے ہو سکتا ہے اور خواتین اپنے نوزائیدہ بچے میں اس مرض کو منتقل کرتی ہیں۔ ستارہ مرد یا
عورت کے عضو یا اندام نہانی یا مقعد پر چھوئے چھوئے دانے لگن آتے ہیں اور انھیں کھینچنے کے دو
تین ماہ بعد ظاہر ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ مندرجہ بالا اعضاء کے اندر بھی لگی سکتے ہیں اس لیے جب
تک جنسی اور ہم جنسی تعلقات کے دوران یہ چھلکی اور درد کا باعث نہ بنیں جب تک ان کے لٹکانے
پتہ بھی نہیں چلتا۔ حاملہ عورتوں میں یہ مرض سرعت کے ساتھ بڑھتا ہے۔

ان پھوڑوں سے اندام نہانی یا مقعد یا عضو تاجل کامل تک بند ہو سکتا ہے جس سے چھاپ اور
پانخانے میں سے حدوت ہوتی ہے۔ اس مرض کی تشخیص معیاری طبی معائنہ کے بعد ہوتی ہے تاہم
کوئی علامت ظاہر ہوئے بغیر بھی انسان پر اس کے وائرس کا حملہ ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر کی مدد یا کھول
کی مدد سے ان پھوڑوں کو ختم کر کے یا جلا کر ہٹائے ہیں یا کبھی کھار آپریشن کی بھی نوبت آ سکتی
ہے تاہم اس علاج سے وائرس ختم نہیں ہوتا چنانچہ یہ دوبارہ رونما ہو سکتے ہیں۔ اس طرح بار بار
علاج کرانا پڑتا ہے۔ یہ مرض دیگر کئی تکلیف کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔ کنڈی لوما کا وائرس دیگر

متعلقہ وائرس پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے جو کہ عضو تناسل، اندام نہانی اور بیض دانے کی تکثیر باعث بنتے ہیں۔ بیس سال سے کم عمر کی مائٹرو وائرس میں دم کے سرطان کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس کی نشاندہی کے لیے مائٹرو وائرس تین ہر سال Pap Test کروائی ہیں۔

اعضائے تناسل کے دانے

امریکہ میں ہر سال دو لاکھ تا پانچ لاکھ افراد نوجوان جنسی، ہم جنسی تعلقات یا اعضا تناسل کی چونا چاٹنی سے اس مرض کا شکار ہوتے ہیں۔ اس کا وائرس اندام نہانی، عضو تناسل، مقعد یا جہاں سے بھی جسم کے اندر داخل ہو وہاں ایک نیا بیضیاں پیدا ہوتی ہیں جن میں درد، جلن ہوتی ہے۔ یہ پھوڑے انگلیکھن کے دس دن کے اندر نمودار ہن جاتے ہیں۔ بہت تیز آواز کھرینڈ آجاتا ہے اور تین ہفتوں تک یہ خود بخود ختم ہوتے ہیں۔ اس دوران ٹھوچھی عطیات درد، بخار، پیچوں کی آغوش اور خدو کا سوجنا وغیرہ ظاہر ہو سکتی ہے۔ یہ مرض ایک ہفتے دوسرے کو اور جسم کے ایک حصے سے دوسرے حصے تک آسانی سے منتقل ہو جاتا ہے۔ جب تک دانے مکمل طور پر صاف نہ ہو جائیں تب تک مرض کے بڑھنے کے خطرے باقی رہتے ہیں۔

تاہم بعض افراد میں علامات ظاہر ہونے بغیر بھی خطرات زیادہ ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر کی معائنہ کے ذریعے لیبارٹری میں دانے کے مواد کے تجربے کے ذریعے مرض کی تشخیص کی جاسکتی ہے۔ یہ ایک لا علاج مرض ہے۔ 30 ملین سے زائد امریکی اس خبیث مرض کا شکار ہیں۔ اس وائرس تاحیات انسان کے جسم میں مقید رہتا ہے اور دانوں کا اعادہ ہوتا رہتا ہے۔ تاہم باقاعدہ شذیہ نہیں ہوتا۔ بعض افراد میں دانوں کا اعادہ کم ہوتا ہے۔ بعض افراد میں اس کا اعادہ ہوتا ہے جب وہ اضطراب کا شکار ہو۔ اس مرض کے شکار افراد کو چاہیے کہ اکثر و بیشتر ہاتھ دھو رہیں اور دانوں کو مست چھوئیں، اگر اچانک ہاتھ ان سے مس ہو جائے تو فوری طور پر ہاتھ دھو لینے چاہئیں۔ اس کے مریضوں کو کنٹیکٹ لینز استعمال کرتے ہوئے خصوصی احتیاط کرنا چاہیے کیونکہ ذرا سی بے احتیاطی سے آنکھوں میں انگلیکھن ہو سکتی ہے۔ بعض لوگ اس اعادہ کو روکنے کے لیے ایک گھور (Acyclovir) نامی دوا استعمال کرتے ہیں۔

مرض شکرانہ

اگرچہ دنیا میں سوزاک اور آٹنک کوئی خطرناک پوشیدہ امراض قرار دیا جاتا ہے اور ان کے خطر کا تعلق بھی لوگوں کو معلوم ہیں مگر ایسے پوشیدہ امراض بھی ہیں جو ان دونوں سے گہن

زیادہ نقصان دہ ہیں۔ عام آدمی کو ان کے بارے میں معلومات حاصل نہیں ہوتیں اور اگر کوئی آدمی ان کا شکار ہو بھی جاتا ہے تو اسے خود پتہ نہیں چلن کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ ان امراض کا حملہ آہستہ آہستہ اور ہلکا سا ہوتا ہے لیکن یہ لگاتار دم کے اندر بڑھتے رہتے ہیں اور اعضائے قوالہ و تناسل کو بہت زیادہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ پوشیدہ اعضا میں جا بجا جمید کر ڈالتے ہیں۔ یہ پوشیدہ امراض آٹنک اور سوزاک کے برعکس گہن زیادہ تیزی سے انسان کو برباد کر ڈالتے ہیں۔ اس سے بڑی ہستی کی بات یہ ہے کہ کلم الامراض کی روز افزوں ترقی کے باوجود ان پوشیدہ امراض میں سے ایک ایسا بھی ہے جس کی دوا نہیں ہے۔ مریض کو اپنی قسمت کے مجرم دے پر ہی رہنا پڑتا ہے۔ یہ مرض شکرانہ ہے۔ یہ بیماری خاص طور پر آوارہ لڑکوں کے ساتھ ہم جنسی کرنے والوں کو ہی لگتی ہے۔ لڑکوں کے ساتھ غیر فطری فعل کرنے والوں کا اپنا ایک الگ دائرہ ہوتا ہے اور اسی دائرے میں یہ بیماری پھیلی جاتی رہتی ہے۔ اس لیے دوسرے لوگوں کو ان رگوں کا پتہ نہیں چلن۔ کبھی کبھی یہ لوگ طوائفوں کے پاس بھی پہنچ کر ان رگوں کے بیج بوائے ہیں اور طوائفیں اپنے کا کولوں کو یہ بیماریاں دے دیتی ہیں۔

شکرانہ کے بڑھتی ہوئی شکل کے ہوتے ہیں۔ مباشرت کے ایک ہفتہ کے اندر ہی یہ جراثیم اپنے اثرات دکھانے کو ہونے ایک با زیادہ ملائم چھالے پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ چھالے تیزی سے پھوٹے رہتے ہیں اور تکلیف دہ چھوڑوں کی شکل میں زیریں سے اور پوشیدہ اعضا پر پھیل جاتے ہیں۔ مردوں میں یہ عضو تناسل سے اندر پیشاب کے راستے پہنچ جاتے ہیں جن کی وجہ سے پیشاب کرنے کے عمل پر مریض کا کنٹرول نہیں رہتا اور پیشاب تھوڑا تھوڑا اچھٹا رہتا ہے۔ دوسری قسم کے پھوڑے ہیٹ اور رانوں کے جوزوں کی جگہ پر پھیل جاتے ہیں۔

اگر اس بیماری کی تشخیص اچھی طرح ہو جائے تو اس کا علاج بڑا آسان ہے مگر پریشانی اس کی تشخیص میں ہوتی ہے۔ ڈاکٹر حضرات اسے آٹنک سمجھ کر پھسلنے کے انگلیکھن لگاتے ہیں لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس میں نیزاسائیکلین (Tetracycline) دی جانا چاہیے۔



جنسی لمحات کو طویل تر بنائیں

15/3

ہوالثانی

200 گرام بھی کلوٹھی، 100 گرام لوہان، 50 گرام کلوٹھی، 50 گرام رانی کا تیل، 50 گرام زیتون کا تیل اور 200 گرام خالص شہد ملائیں۔ ہر کھانے کے بعد ایک چائے کا چمچ اس آمیزے کا لیں۔ یہ قوت حیات دو بارہ لائے گا۔

ہوالثانی

کلوٹھی 1 کپ، پوست انار آدھا کپ، سرکہ سب 1 کپ، کلوٹھی کا تیل، کلوٹھی اور پوست انار کو پیس کر ملائیں۔ پھر سرکہ میں ملائیں اور یہ میون اور کلوٹھی کا تیل برابر وزن لے کر گولیاں تیار کریں۔ پھر اس سے بوقت ضرورت غلا کریں جب عضو مخصوص پر پھالے نکل آئیں تو منظر بائیں، جب وہ پھالے ختم ہو جائیں تو ضرورت محسوس ہو تو دوبارہ۔

ہوالثانی

بیتھی 100 گرام، کلوٹھی 100 گرام، ایک کھجک کولیں۔ دونوں ادویہ کو چوکوب کر کے روغن کجد میں پکائیں، جب جلنے کے قریب ہو تو آگ سے اتار لیں اور صاف ستھرے کپڑے سے چھان کر سنبھال رکھیں، قوت باہ کے لیے بطور غلا، امراض رحم کے لیے بطور فرجہ اور درد وغیرہ کی خاطر نیم گرم ماش کریں۔ مثل ساعت کی خاطر کان میں ڈالیں۔ فاج، لقوہ، وجع الطعاسل، عرق النساء، اور کٹر بلیغی اور سرد امراض کے لیے نہایت مفید ترین چیز ہے۔ باہ کو قوت دیتا ہے، رحم کے اور ام میں صلاہت کو دور کرتا ہے نیز نفس ساعت کرتا ہے۔

ہوالثانی

سفوف کلوٹھی ایک کپ، بیتھی کا سفوف ایک کپ، محلول منر چھوٹا چمچ، شہد خالص کے ساتھ تمام اجزاء کو ملا کر مرہ بنائیں اور روزانہ روٹی کے ساتھ کھائیں۔

ہوالثانی

کلوٹھی کو باریک پیس کر زیتون کے تیل اور لوہان ذکر شامل کر کے استعمال میں لائیں، قوت باہ کو پیدا کرنے کے لیے نامیدی کے بعد اسیر چڑھے۔

ہوالثانی

جب کلوٹھی کا تیل زیتون کے تیل، کنکرہ اور لوہان الذکر کے ساتھ چایا جائے تو نامیدی

بعض شقیں اور نقیش پسند افراد مسک ادویات کے بل بوتے پر لذت حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ عورت بھی زیادہ لذت سے لطف اندوز ہو کر ان کی گرویدہ رہے لہذا اس کے لیے مسک اور ملندہ ادویات و مرکبات کا استعمال کرتے ہیں۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ اگر ایسی دوائیں مسلسل استعمال کی جائیں تو ان سے شدید نقصانات کا احتمال ہے کیونکہ ایسی دوائیں مٹی کو خشک کرنے والی اور نش آور چیزوں سے تیار ہوتی ہے جو اعصاب کو انتہائی نقصان پہنچاتی ہیں ہاں اگر اتفاقاً شوق سے کوئی دوا استعمال کر لی تو کوئی حرج نہیں۔ اس کی مخالفت پر زیادہ زور اس لیے دیا جاتا ہے کہ ایک بار کے استعمال سے اس کی عادت ہو جاتی ہے۔ اس خیال سے اگر کوئی شخص کسی خاص موقع کے لیے مسک و ملندہ دوا کا خواہشمند ہو تو اس کے لیے ذیل کے نسخہ جات تیار کر لیں۔ خیال رہے کہ مسک دوا اس وقت کھانی چاہیے جب غذا بالکل ہضم ہو جائے یعنی کھانا کھا گئے بعد اس دن زیادہ تک مرج مصالحوں خصوصاً ترش اشیا بالکل نہ کھائیں۔ مباشرت کے بعد کوئی مرغن غذا یا دودھ ضرور استعمال کریں تاکہ خشکی رفع ہو جائے۔

ہوالثانی

شکرف رومی 3 ماش، الفون خام 3 ماش، اجوان خراسانی 6 ماش دھتورہ کے کچے پھل کا عرق سوا تولہ میں اچھی طرح کھرل کریں اور چنے کے برابر گولیاں تیار کر لیں۔ ایک گولی ہر اہ دودھ جناب سے 2 گھنٹہ چند شکر لیں۔

ہوالثانی

6 ماش بولی کی پھلی بغیر مغز کے سایہ میں خشک کی جائے۔ 6 ماش ثعلب، گھنڈہ دیکسی ایک تولہ لے کر ملندہ علیحدہ باریک پیس کر کرملد کے دودھ میں تر کر لیں اور ایک ایک ماش کی گولیاں بنائیں۔ ایک صبح کے وقت باسی پانی سے کھائیں اور جناب سے پرہیز کریں۔ جریان اور احتیام کے لیے مفید ہے۔

کے باوجود شہوت لاتا ہے۔

ہوالشانفی

شیریں آمول کا ایک پاؤرس لے کر اس میں آدھ چمناک گائے کا تازہ اور خالص دودھ ملا لیں، اسے اچھی طرح حل کر لیں اس کے بعد اس میں ایک چھوٹا ادراک کا رس اور حسب ضرورت چھٹی ملا کر دو ماہ تک استعمال کریں۔ اس سے چہرے پر خون پھیلنے لگتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ دوا مقوی باہ، تولید کے اضافے اور افزائش خون کے لیے بے حد مفید و اکسیر ہے۔

ہوالشانفی

انار کا رس ایک گلوے لے کر اس میں پانچواں حصہ قدر بادیاں دس ماشے ملا کر اچھی طرح ملا کر ملائیں۔ اسے کسی بوتل میں ڈال کر ایک ہفتہ دھوپ میں رکھیں اور بوتل کو روزانہ ہلا دیجئے، ایک ہفتہ بعد اسے چھان کر دوسری بوتل میں ڈال دیں اور محفوظ رکھیں۔ بوقت ضرورت تین سے نو تو لے تک روزانہ تین بار پیئیں، اس سے نہ صرف بھوک بڑھ جاتی ہے، بلکہ قوت باہ میں بھی حیرت انگیز اضافہ ہوتا ہے۔

ہوالشانفی

آم کی کونپلوں کو اگر ڈنڈی سے توڑا جائے تو دودھ کی طرح ایک رطوبت نکلتی ہے۔ اس کے چند قطرے اگر مخصوص تھال کے شے پر دودھ کی چند بودوں کے ساتھ مل دیے جائیں تو امساک پیدا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ نامردی کو دور کرتے ہیں۔

ملدزدواائیں

حسب ذیل دواؤں کے استعمال سے بوقت جماع بے حد لذت حاصل کریں۔

- ① مرغی کا پیچے لے کر تھوڑی بار یک پیسی ہوئی سوڈا اس میں ملا کر ملا کر لیں۔
- ② بکرے کے خصیتین لے کر اس کی دم کی باریک پیسی ہوئی ہڈی میں ملا کر علاء کرتا بے حد لذت کا باعث ہے۔
- ③ قفلن یا باریک چیس کر خالص شہد میں ملا لیں اور علاء کر کے جماع کریں نیز کباب چینی چبا کر بھی علاء کرتا بے حد لذت کا باعث ہے۔
- ④ سوڈہ کو کوٹ کر چنبیلی کے تیل میں ملا لیں اور ذکر پر مالش کر کے جماع کریں اس سے بے حد لذت حاصل ہوگی۔

23/0

عورتوں کے جنسی امراض

مرض خارش شرم گاہ

اگرچہ فرج سے مراد لب ہائے اندام نہانی کا درمیانی سوراخ ہے لیکن عام طور پر اس کا اطلاق خارجی اعضاء تناسل زنانہ پر ہوتا ہے جس میں سوراخ مذکور کے علاوہ لب ہائے اندام نہانی و بطر اور کالے بالوں کی بلندی بھی شامل ہے اس لیے اردو میں شرم گاہ کا لفظ سوزوں ہے اور فرج سے لے کر گردن رحم تک جو نالی ہے اسے عربی میں "فہیل" اور انگریزی میں "وجائنا" کہتے ہیں۔ اس کے لیے اردو میں اندام نہانی بہت مناسب ہے۔

اس مرض میں تورجیش یا کسی اور سبب سے شرم گاہ میں خارش ہو جاتی ہے۔

اس مرض میں سوزش اندام نہانی، کشاف، جسمانی، فطور، جنسی، ایام حمل، امراض رحم یا نصیہ الرحم، موئے زہار کی جوئیں قبض، یبوسیر، ذیابیطس، چرنے یا کرم امعاء وغیرہ اسباب ہو کرتے ہیں۔ کبھی سن یاس میں مستورات کو یہ شکایت ہو جاتی ہے کہ اس کا کوئی بھی سبب معلوم نہیں ہو کرتا۔ اس مرض کی خاص علامات یہ ہیں کہ شرم گاہ میں سخت خارش ہوتی ہے یہاں تک کہ کبھی مر لیفہ سمجھا کھا کر وہاں کی کمال ادھیڑ لیتی ہے۔ رات کے وقت خارش زیادہ ہو کرتی ہے۔ کبھی کبھار اس مرض کے سبب سے مباشرت کی خواہش بڑھ جایا کرتی ہے۔

اگر کوئی مقامی سبب مثلاً سوزش، اندام نہانی یا موئے زہار کی جوئیں یا فطور جنسی یا یبوسیر یا چرنے وغیرہ موجود ہو تو اس کا رفیعہ کریں اور جب یہ مرض کی جسمانی سبب سے ہو تو داخلی اور خارجی دونوں قسم کا علاج کرنا چاہیے۔

ہوالشانفی

پہلے اندام نہانی کو آب شیر گرم سے دھو کر بعد میں ذیل ادویات میں کوئی ایک لگائیں:

گل روغن، روغن بنفشہ، مراد رسنگ، گل ارشی، گل بلبل، رتانی، رسوت، صندل سہاگ، کافور نگاہ

ان ادویات میں سے کسی ایک کو جائے ناؤف پر لگا کر اچھی طرح محس لیں اور ان میں

عرق چاڑھ، عرق شاہترہ میں گھوٹ چھان کر شربت عتاب دو تولہ حل کر کے پلائیں، غذا ہلکی نرم
زودضم بکری کا شوربہ، چھاتی کے ساتھ اور مومک کی کچھڑی، خشک دودھ کے ساتھ اور پھلوں میں
اتار، سنگترہ، انجور، سیب وغیرہ دیں اور ٹھنڈی ترکاریاں استعمال کریں۔

گرم تیز مصالحہ دار غذاؤں سے اور آگ کے پاس بیٹھنے سے زیادہ کام کاج کرنے اور
جامعت سے پرہیز کریں۔ لال مرچ کم کھائیں، میٹھی چیزوں سے پرہیز کریں، گوشت کی پکی
ہوئی چیزیں نہ کھائیں۔

مرض درم شرم گاہ

اس مرض میں شرم گاہ متورم ہو جاتی ہے۔ چھوٹی لڑکیوں میں میلا پچھلا رہتا، سردی لگتا،
جسمانی کمزوری، پیٹ کے کپڑے یا مرض خناق وغیرہ اس بیماری کے اسباب ہو کر آتے ہیں لیکن
جوان عورتوں میں اندام نہانی کی سوزش یا خارش، مرض سوزاک، سیلا ایض یعنی سفید پانی آتا،
تقلیر، ایبول، مرض ذیابٹس یا عمر ولادت وغیرہ اس مرض کے اسباب ہو کر آتے ہیں۔ چھوٹی
لڑکیوں میں سوراخ بول کے جٹائے سوزش ہونے کے سبب سے پیشاب کرتے وقت درد ہوتا
ہے۔ بچی اپنی انگلی شرم گاہ کی طرف لے جاتی ہے۔ مقام ماؤف سرخ و متورم اور دردناک ہوتا
ہے۔ درم پڑ جائے تو پیپ آئے لگتی ہے اور کبھی مقام معلل مردار پڑ جاتا ہے۔

چھوٹی لڑکیوں میں اندام نہانی عموماً شامل مرض نہیں ہو کرتی جس کی تشخیص کرنا ضروری ہوتا
ہے۔ چنانچہ مقام ماؤف کی پیپ صاف کر کے سوراخ میں چھلکی ڈال کر ذرا آگے کود بانیں اگر
اُدر سے پیپ آئے تو اندام نہانی بھی شامل مرض ہے ورنہ نہیں۔ جوان عورتوں میں جب یہ مرض
سوزاک کے سبب سے ہو تو اس میں اندام نہانی بھی جلتا ہو کرتی ہے اور شدید قسم کی سوزش ہو کر
پیپ پڑ جاتی ہے۔ لہذا اندام نہانی متورم ہوتے ہیں لیکن خراش بول یا سیلان ایض وغیرہ کے
سبب سے ہو تو صرف سرخی و خفیف دروسوزش کی شکایت ہو کرتی ہے لیکن پیپ نہیں پڑا کرتی۔

چھوٹی لڑکیوں میں تو اس قدر علاج کافی ہے کہ صبح و شام مقام ماؤف کو پچھلے لیڈ لوش سے
دھویا کریں لیکن دھوتے وقت لہجائے شرم گاہ کو کھول دینا چاہیے کہ دو اتمام مقام ماؤف پر لگ
سکے۔ رات کو سوتے وقت مرینڈ کو کربک گرم پانی میں، بھٹانا بھی مفید ہوتا ہے اگر پیٹ کے
کپڑے اس مرض کا سبب ہوں تو ان کا مناسب علاج معالجہ کرنا چاہیے۔ داخلی طور پر کاڈیور آئل
یا کیوکل فوہد ارمناسب دیں۔ غذا مناسب دینی چاہیے۔ اگر مقام ماؤف پر زخم پڑ جائیں تو

صاف کپڑے کی گدی تر کر کے لہجائے اندام نہانی میں رکھیں۔
ہو الشانی

سرب لے کر اسے آب سکد اور آب کاسنی میں کھل کر لیں اور نیلوفر و جم کا ہو پارک کوٹ
کر لیں اور سب اجزاء کو گلاب میں ملا کر بیرونی طور پر استعمال کریں۔ علاوہ انہیں مرہم سفید کا
بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ہو الشانی

مسوں دس تولہ کو آدھا سیر پانی میں جوش دیں جب نصف رہ جائے چھان کر اور اس میں
روغن جنبتی تین تولہ، آب لیوں تازہ ایک عدد شامل کر کے خارش کے مقام پر لگائیں، داخلی طور پر
شربت اہلی یا شربت آلو اور عرق کاسنی و مکوہ گاؤز بان ملا کر پلائیں۔

ہو الشانی

گل نیلوفر، گل خطی، گل سرخ، شاہترہ، عنب الثعلب، جم کا کاسنی ہر ایک 5 ماشہ، عتاب 5 دانہ
سب کو بھگو کر اور صاف کر کے شربت نیلوفر ملا کر مرینڈ کو پلائیں۔

ہو الشانی

مرینڈ کو اطر معلل شاہترہ سات ماشہ کھلا کر اوپر سے لعاب بھی دانہ تین ماشہ، شیرہ عتاب 5
دانہ، عرق مرکب مصفا خون، چھو تولہ با عرق شاہترہ چھو تولہ میں شیرہ نکال کر شربت عتاب چار
تولہ ملا کر چند یوم صبح و شام پلائیں۔

ہو الشانی

عجبون عتاب 7 ماشہ ہمراہ عرق عشب 6 تولہ، عرق مرکب مصفا خون چھو تولہ، شرب عتاب 10
تولہ ملا کر صبح کو استعمال کریں۔ آبدست کے لیے یہ پانی بنائیں، برگ شلغم تازہ کو پانی میں پکا کر
مل چھان لیں اور اس کو کام میں لائیں اور پینے کے لیے یہ نسخہ دیں۔

ہو الشانی

شیرہ عجم خرقہ متقش تین ماشہ، شیرہ عتاب 5 دانہ، شیرہ انار دانہ 3 ماشہ، شیر مغز کدو 5 ماشہ یا

جوشن و انت کا ایک فیصد محلول جلد پر لگائیں نیز ٹائکریٹ آف سیلور یا سفلیٹ آف کاپر کا نمید ہوتا ہے۔

ہر دو دو اؤں کے لگانے سے تکلیف تو ہوتی ہے مگر مرض کو آرام ہو جایا کرتا ہے لیکن نا تجربہ کار آدمی کو یہ دو انہیں استعمال نہیں کرنی چاہیے۔

جوان مرلیض میں بھی اصل سبب مرض کو رفع کرتا چاہیے۔ چنانچہ اگر سوزاک کے سبب یہ مرض ہو اور اندام نہانی جتلائے مرض ہو تو کسی اتنی چمک لوشن سے بذریعہ ڈوش یا پچکاری کے مقام پر ماؤف کو دن رات میں چند بار دھونا ضروری ہوتا ہے نیز سوزاک کا مکمل علاج بذریعہ پینسلین کریں۔ اگر خارش یا تقییر البول یا سیلان انہیں وغیرہ اس مرض کا سبب ہو تو اس کا دفعیہ کریں۔ اگر مرض ذیابیطس سے ہو تو اس کا علاج کریں۔ ورنہ لیڈ لوشن کا استعمال کریں یا مرہم لیڈ یا مرہم زنک وغیرہ لگائیں۔ قبض ہو تو بذریعہ حقہ رفع کریں۔ غدہ ملی اور درد ہضم دیں۔

ہوالاشانی

جھوٹی لڑکیوں میں مردار سنگ آب سرد یا گلاب میں گھس کر اس سے مقام ماؤف کو دھوئیں اور اسی دوا میں صاف کپڑے کی گدی تر کر کے وہاں رکھیں۔

ہوالاشانی

جوان مرلیض میں اصل سبب مرض کو رفع کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ معمولی حالتوں میں عرق مردار سنگ مذکورہ بالا یا مرہم مردار سنگ یا مرہم سفیدہ کا فوری مقام ماؤف پر لگانا مفید ہوتا ہے۔ یہ ضاد لگائیں جو دم، سرخ اور خارش شرم گاہ کے لیے مفید ہے۔

ہوالاشانی

جدوار شیریں، رسوت، گل ارغنی، گل سرخ، مردار سنگ، صندل سرخ ہم وزن لے کر سب کو کھنیز کے پانی میں پیس کر جائے ماؤف پر لپ کر دیں اور یہ نسخہ پینے کو دیں۔ گل نیلوفر، گل عطی، ججم کاسنی، عنب، الشعلہ ہر ایک پانچ ماش، شیرہ مغربی دانہ، شیرہ خارشک ہر ایک چھ ماش، شربت نقشہ دوتولہ، خاکسی چار ماش، بطریقہ معمول درست کر کے پلائیں۔

آش جھو، کھجور، شیر برنج، دال مونگ و چھاتی وغیرہ دیں، تو جوان عورتیں جماع سے پابیز رکھیں۔

مرض ورم اندام نہانی

اس مرض میں اندام نہانی متورم ہو کر درد ناک ہو جاتی ہے۔ سب سے بڑا سبب اس مرض کا سوزاک ہوتا ہے لیکن مقامی ضرب و اندام نہانی کی کثافت و غلاظت، عسرواد، کثرت باہمت، کثرت حیض و نفاس، سیلان رحم، مرض ذیابیطس، بعض جمات، خنثاق و بانی وغیرہ بھی اس کے اسباب ہوا کرتے ہیں۔ کبھی یوچی عورتوں میں اس مرض کا کوئی بھی ظاہری سبب معلوم نہیں ہوتا۔ اندام نہانی میں سخت سوزش ہوتی ہے اور چمک پڑتی ہے۔ پیشاب کرتے وقت درد ہوتا ہے اور بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے اگر لپ ہائے اندام نہانی بھی جتلائے مرض ہوں تو چلنے میں بھی تکلیف ہوا کرتی ہے۔ سبزی مائل زرد رطوبت خارج ہوتی ہے۔ اگر مرض شدید ہو تو بخار بھی ہو جاتا ہے۔ دس چندہ روز بعد یا تو مرض بالکل رفع ہو جاتا ہے یا علامات میں تخفیف ہو کر رہا ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں مرلیض کو اندام نہانی میں خفیف خارش اور سوزش کی شکایت ہوا کرتی ہے۔ پیشاب کرتے وقت ذرا سی چمک پڑتی ہے اور زردی مائل رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ مرلیض کو آرام کی ہدایت کریں۔ شروع مرض میں چند روز تک ہر روز ایک دو بار چندہ منٹ تک گرم پانی میں کمر تک بٹھائیں، یعنی آہزن کرائیں، غذا میں دودھ یا آش جو یا ساگو دانہ یا کھجوری وغیرہ دیں اور شیش گرم ٹیبل اور خافخافہ واش کریں۔ سب سے پرہیز کریں۔

ہوالاشانی

گل نیلوفر، گل عطی، گل سرخ، شاپرہ، عنب، الشعلہ، ججم کاسنی، ہر ایک پانچ ماش، عناب باغہ دوات کو گرم پانی میں بھگو کر صمگل کر چھان کر شربت نیلوفر چار تولہ ملا کر پلائیں۔

ہوالاشانی

گل نیلوفر، گل عطی، گل سرخ ہر ایک چار ماش، ان کو عرق کو کاسنی ہر ایک پانچ تولہ میں جوش دے کر اور اس میں شیرہ مغزجم ہند دانہ چھ ماش، گل قند و تولہ ملا کر خاکسیر چار ماش چھڑک کر پلائیں اور چوتھے روز ایک سہل دیں۔

مرض خروج اندام نہانی

کبھی کمزور عورتوں میں بعد ولادت یا کسی اور سبب سے اندام نہانی باہر نکل آتی ہے اور کبھی نعل استرخانی امراض اس مرض کا باعث ہوا کرتے ہیں۔ جب اندام نہانی کی کھجلی دیوار باہر

نکل آتی ہے تو ساتھ ہی مقعد بھی باہر آ جایا کرتی ہے اور کبھی جب سانس کی دیاور باہر نکلے تو ساتھ ہی مثانہ بھی باہر نکل آ یا کرتا ہے جس سے سرایت کو نہایت تکلیف ہوتی ہے۔

ہوا الشانی

ماذہب، جفت بلوط، جوز مردہ، مہکھوئی، ہموزن لے کر شراب میں پیس کر مقام ہر ش کے ارگرد لپ کریں اور ان ہی دواؤں کے جو شانہ سے نفلوں اور پیکاری کے کے اندام نہانی کو بہ احتیاط اندر داخل کریں اور اوپر سے نفلوت بندھا کر مریض کو چند روز بہ آرام لائے رکھیں۔
لوختر یا عریقات کو بذریعہ ڈوش یا سرخ استعمال کیا کرتے ہیں اگر وہ نفل کیس تو معمولی حد کے ساتھ دیکھا جائیکل ٹیڈ لگا کر اس سے بھی اندام نہانی بلکہ رحم کو بخوبی دھو سکتے ہیں۔

مرض متشیخ اندام نہانی

اس مرض میں اندام نہانی کو سیکٹر کے والے عضلات کھینچ کر سخت ہو جایا کرتے ہیں۔ فرنج ایسی ذی الخس ہو جایا کرتی ہے کہ خفیف سی جھوٹ میں اس میں انقباض ہو کر سکر جاتی ہے۔ خصوصاً بوقت مباشرت جس سے جماعت مشکل بلکہ محال ہو جاتی ہے۔ کبھی تو معینی مزاج کی نئی دلہنیں بلا کسی ظاہری سبب کے اس مرض میں مبتلا ہو جایا کرتی ہیں لیکن عموماً اس مرض کے اسباب مندرجہ ذیل ہوا کرتے ہیں۔ وہانہ شکار کے حوالی میں چھوٹے شکاری یا جنموں کا ہونا یا کسی حصہ پر دھتکار میں سوزش کا ہونا اور کبھی فرنج یا مہبل کی سوزش اس مرض کا باعث ہوا کرتی ہے۔ جب یہ مرض بلا کسی ظاہری سبب کے ہو تو عموماً خود بخود دفع ہو جایا کرتا ہے اور جب مذکورہ بالا اسباب میں سے کوئی سبب موجود ہو تو اس کو دفع کرنا ضروری ہوتا ہے۔ بہر کیف مریض کو چند روز تک آرام سے رکھیں۔ جماعت سے تعلقی پرہیز لازمی ہے۔

بلورودا چند روز تک لیکن اس کا استعمال کریں۔ مفصل علاج کے لیے مرض انقلاب الرحم کی تدابیر اختیار کریں۔ داخلی طور پر تنقیر کے لیے دوا المسک معتدل جواہر دالی پانچ ماشہ ہر عرق 9 مر تول کھلائیں۔ نیم پرشت افدے کی زردی یا دوسری لطیف و مقوی غذا تھوڑی مقدار میں دیں، نفاق، بھیس اور درہم ہضم غذائیں اور دھما سے پرہیز کریں۔

رحم مادر

عورتوں کے اعضائے تناسل میں رحم اور نصیہ الرحم کو بڑی اہمیت حاصل ہے کیونکہ یہ

دونوں عورت کے وجود کے اصل مقصد (جو تولید و قیام جنس سے تعلق رکھتا ہے) کے سب سے بڑے خدمت گار ہیں۔ رحم نصیہ الرحم کے پیچھے ہوئے اہم اجزا قبول کر لیتا ہے۔ اس کے بعد وہ ان کو فطرت کی ولایت کی ہوئی استعداد سے پرورش کر کے بالآراء ایک معینہ مدت تک ایک جان دار اور متحرک وجود کی صورت میں ہمارے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ عورتوں کے اعضائے مخصوصہ میں رحم ہی سب سے اہم عضو ہے۔ بقیانے نسل کی ذمہ داریوں کا بڑا حصہ اسی سے متعلق ہے، اسی میں نطفہ قرار پاتا ہے اور پھر جنین کی شکل اختیار کر کے مقررہ وقت پر عالم نوجو میں آ جاتا ہے۔ بقیانے نسل کی ذمہ داریوں کے علاوہ عورت کی صحت بھی بہت حد تک اس عضو کی صحت سے متعلق ہے۔ اس عضو سے ہر مہینہ خون کی ایک مقررہ مقدار مقررہ وقت پر خارج ہوتی ہے جس کو لرحف عام میں "عیض" کہا جاتا ہے۔

تندرست اور نوجوان عورت میں اس عضو کی شکل کشمیری یا شانی کی طرح مثلث مخروطی ہوتی ہے۔ بعض عورتوں میں اس کا مخروطی حصہ کم نمایاں ہوتا ہے اس وجہ سے وہ تقریباً گول دانگی کی طرح معلوم ہوتا ہے لیکن بچپن میں تو اس کی شکل بہر حال گول ہی ہوتی ہے۔ ادھیڑ عمر خواتین میں اس کی شکل لمبی کدو دراز جیسی ہو جاتی ہے اور اس کا منہ اور لب تقریباً معدوم ہو جاتا ہے۔ اس کی شکل میں نمایاں فرق جنس حالت میں پڑتا ہے وہ حالت صل ہوتی ہے۔ اس وقت وہ کافی مقدار میں بڑھ کر خربوزے کی طرح لمبا اور گول ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایام حیض میں بھی رحم کی جماعت معمول سے بڑھ جاتی ہے۔

جنینی حالت میں رحم کا جسم برائے نام ہی ہوتا ہے لیکن اس کی ساخت میں وہ تمام اجزاء ہائے جاتے ہیں جو ابتدائے عمر اور نوجوانی میں ہوتے ہیں۔ بچپن میں رحم کے جسم کی افزائش دیگر اعضاء کی نسبت ذراست ہوتی ہے لیکن سن بلوغت میں اس کی جماعت بہت تیزی سے بڑھ جاتی ہے۔ صحت کی حالت میں نوجوان عورت کے رحم کی لمبائی تقریباً تین انچ اور چوڑائی دو انچ اور بارات ایک انچ ہوتی ہے اور اس کا وزن تین توں تک ہوتا ہے۔ رحم کی وضع قیام میں مثانہ اور معامہ متقیم کے خالی اور ہجرا ہونے سے بھی خاصا اثر پڑتا ہے۔ اگر مثانہ خالی ہے اور آنت بھری ہو تو رحم معمول سے کچھ آگے کی جانب کھسک جاتا ہے، اسی طرح اگر آنت خالی ہو اور مثانہ بھرا ہو تو رحم عقبی جانب کھسک جاتا ہے۔ اگر کسی وقت دونوں اعضاء میں مملو ہو تو رحم قدرے بالائی جانب اٹھ جاتا ہے جہاں قدرت نے پہلے ہی اس کے لیے انتظام کر رکھا ہے اور دونوں اعضاء کے خالی

ہونے کی صورت میں کم و بیش یہ اپنی جگہ پر ہی رہتا ہے یا پھر کچھ نیچے کی جانب مائل رہتا ہے۔

خضیر رحم

یہ دو چھوٹی چھوٹی بادامی رنگ کی ٹھنکیاں ہیں جن کا طول جوانی کی عمر میں پانچ کر ایک انچ سے ڈیڑھ انچ اور عرض تقریباً پانچ انچ اور بازو تنہائی انچ سے نصف انچ تک ہوتی ہے اور ان کا وزن آٹھ ماٹے ہوتا ہے۔ ہر خضیر کے رباط عرض کے پچھلے حصے میں اندر کی طرف اور قاف کے بیرونی سرے کے پیچھے اور قدر سے نیچے واقع ہے اور اندرونی جانب ایک ڈیڑھ انچ لمبے رباط کے ذریعے رحم سے بندھا رہتا ہے اور بیرونی جانب سے ایک چھوٹی سی ڈوری کے ذریعے قاف کے چھارہ درازوں سے ملتا ہے۔ اس کا اگلا کنارہ رباط عرض کی اگلی چنٹ کی پچھلی سطح سے اتصال رکھتا ہے اور پچھلا محض کنارہ او بالائی سطح آزاد ہوتی ہے۔ جوانی میں خضیر رحم جوٹ عائد صادق کے اندر رحم کے دائیں بائیں اس طرح قیام پذیر ہوتے ہیں کہ بائیں خضیر چھوٹی آنکھوں کے پیچھے رہتا ہے اور بائیں خضیر معامتہ تقیم کے سامنے رہتا ہے لیکن یہ وضع قیام بیٹھ ایک جھمی نہیں رہتی ہے۔ سمل کے دنوں میں رحم کی جسامت کی بڑھوتری کے ساتھ یہ اطراف کی جانب سرک جاتے ہیں اور سمل کے آخری ایام میں جب رحم جوٹ عائد صادق سے نکل کر اوپر جوف شکم میں اپنے لیے استعار جگہ حاصل کرتا ہے اس وقت یہ بھی اوپر پہنچ جاتے ہیں۔ دونوں خضیروں کا فعل یہ ہے کہ عورت کی رطوبت بیضہ اور اس کے خاص جوہر منولہ (جس کو بیضہ النساء کہا جاتا ہے) کو پیدا کرتے ہیں، یہ رطوبت بیضہ النساء جو عضلات بیضہ میں محفوظ ہوتی ہے۔ یہ عیصلہ پختہ ہو جانے پر پھٹ جاتا ہے اور رطوبت و بیضہ قاف ذایوں کے ذریعے رحم میں پہنچ جاتے ہیں۔

مرض جریان الرحم

کثرت جماعت رحم کی تکالیف کا سب سے بڑا سبب ہے، جس سے مختلف عوارض پیدا ہو جاتے ہیں، سیلان الرحم کا مرض رحم کی جھلی کے درم یا کثرت رطوبات رحم کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ یہ اس قدر رموزی شکایت ہے کہ عورت کی تمام تر قوتوں کو بہت قلیل عرصہ میں فنا کر کے اسے طرح طرح کے امراض کا منبع بنا دیتی ہے۔ سیلان الرحم کے علاج میں اصلاح ہضم اور رحم کی صفائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اگر اس مرض کا فوری تدارک نہ کیا جائے تو کمر اور چنڈیوں میں درد شروع ہو جاتا ہے اور پکڑ آتے ہیں، جبکہ کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور ہر وقت قبض کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے، اس کے بعد ایام حیض میں بے قاعدگی شروع ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھار ایک ماہ

میں دو تین بار حیض جاری ہو جاتا ہے اور کبھی کبھار بالکل بند ہو جاتا ہے جو کہ بعد میں بائیں رحم کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

اسقاط الرحم کی شکایت عموماً کثرت رطوبات، رحم کے ضعف یا کسی خراش کی وجہ سے زورفا ہوتی ہے۔ حالت حمل میں تقویت رحم کی ادویہ استعمال کرنے سے اس مرض میں افادہ ہوتا ہے۔ ایام حمل سے فراغت کے زمانے میں ان ادویہ کے باقاعدہ استعمال سے اصل سبب کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اسقاط کی ایک وجہ لیگور یا یعنی سفید رطوبت کا مسلسل بہنا بھی ہوتا ہے۔ اس مرض میں نفط زیادہ دیر تک رحم میں نہیں ٹھہرتا اور کسی نہ کسی بہانے سے پیشاب کے ساتھ خارج ہو جاتا ہے۔ ایام حمل میں شدید قبض بھی اسی کا باعث بنتی ہے۔ لیگور یا جریان الرحم یا سیلان الرحم دراصل عورتوں کی اندام نہانی سے سفید رنگ کی رطوبت نکلنے کو کہتے ہیں۔ یہ تیلی بھی ہوتی ہے اور کبھی کاڑھی سفیدی مائل یا دودھ کی طرح سفید یا زرد، کبھی کبھی تیلی ہوتی ہے۔ سمجھو گے بھی نکلا کرتے ہیں اور بدبو آتی ہے۔

عورتوں کو یہ عام شکایت ہے، اس کی خاص علامتیں یہ ہیں کہ اندام نہانی سے سفید زردی مائل رطوبت کا اخراج ہوتا رہتا ہے۔ بعض اوقات اس میں سے یو آتی ہے۔ کرم میں درد ہوتا ہے اور بیرونی میں بوجھ معلوم ہوتا ہے اور طبیعت مست اور کابل ہو جاتی ہے اور کمزوری بہت ہوتی ہے۔ جب تک مرض رہے اکثر حمل قرانہیں پاتا۔ شدید کیسوں میں حالت بہت بگڑ جاتی ہے، چہرے کا رنگ چیلپاڑ جاتا ہے اور باض خراب رہتا ہے۔ ہاتھ اور پاؤں خنڈے ہوتے ہیں۔ تھوڑی سی مشقت سے دم چڑھ جاتا ہے، دل دھڑکنے لگتا ہے اور ایام ماہواری میں بھی نقص واقع ہوتا ہے۔ کبھی کبھی تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ بجائے حیض کے لیگور یا آتا ہے۔

اس مرض کے اسباب میں کثرت خون حیض آنا یا طویل عرصے تک بچہ کو دودھ پلانا شامل ہیں۔ دوسری وجوہات میں رحم کا عمل جانا، ورم رحم، سوزاک یا آتھک یا فلفس یا وجع الفاصل وغیرہ ہیں۔ اس کے علاوہ جو عورتیں عیاشیانہ زندگی بسر کرتی ہیں مثلاً کھانی اچھا ہیں اور کام کم کرتی ہیں یا جو عورتیں گنجائش شہروں میں رہتی ہیں وہ اکثر اس مرض کا شکار ہو جاتی ہیں، مقابلات ان عورتوں کے جو عیبت کش اور باقاعدہ زندگی بسر کرتی ہیں۔

مقامی اسباب میں کثرت جماعت یا کسی اور وجہ سے اندام نہانی میں خراش آجائے یا کوئی دیگر مرض لاحق ہو جائے مثلاً مقعد میں جن سے خاص کر چھوٹی لڑکیوں میں، دوسرے اسباب

میں بواسیر، نزلہ، مثانہ یا بگھٹ زنی کرتے وقت اندام نہانی میں کسی خراش دار شے کا داخل کرنا، لڑکیوں میں یہ مرض خنازیر یا پانی کی کاثر قبول کرنے والی لڑکیوں میں ہوتا ہے۔ اس میں اندام نہانی میں خارش رہتی ہے اور بعض اوقات چیشاب کرتے وقت درد رہتا ہے اور پتلی سفید یا گاڑھی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ کمزور اور پتلا لڑکیوں میں جو کہ صاف ستھری نہیں رہتیں، سفید یا پانی نما لہا کے اخراج بکثرت اور تیز کی کے ساتھ ہوتا ہے جس کے باعث لعاب دار مصلیٰ میں ذم آجاتا ہے، اس رطوبت کی چھوٹ آنکھوں میں یا کسی دوسری جگہ لگ جائے تو دم پیدا ہو جاتا ہے اور سخت تکلیف ہوتی ہے۔ دوسرے اسباب میں پسینہ کا لپکا رکت جانا مردی لگ جانا یا ناپاکی وغیرہ ہیں۔

ہوا الشافی

کشتہ پیڑ مرغ جواڑے کے پھٹکے کے سے تیار کیا جاتا ہے، مقدار 2 رتی 50 گرام کھن میں رکھ کر روزانہ استعمال کریں۔ گرم مزاج والی خواتین گرم موسم میں شربت اتار کے ساتھ لیں۔

ہوا الشافی

محل بابونہ ایک تولہ، غلب خشک ایک تولہ، مرزنجوش ایک تولہ، قیسوم ایک تولہ، پانی دو سیر، شہد اخلاص دو تولہ لیں۔ تمام اجزاء کسی بڑے برتن میں ڈال کر دھبی آج پڑھا دیں اور پکے دیں جب یہ پانی پاؤ کے قریب رہ جائے تو اسے چھان کر کسی صاف برتن میں ڈال دیں، اس پانی سے مریم کے رحم میں پچکاری کریں، اس دوا کا لگنا تا استعمال جاری رکھیں، ایک ماہ میں مرض بالکل جڑے آکھ جائے گا۔

ہوا الشافی

کونجی 30 گرام، سنگ جراحت 50 گرام، قفل 25 گرام، مغز مغز، مغز ہندی 100 گرام، مکسر 50 گرام لیں۔ تمام ادویہ کو باریک پیں لیں اور محفوظ کریں۔ صبح اور شام نہار منہ 5،5 گرام کی مقدار دو دفعہ کے ہر ادا کھائی جاتی ہے۔

ہوا الشافی

ایسی خواتین جنہیں لیکور یا کی شکایت لاحق ہو، انہیں چاہیے کہ وہ روزانہ ایک پاؤ انگور کے رس میں شہد ملا کر بچا کریں۔ اس سے دس سے پندرہ دن میں لیکور یا کی شکایت دور ہو جائے گی۔

ہوا الشافی

جن خواتین کو لیکور یا کا عارضہ لاحق ہو، انہیں یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی غذا میں کیلے کا استعمال ضرور شامل کر لیں۔ کیلا بطور پھل کھائیں اور کسی ایک وقت کیلا پکا کر کھایا کریں۔ اس سے ان کے چہرے کی رونق واپس آجائے گی اور چند ہی دنوں میں ان کا مرض جاتا رہے گا۔ یاد رکھیے لیکور یا حسن و صحت کا موزی دشمن ہے۔

مرض سیلان ایض

اس مرض میں عورت کی اندام نہانی سے سفید زردی مائل رطوبت خارج ہوا کرتی ہے۔ مکی خون، عام کمزوری اور اگل عمر میں حمل قرار پا کر رحم کا کسل جانا، رحم کا ورم، اندام نہانی کا ورم، جیش بند ہو جانا، مرض سوزاک یا آتھک یا خنازیر یا یا دمع مفاصل یا نفرس وغیرہ اسباب ہو سکتے ہیں۔ بلحاظ اخراج رطوبت یہ مرض چار قسم کا ہوتا ہے۔

- ① سیلان الفرج، جس میں اندام نہانی کے بیرونی حصہ سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔
- ② سیلان البصق، جس میں گردن رحم سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔
- ③ سیلان الرحم، جس میں رحم کے اندر سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔
- ④ سیلان البیض، جس میں غریبہ سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔

اس مرض میں اندام نہانی میں خارش ہوتی اور اس سے سفید زردی مائل رطوبت خارج ہوتی ہے۔ کمر میں درد اور پیرو میں بھی بوجھ اور درد کی شکایت ہوا کرتی ہے۔ چیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے۔ طبیعت ست اور کسل مند ہوتی ہے، کام کا کج کوئی نہیں چاہتا۔ عام کمزوری ہوتی ہے۔ ماہواری کے ایام دور سے آتے ہیں۔ جب تک یہ مرض رہے آنکھوں میں قرآن نہیں پایا کرتا۔ کبھی ایام حمل میں بھی یہ بیماری ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں مریم کے خاوش اندام نہانی سے بہت تکلیف ہوتی ہے اور آلائش بھی زیادہ مقدار میں خارج ہوتی ہے۔ پہلی قسم کا مرض نوجوان عورتوں کو ہو کر تا ہے، چنانچہ ایسی عورتوں میں اکثر اندام نہانی کے بیرونی حصہ سے ایک لیس دار اور چمکدار رطوبت خارج ہوا کرتی ہے جس سے اندام نہانی کے اب چپک جایا کرتے ہیں اور کبھی ان کے بالائی حصہ میں رطوبت لگ کر جم جایا کرتی ہے۔ دوسری قسم کا مرض اکثر بی نوبی واپسوں کو ہو جاتا ہے، مریم کے خاوش اندام نہانی میں خراش اور سوزش ہوتی ہے اور اس سے سفیدی

ماںں رطوبت خارج ہوتی ہے۔ اگر اندام نہانی سے پانی کی مانند رقیق آلائش بکثرت خارج ہو اور اندام نہانی میں زخم ہو جائے تو بعض اوقات یہ سرطان کی ابتدائی علامات ہوتی ہیں۔

بڑھاپے میں اکثر اندام نہانی سے بیکری کی مانند آلائش خارج ہوا کرتی ہے جو ایک معمولی بات ہے لیکن کبھی زردی ماںں رطوبت خارج ہوا کرتی ہے جس کا علاج کرنا ضروری ہے۔ تیری قسم کا مرض اکثر ایسی خواتین کو ہوا کرتا ہے جنہیں چند اولاد ہی ہو چکی ہوں، اس قسم کی بیماری میں انڈے کی سفیدی کی مانند ایک شفاف لیس دار اور کھارے رطوبت اندام نہانی سے خارج ہوا کرتی ہے جو کبھی خون یا پیپہ وغیرہ کی آمیزش کے سبب سرخی یا زردی ماںں رنگت کی ہوا کرتی ہے۔ اس قسم کی بیماری اکثر مرض سوزاک سے بھی ہو جایا کرتی ہے۔ چوتھی قسم کے مرض میں بارکھونہ لڑکیاں یا نئی بننے والی عورتیں جن کا زمانہ حیض ختم ہونے کو ہوا کثیر جھٹا ہوا کرتی ہیں اس قسم کے مرض میں جو رطوبت رحم کے اندر سے خارج ہوتی ہے وہ دھل انڈے کی سفیدی کے ہوتی ہے لیکن وہ زیادہ لیس دار نہیں ہوا کرتی اور اگر مرض پرا نا ہو تو رطوبت مذکور کی رنگت گہری اور زردی ماںں ہوا کرتی ہے۔ یا نچے میں قسم کے مرض کا تشفیص کرنا مشکل ہوا کرتا ہے۔

ہوا الشانی

اقاقیا، لگنار، ست ماژو ہر ایک سات ماشہ بھکدوی سنبل العصب ہر ایک دو ماشہ سب کو باریک چیں کر اور پھر ایک صاف وغلام کپڑے کو صاف پانی میں غم کر کے آلودہ سے آلودہ کر کے اندام نہانی میں رکھیں اور یہ دوا کھانے کو دیں۔

تال کھنڈ، بیج بنگہرائی، گل ساری، گل پستہ پست، بہرون بستہ، گل دھاد ہر ایک چار ماشہ ثعلب مصری، آرد مونگ بریاں، مغز خمر ہندی بریاں ہر ایک تولہ، مصطفیٰ رومی تین ماشہ نبات مساوی ہمدادیہ کو باریک کوٹ کر سفوف بنائیں اور ہر روز تیسرے پہر کو بھقدا ر ایک ماشہ سفوف ہر اعرق کا ڈوبان دس تولہ کے دیں۔

ہوا الشانی

گل دھاد، گل قوئل موچر صمغ عربی مولسری ہر ایک چھ ماشہ نبات سفید 2 تولہ سب کو باریک چیں کر سفوف بنالیں اور 6 ماشہ کی مقدار میں پانی کے ساتھ کھلائیں۔

ہوا الشانی

موچر، سپاری، طباشیر، نشاستہ گل جنجوم، گل سرخ، ماژو بنز حب الاس ہللیہ، آملہ ہر ایک

ماشہ موصلی سیاہ، سفید ہر ایک ایک تولہ پستہ اتار 9 ماشہ آب ہی، آب اتار شیریں، ہر ایک 15 تولہ نبات و شہد ہر ایک مساوی ہمدادیہ بطریق معمول مجون بنائیں، خوراک ایک تولہ ہر روز صبح کو یارات کو سوتے وقت کھلائیں اور تری و ہادی سے پرہیز کرائیں۔

ہوا الشانی

مصطفیٰ رومی، چنیا گوند، گل دھاد، گوند ڈھاک، ماںیں خورد مز و سبز کندرج ہر ایک ایک تولہ شکر سفید سب کے برابر کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور روزانہ تولہ بھر دودھ کے ساتھ کھلائیں۔

ہوا الشانی

ثعلب مصری، مصطفیٰ رومی، چنیا گوند، کندر، ستاود، الاچی خورد، ماںیں خورد، گل پستہ، گل قوئل، تیج، طباشیر، موصلی سفید، سنگ جراثیم، لودھ پھانی ہر ایک تین ماشہ شکر سفید سب کے برابر سفوف بنا کر ایک ایک تولہ صبح و شام کھلائیں۔

ہوا الشانی

مغز انبہ، گوند ڈھاک، گل قوئل ماںیں خورد، پوست بیرون، پستہ، مصطفیٰ رومی ہر ایک ایک تولہ مصری سب کے برابر کوٹ چھان کر سفوف بنائیں، خوراک سات ماشہ کی مقدار میں لیں۔

ہوا الشانی

پوست درخت نیم، کھٹہ سفید، ماژو بنز مساوی کوٹ چھان کر پانی کے ساتھ گولیاں بنائیں اور دودھ ماشہ صبح و شام کھلائیں۔

ہوا الشانی

ماژو بنز، سنگجراثیم، بخود بریاں مشتر ہر ایک ایک تولہ کشتہ مرغ تین ماشہ شکر سفید سب کے برابر سفوف کر کے ساتھ ماشہ صبح تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں۔

ہوا الشانی

ثعلب مصری، مصطفیٰ رومی، طباشیر، چند بہر ستر ہر ایک ایک تولہ باریک چیں کر نبات سفید بابر وزن ادویہ شامل کریں، تین ماشہ صبح اور شام دودھ کے ہمراہ کھلائیں۔

ہوا الشانی

شاوچ مفلول، دم الاغوا، کھرا، باسر، شب، یمنی، مگنا رحم، مگل ارشی، مگل شرازی ہر ایک چھ ماش کو کوٹ چیں کر آپ ساق کے ساتھ گوندھ کر گولیاں تیار کر لیں۔ چھ ماش سے نو ماش تک عرق بارنگ کے ساتھ استعمال کریں۔

ہوا الشانی

حلوائے ساری جو اس مرض میں نہایت مفید و مجرب ہے۔ بھاری چھالی 5 تولہ، زنجبیل تین تولہ کوٹ چھان کر شیر گاو سیر بھر میں اس قدر جوش دیں کہ کھنچا ہو جائے۔ بعد از میدہ گندم سیر پاؤ، آرد سٹھا از خشک آدھ پاؤ روغن کاؤ میں بریاں کر کے اور شکر آدھ سیر شامل کر کے طلوع کا قوام کریں۔ پھر بائیں خورد، بائیں کلاں، مگل فوکل، صمغ عربی، اصغ ڈھاک، ہلکھنڈ، مگل دھادو، پنج بدست، تمر ہندی، ہر ایک دو تولہ، ماز و ہبز 2 عدد، جوز ہوا 2 ہر سہارہ، فلفل، زعفران ہر ایک چار ماش کوٹ چھان کر اضافہ کریں، خوراک دو تولہ، پاؤ سیر گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

حالت مرض میں ہلکی اور زود ہضم غذا، مثلاً کبکری کا شوربہ، کدو، خرفہ، پالک، ٹینڈا توڑی وغیرہ کی تزکاری یا موٹگی وال چھاتی کے ساتھ دیں، ہادی ٹٹیل اور ٹٹم پیدا کرنے والی چیزوں سے اور زیادہ گرم اشیاء سے نیز تیل اور گڑ کی کچی ہوئی اور ترش چیزوں سے حتی الامکان پرہیز کریں۔

مرض احتباس الطمث

یہ وہ مرض ہے جو کسی عورت کو لائق ہو جائے تو جبلاء حضرت اسے بھوت پریت اور سایہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس میں علامات قریباً سبب یا یسبب ہی ہوتی ہے مگر ان کا دورانیہ مسلسل نہیں ہوتا۔ ایام ماہواری کے قریب آنے پر اثرات نمودار ہوتے ہیں اور کچھ دن تک مختلف صورت میں پیش آتے رہتے ہیں۔ کبھی کبھار ان میں شدت ہوتی ہے تو کبھی کبھار توقف، یہ ایک نہایت تکلیف دہ مرض ہے۔ اس میں درحقیقت عورت کو کل کر حیض نہیں آتا یا پھر حیض آتا ہے تو نہایت تکلیف سے اس کا اخراج ہوتا ہے یا پھر یہ بالکل ہی بند ہو جاتا ہے۔ اس سے کسی قسم کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً نرس نہیں ٹھہرتا اس کے علاوہ زہر یا مادہ جس کا خون حیض کے ساتھ جم سے لکھنا لازمی ہوتا ہے، وہ جسم کے اندر ہی خون میں جذب ہوتا شروع ہو جاتا ہے۔ اس

زہریلے مادے سے لبریز خون کا دورہ جہاں ہوتا ہے وہاں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ بدن کے تمام اعضاء موقوف ہو جاتے ہی، سر میں درد رہتا ہے، سر پکڑا تا رہتا ہے، احتقاق الزم اور مرگی کی علامات ظاہر ہوتی ہیں اور نوبت جنون و مانچو لیا تک پہنچ جاتی ہے۔ رات کو نیند نہیں آتی ہے۔ بے خوابی کا غلبہ ہو جاتا ہے، بدن ٹوٹا اور دل کی دھڑکن تیز رہتی ہے، معدہ و جگر کمزور پڑ جاتے ہیں، خون کے افعال بگڑ جاتے ہیں اور فساد خون کے باعث کئی مرض لاحق ہو جاتے ہیں، جسم پھوڑے، پھینسیوں کی آگ لگا دیا جاتا ہے، بھوک میں نمایاں کمی ہو جاتی ہے، کھانا وغیرہ ہضم نہیں ہوتا۔ غرض کہ ایک آفت کا سامنا ہوتا ہے اور میرض عذاب عظیم میں داخل ہو جاتی ہے۔

حکماء و اطباء نے احتباس الطمث کی علامات یہ بیان کی ہیں کہ یہ مرض مرگی کے کافی مشابہ ہوتا ہے۔ میرض یکدم جمع مار کر بے ہوش ہو جاتی ہے۔ عجیب و غریب آوازوں میں چیخ چلاتی ہے۔ زور سے ہاتھ پاؤں چلاتی ہے کہ کسی جن کا سامنا ہو تا ہے۔ اس مرض کا اصلی محرک احتباس حیض یا کمزوری اعصاب ہوتا ہے۔ کلوئی ان دونوں اسباب کا بہترین علاج ہے، یہ درد حیض ہونے کے باعث حیض کو جاری کرتی ہے اور اعصاب کو تقویت دیتی ہے اور گرم و خشک تاخیر کے باعث بدن میں حرارت عزیزی کو قائم رکھتی ہے۔ ماہرین جدید کی رائے کے یہ کہی تینوں وجوہات احتقاق الزم کا صحیح علاج ہیں۔ اس مرض میں یا تو شروع سے ہی حیض نہیں آیا یا کچھ مدت آکر بند ہو جاتا ہے۔ اس کی دوسری وجوہات میں ایام حیض میں بارش میں بھینچا یا سردی لگ جانا یا سفید رطوبت کا آنا، بعض اوقات مونا یا بھی اس کی وجہ بن سکتا ہے۔

شہد نہایت عمدہ حیض آدردو ہے، اس سے دودھ اور پیشاب بکثرت خارج ہوتا ہے، دودھ کی زیادتی سے خون کی تبدیل ہو جاتی ہے اور پیشاب کی زیادتی سے زہریلے مادے جسم سے خارج ہو جاتے ہیں، شہد کھانے سے خون میں موجود زہریلے مادے خود بخود دموت کا شکار ہو کر جسم سے باہر نکل جاتے ہیں، جب ایام ماہواری میں حیض مکمل کر آ جاتا ہے تو تمام تکالیف رفع ہو جاتی ہیں، اس لیے شہد کا استعمال خاص ایام میں اور ان سے آہ قبل و بعد ہر وقت جائز و شفا بخش ثابت ہوتا ہے۔

ہوا الشانی

شوئیز نو ماش، ایسوس نو ماش، حتم گندہ نو ماش، گاؤ زبان نو ماش، چوندہ جنگلی نو ماش، حتم سداب سات ماش، ناخواہ سات ماش، دار چینی سات ماش، زعفران سات ماش، حتم کرف

کے چھڑک کر اس سے ٹھوکر کریں یا مرینڈ کو ہر روز پانچ منٹ تک تپ کر گرم پانی میں بٹھائیں یا تیس سرانی میں ایک تولہ کئی راتوں میں دس منٹ تک مرینڈ کو بٹھائیں۔

ہوا الشافی

اگر مرینڈ قوی ہو تو فصد صافن کریں یا آیزن مذکورہ علاج بھی مرض احساس الطمث کرائیں نیز حصول علاج طبی بندہ جنسی استعمال کریں اور پیسٹو چلائیں۔ اسہل تین ماشہ، کرش کوی تین ماشہ، خرف خرقہ خار خشک، صغ کاسنی، ہر ایک چھ ماشہ سب کو مرق شاتہروہ و مرق کموہ ہر ایک 7 تولہ میں جوش دے کر اور صاف کر کے اور اس میں شربت بزروری دو تولہ ملا کر چلائیں۔

ہوا الشافی

ترس، اسہل، منکھڑ، اسفیع، مجھڑہ برگ، مساب، پودینہ خشک، ہر ایک سات ماشہ جو کب کر کے ایک پاؤ پانی میں جوش دے کر صاف کریں اور شربت بزروری چار تولہ ملا کر چلائیں۔

ہوا الشافی

لعاب بھنی و اندہ تین ماشہ، شیرہ عتاب 5 دات، مرق گاؤ زبان 12 تولہ میں کھل کر شربت نیلوفر 2 تولہ چلائیں یا شربت مدھ جنسی استعمال کریں۔

ہوا الشافی

حجم کاسنی، پوست صغ کاسنی، پوست صغ گادیاں، حجم کرش، حجم ٹوٹ پوٹی پاندھ کر حجم خرپو، حجم خیاریں، حجم عجمی، حجم گندڑ، یکہ خشک، دودھ، پھینچو، کھنسی ایک ایک تولہ، سب ادویہ کو دو کوب کر کے ایک سیر پانی میں بھگو کر اور صبح جوش دے کر جب نصف پانی رہ جائے تو مل چھان کر اس میں اڑھائی پاؤ شکر سفید ملا کر تمام کریں، مقدار خوراک 2 تولہ صبح اور 2 تولہ شام پاؤ بھر پانی میں ملا کر چلائیں۔

مرض عسر الطمث تشنجی

اس مرض میں دم میں تشنج اور انطمین ہونے کی وجہ سے جنسی تکلیف سے آتا ہے۔ عموماً عصبی مزاج و نازک فیکچر رکھنے والی عورتیں اس قسم کے درد میں مبتلا ہوا کرتی ہیں۔ خون جنسی کے خارج ہونے میں کوئی تاخیر معمولی رکاوٹ ہوا کرتی ہے جس سبب سے درد ہوا کرتا ہے۔ جنسی آنے سے ایک روز پہلے مرینڈ کی کرش درد ہوتا ہے جس کی ٹیسس پیڑو اور راتوں تک

چھ ماشہ، پوست خیاریں سارے تین تولہ، حجم خرپو زہ و حلالی تولہ، بکلی سرخ اصلی و حلالی تولہ، بکلی الطیب آٹھ ماشہ، جب انظرطم ایک تولہ، بادیاں ایک تولہ، برساؤ شال ایک تولہ، حجم حبث ایک تولہ، حجم کاسنی ایک تولہ، انجیر درہ ایک تولہ، شہد خالص تین تولہ لیں۔ شہد کے علاوہ سب اڑھائی جو کب کر کے رات کے وقت گرم پانی میں تر کر رکھیں اور صبح اٹھ کر انہیں اچھی طرح سل کر پانی کا برتن دھیمی آٹھ پرتھادیں اس پانی میں سے کوئی جزو نکال نہیں ہے۔ ایک جوش آنے پر اس میں شہد ڈال دیں اور تکلیف سے ہلاتے رہیں، یہاں تک کہ تمام پانی جل جائے اور شہد باقی رہ جائے تو اسے اتار کر مرد کر کے محفوظ کر لیں۔ یہ شربت بقدار چھ ماشہ دن میں تین چار مرتبہ استعمال کریں جبکہ شام کے وقت اسے مرق بادیاں پانچ تولہ کے سروا استعمال کرنا چاہیے۔ یہ شربت اکسیر الطمث ہے۔ اس کے استعمال سے بال تکلیف خون فیض کھل کر آتا ہے۔ خون کے ذریعے مادے بھی پیشاب کے ذریعے خارج ہو جاتے ہیں۔ یہ نہایت مفید و مجرب دوا ہے۔ اس کا کھانا قدر سے مشکل کام ہے مگر اس کے فوائد کا اعتقاد ہے۔

مرض عسر الطمث ورمی

اس مرض میں خون جنسی کم مقدار میں تکلیف کے ساتھ خارج ہوا کرتا ہے۔ کبھی درد اس شدت کا ہوتا ہے کہ مرینڈ کے جوش و حواس بجا نہیں رہتے۔ طبی اصطلاح میں اسے عسر الطمث کہا جاتا ہے۔ یہ مرض پانچ قسم کا ہوتا ہے چنانچہ ہر ایک قسم کا طلعہ و طلعہ بیان کیا جاتا ہے۔ اس مرض میں رحم میں ورم یا اجتماع خون وغیرہ کے سبب جنسی تکلیف سے آیا کرتا ہے۔ رحم میں خراش کا ہونا، ورم میں ورم کا ہونا، رحم کا پانی جگہ سے ٹپ جانا، وضع حمل کے بعد رحم کا پانی حالت پر نہ آنا، اس مرض کے اسباب ہوا کرتے ہیں۔ اکثر مونی فریب عورتیں اس قسم کے مرض میں مبتلا ہوا کرتی ہیں۔ جنسی آنے سے پانچ سات روز قبل پیڑو وغیرہ میں گرمی اور کرش درد ہوتا ہے۔ طبیعت بے چین ہوتی ہے۔ جل مسلتا ہے اور اس کے منہ خلیقہ غلغلی چپکا رہتا ہے۔ پہلے روز جنسی بہت کم مقدار میں خارج ہوتا ہے، اور پھر تھوڑا تھوڑا درد کے ساتھ خارج ہوتا رہتا ہے۔

ہوا الشافی

پوست خشک ایک تولہ اور بکلی شہد دو تولہ کو دوسرے پانی میں جوش دے کر اور اس میں غلغلیں کا کھڑا بھگو اور نچھڑ کر اس سے آدھ آدھ گھٹنے بعد صبح و شام مرینڈ کے پیڑو ہر گرم بوجل رکھیں! تین تا نین سوپ کریں یعنی گرم پانی میں غلغلیں کا کھڑا بھگو اور نچھڑ کر اس پر چند قطرے ہارچین

جاتی ہیں۔ رحم کا مٹاؤ لٹخ کر بند ہو جاتا ہے اور نہایت شدت کا درد ہوتا ہے پھر ذرا سا خون نکل خارج ہوتا ہے اور درد فوراً فوت ہو کر رہتا ہے۔

ہو الشانی

مریض کے پیڑ پر پلاست خشخاش اور گلی ٹیسو کے جوشاندے سے غور کریں اور 20 ہر روز پانی میں دو تول سودا اور 2 تول پلاست خشخاش جوش دے کر چلائیں اور اس میں تاپہ کر مریض کو نصف گھنٹہ تک بٹھائیں قبض ہو تو بذریعہ حقن یا سہل رف کریں اور بطور دوا ایکسٹریکٹ لینے کی اذکار کا بعد از نصف نصف گرین دن میں تین بار دیں۔

ہو الشانی

جندہ بیستر، حلیت، ایک ایک ماشہ، حجم کرفس، اجوان خرما، پیوینڈ ٹیری ہر ایک 2 ماشہ، کافور 3 ماشہ، سب ادویہ کو باریک چھاکر اور قدرے شہد ملا کر سیاہ مرچ کے پانچ گولیاں بنائیں، مقدار خوراک ایک ایک گولی دن میں تین بار دیں۔

مرض عسر الطمث سدی

اس مرض میں رحم یا اندام نہانی میں کسی قسم کی رکاوٹ کے ہونے سے جنس تکلیف سے آتا ہے۔ اس قسم کا مرض اکثر زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اس کے اسباب میں غم کا بند ہو جانا اور غم سے ہو یا رسولی وغیرہ سے، رحم کا ٹھنک جانا خاص کر پیچھے کی طرف کو اندام نہانی میں کسی قسم کی رکاوٹ کا ہونا شامل ہے۔ رحم میں اس شدت کا درد ہوتا ہے کہ مریض کے ہوش و حواس بے اختیار نکلیں رہتے۔ سرد کر دیتا ہے اور چکر آتا ہے اور کبھی جذبان ہو جاتا ہے جی مٹتا اور تے آتی ہے۔ ایسی حالت میں کبھی تاک، منہ، مقعد یا مٹھانہ سے خون جاری ہو جاتا ہے۔

اگر رحم ٹھنک گیا ہو تو خفیدہ ہو گیا ہو تو اس کا مناسب علاج کریں، اگر غم رحم یا مٹھانہ ہو گیا ہو تو اس کو کشادہ کرنے کی کوشش کریں چنانچہ اس غرض کے لیے بوجی کا استعمال کیا کرتے ہیں۔ کبھی اس غرض کے لیے عمل جراثی کیا جاتا ہے۔

ہو الشانی

اگر رحم ٹھنک گیا ہو یا جھک گیا ہو تو اس کا علاج کریں اور بعد میں غم یا حزن رحم کو کشادہ کرنے کے لیے مناسب شفاف کام میں لائیں، حجم کرفس، نبات سفید، نمک لاہوری، جوا کھار،

زعفران خالص ہر ایک تین ماشہ کوکبہ بن میں چیں کر قبائل بنا کر عطر میں تر کر کے غم رحم میں رکھیں۔

مرض عسر الطمث غشائی

اس قسم کے مرض کے اسباب بھی رحم کا کمزور ہونا، سردی لگنا اور رنج و غم یا کثرت مباشرت وغیرہ ہوا کرتے ہیں، اس مرض میں رحم کی اندرونی اعدا جلی کے ٹکڑے جنس کے ساتھ خارج ہوتے رہتے ہیں۔ اس قسم کے عسر الطمث میں دیگر معمولی علامات مذکورہ کے علاوہ رحم کے اندر سوزش یا درد ہو کر اس کی اندرونی لعاب دار جلی کی ویش اثر کر جنس کے ساتھ خارج ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ اگر جلی کا ٹکڑا ٹکڑا ہو کر خارج ہو تو اس کے اخراج کے وقت درد زہ کی تکلیف ہوا کرتی ہے اور اسقاطا مل کا شہد ہوتا ہے۔ جلی مذکورہ کے خارج ہونے کے ساتھ دفعہ بہت سا خون بھی خارج ہو جاتا ہے اور جب تک یہ مرض موجود رہے مریض کو حمل قرار نہیں پایا کرتا، اس قسم کے مرض میں درجش آنے سے ذرا پہلے یہ جنس آتے وقت ہوا کرتا ہے۔ یہ درد قحط کے درد کی طرح سے فوت ہو کر رہتا ہے۔ جب درد کی زیادتی ہو جاتی ہے اور جب جلی خارج ہو جاتی ہے تو درد دفع ہو جاتا ہے اور ایک بار کھل کر پھر جنس آ جاتا ہے۔ چونکہ بعض وقت اس مرض کا اسقاطا مل شہد ہوا کرتا ہے اس لیے اس میں اسقاطا مل میں تطحیں کرنا ضروری ہے چنانچہ اس مرض میں ہر ماہ جنس تکلیف سے آتا ہے اور جنس کے ساتھ جلی کے ٹکڑے اور بعض وقت ساری جلی خارج ہو تو اسقاطا مل جھٹکا جائے۔ نیز یہ جلی بھی ملتی ہو کر رہتی ہے۔

ہو الشانی

مریض کے پیڑ پر کھوکھ کریں یا اسے آبن کر لیں، قبض ہو تو اسے دفع کریں اور زیر ناف خاد کریں۔ نسخہ خاد یہ ہے، حجم حیت، صفر فارسی، مرکب، قطح، معید سائل، حجم کرفس، حجم حنظل ہر ایک چھ ماشہ سب کو کھوکھ کر پانی میں چیں کر اس میں روغن بیدانجیر ایک تولہ اضافہ کر کے غم گرم زیر ناف خاد کریں اور یہ نسخہ پینے کو دیں۔

حجم قرطم، گاؤ زبایاں، خمر خیزہ، حجم کرفس، صغ کاسنی، ہر ایک 5 ماشہ، پوست امتاس چھ ماشہ سب ادویہ کو پاؤ بھر پانی میں جوش دے کر اور صاف کر کے اس میں شربت بزروری 2 تولہ ملا کر چلائیں، وقفہ کی حالت میں مقویات دیں، نقدا، لطف اور مقوی دیں۔

مرض عسر الطمث دموی

اس قسم کا مرض نصیہ الزحم کے امراض کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ زمانہ جنس کے قریب درد

دیگرہہ کی شکایت ہوا کرتی ہے۔ اکثر بائیں جانب کے نصیۃ الرحم میں درد ہوا کرتا ہے جو دباؤ سے درد ناک اور متورم معلوم ہوتا ہے۔ ساتھ ہی پیٹ میں نفخہ و غیرہ کی بھی شکایت ہوتی ہے۔ بعد ازاں رحم میں درد ہو کر وہ ماذقہ خضی کی طرح مائل ہو جاتا ہے۔ پیشاب بار بار اور تکلیف سے آتا ہے۔ اس قسم کا مرض اکثر اسقاط حمل کے بعد ہو جایا کرتا ہے۔ اصل سبب مرض کوئی کریں اور نسخہ جات مذکورہ بالا علاج بندش حیض میں سے حسب حالت مناسب استعمال کریں۔

مرض کثر الطمث ازنیف الرحم

جب خون حیض بکثرت خارج ہوتا ہے طب میں کثرت الطمث اور ذاکثری میں شروا جاتا کہتے ہیں لیکن جب حیض کے دنوں کے علاوہ رحم سے خون آئے تو اسے طب میں استنفاد اور ذاکثری میں میٹروہا جیہ کہتے ہیں۔ امراض رحم مثلاً رحم کا مل جانا یا جبک جانا یا بار بار مل کر، بکثرت اولاد ہونے سے رحم کا ڈھیلا ہو جانا، رحم میں خون کا قمع ہونا، رحم کی سوزش، رحم میں آبلہ نال کا ٹھکرا ہوا جانا، رحم کی پھنسیاں، رحم کی رسولی یا سرطان، مرض بزل الکلیہ، مرض سل، مرض سکر بوت، دوسری مزاج، کثرت جماعت، نصیۃ الرحم کی ذاتی رطوبت کا کم ہونا اور ن پاس کی ابتداء میں تھوڑا عرصہ درجہ دانا وغیرہ اس کے اسباب ہو سکتے ہیں۔ حیض کثرت سے آتا ہے، کبھی مقدار میں بار بار آتا ہے اور کبھی ایک ہی بار زیادہ مقدار میں خارج ہو جاتا ہے۔ کبھی اس کثرت سے خون جاری ہوتا ہے کہ مرینضہ جال بلب ہو جاتی ہے۔ چہرے کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ جسم اغوار کمزور ہو جاتا ہے پیشاب درد کر میں درد ہوتا ہے، سر پھرتا ہے، قبض رہتی ہے، بھوک نہیں لگتی، کبھی پاؤں پردرد آتا ہے، کبھی مارے ضعف کے فشی طاری ہو جاتی ہے۔

جب خون کثرت سے آئے تو مرینضہ کو آرام سے چٹ لانا نہ رکھیں، یا پختی کی طرف سے چار پانی یا بستر کو ذرا اونچا کریں۔ مرینضہ کو اٹھنے بیٹھنے یا چلنے پھرنے نہ دیں بلکہ کسی قسم کی حرکت بھی نہ کرنے دیں۔ دن رات میں تین چار بار اندام نہانی میں گرم پانی (اس قدر گرم پانی جس کو مرینضہ برداشت کر سکے) کا ڈوش یا پچکاری کریں۔

ہو الاشانی

پرانی چار پانی کے بان کو ملا کر اس کی خاکستر میں ہموزن شکر سفید ملا کر رکھ لیں اور ایک تولہ کی مقدار میں علی الصبح پانی کے ساتھ پھانگیں۔

ہو الاشانی

گندہک آملہ سار تین ماشہ سفوف کر کے گائے کے دودھ کے ہمراہ ہفتہ عشرہ مرینضہ کو استعمال کریں۔

ہو الاشانی

دال اہر بریاں ہم وزن شکر سفید کے ساتھ سفوف کر کے دو تولہ کی مقدار میں چند روز کھائیں۔

ہو الاشانی

ماز و سات ماشہ چیں کر دی کے ہمراہ چند روز دیں۔

ہو الاشانی

قد رے الفون مرئی کی چربی میں حل کر کے فرزند بنا کر استعمال کرنا خون بند کرتا ہے۔

ہو الاشانی

یہ نسخہ عمومی مگر مفید ہے۔ قرص کبریا چار ماشہ چیں کر پیسلہ کھائیں، اوپر سے شیر عجم خرف سیاہ، شیر دبغ انجبار ہر ایک 6 ماشہ شیرہ حب الاس تین ماشہ پانی میں نکال کر شربت بنشہ دو تولہ ملا کر پلا لیں۔

ہو الاشانی

قرص کبریا، کسیر، انشاست، صمغ عربی، مغز حنہ، خیار، ہر ایک نو ماشہ گلاب 6 ماشہ، اقلقیہ، کبریا، ہر ایک تین ماشہ سب کو باریک کوٹ چھان کر ہارنگ کے بزر چوں کے پانی سے قرص بنا لیں، خرداک چار ماشہ۔

ہو الاشانی

توفل، طباشیر، کات، پوئس انار مسادی سب کو باریک چیں کر اور باہم ملا کر بمقدار چار ماشہ شربت حب الاس میں ملا کر کھائیں۔

ہو الاشانی

صمغ عربی، کسیر، مغز کدو، دبغ انجبار ہر ایک تین ماشہ انشاست، گلاب، زعفران، ہر ایک دو

ماشخوف بنا کر 5 ماش کی مقدار میں سرد پانی کے ساتھ کھلائیں۔

ہوالاشانی

سنگ جراثیم، افاقہ، گھٹا، سرد سیاہ، دم الاخرین، مغل ارشی، کاغذ سوختہ، بڑوزنگل، سرخ صغ عربی ہر ایک 2 ماش سب کو کوٹ جھان کر پوست اتار کے پانی میں ملا کر شافنی بنائیں اور اندام نہانی میں دھیں، جب کھل جائے تو دوسرا استعمال کریں اور صرف سرد پانی ہی آہن کرنا بھی کثرت خض کے لیے مضر ہے۔

حالت مرض میں آتش ہو یا دودھ یا ساکوندانہ کی کمی ہو یا غیرہ میں معمولی غلغلی رکھنا ہی کھلائیں، زیادہ حرکت کرنے سے وجہ میں چلنے پھرنے اور مقدار سے پرہیز کریں۔ چائے اور گرم دودھ بھی نہ پئیں، گرم چیزوں مثلاً گوشت، سرخ مرچ گرم مصالحہ وغیرہ کے استعمال سے پرہیز کریں۔

مرض عظیم الرحم / استرخاء الرحم

وضع حمل کے بعد رحم کا وزن 28 اونس یا 14 چمکا ہوتا ہے لیکن زچہ کی حالت صحت میں یہ بڑھا ہوا رحم چھتوں کے اندر سکر کر صرف ایک اونس یا پان چمکا رہ جاتا ہے۔ رحم کے اس طرح سے سکر کر اپنی اصلی حالت پر آ جانے کو ڈاکڑی میں ”ان ویلوشن آف دی یوٹرس“ یعنی ”انقباض الرحم فی الدلیل“ کہتے ہیں لیکن جب رحم بخوبی سکر کر اپنی اصلی حالت پر نہیں آتا کہ کسی قدر دھلا اور بڑا رہ جاتا ہے تب اسے ڈاکڑی میں ”سب ان ویلوشن آف دی یوٹرس“ کہتے ہیں۔ اس مرض میں چونکہ رحم سکر کر اپنی اصلی حالت پر نہیں آتا اس لیے اس کی دیواریں ہلکی ہو جاتی ہیں اور اس کا جو ف فراخ ہو جاتا ہے اور اس میں اجتماع خون ہو کر اس سے رطوبت کثرت خارج ہوتی رہتی ہے اور اگلے رحم ہیامت میں بڑھ جاتا ہے۔

بہری مزاج میں یعنی رحم کے آس پاس کا دم، وضع حمل کے بعد رحم میں آنول کے ٹکڑے وغیرہ کا یا خون کے ٹکڑے کا رہ جانا، رحم میں رسوائی وغیرہ کا ہو جانا، وضع حمل یا استیصال کے بعد سے احتیاجی کرتا، مثلاً زچہ کا جلدی چلنے پھرنے لگ جانا، جس سبب سے رحم سکر کر اپنی حالت پر نہیں آسکا، یا زچہ کا کھانے پینے میں بد پرہیزی کرنا، رحم کا کٹ جانا یا اس کا خفیدہ ہو جانا، بار بار حمل ٹھہرنا، بچے کی زیادہ عمر تک دودھ ملانے نہ ہونا وغیرہ اس مرض کا سبب ہو کر تے ہیں۔

چیز اور دھکم میں بوہے معلوم ہوتا ہے کہ میں درد ہو کر رہتا ہے۔ پیٹ بڑھ جاتا ہے جس سے حمل کا دھوکہ ہوتا ہے۔ اندام نہانی میں آفتت داخل کرنے سے نرم جھوٹا دردناک اور کٹاوا معلوم ہوتا ہے۔ گردن رحم بھی بڑھی ہوئی اور سخت محسوس ہوتی ہے۔ مرینہ کو مرض اجبار یا پیش

بکثرت آتا، نیز اکثر مرض زنیف الرحم سے خون جاری ہونا کی حکایت ہو جاتی ہے۔ چونکہ وضع حمل کے وقت دایہ کے کثیف باقوں یا اوزاروں سے عموماً حوالی رحم میں درم ہو کر اس مرض کا باعث ہو کر رہتا ہے اس لیے بطور حفظ یا انقضاء کو چاہیے کہ وضع حمل کے وقت اپنے باقوں و اوزاروں کو کاجھی طرح سے آگنی سپک یعنی دافن قلعن اودیہ سے دھو کر خوب صاف کر لے، وضع حمل کے بعد چونکہ آنول کا ٹکڑا رہ جانے کے سبب بھی یہ مرض ہو جاتا کرتا ہے۔ اس لیے وضع حمل کے بعد ایک ہفتہ تک برابر اگر ٹکڑا استعمال کرتے رہنا چاہیے۔

وضع حمل یا استیصال کے فوراً بعد ہی چلنے پھرنے یا کام کرانے نہیں لگ جانا چاہیے بلکہ جیسا کہ پاکستان میں مروج ہے، زچہ کو پورا جھلا آرام سے گزارنا چاہیے خصوصاً جب کہ زچہ کمزور ہو، اگر زچہ مجبوراً چلے ختم ہونے سے پہلے ہی چلنے پھرنے یا کام کرانے لگے پڑی ہو تو اسے خبردار رہنا چاہیے کہ اسے خون نہ آنے لگے اور اگر سرخ رنگ کا خون آنے لگے تو زچہ کو چاہیے کہ چند روز بھر ستر میں آرام سے لیٹی رہے۔

اگر رحم سے متعفن رطوبت خارج نہ ہو رہی ہو اور اگر رحم میں آنول کا ٹکڑا وغیرہ محسوس نہ ہو تو بوتو پھر ایسا علان کرنا چاہیے کہ دم اپنی جگہ پر چلا جائے۔ یہ علان ایک ہوشیار لیڈی ڈاکٹر وغیرہ ہی کر سکتی ہے۔ نیز جماع سے قلعی پرہیز رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ زود ختم اور تقویٰ غذائیں دیں، ٹیسٹ اور دیگر بیم غذاں نہ کھائیں۔

مرض صفراء الرحم / انقباض الرحم

اس مرض میں رحم زیادہ سکر کر بہت چھٹا سا ہو جاتا ہے۔ اس مرض کے اسباب ابھی تک پورے طور پر معلوم نہیں ہوئے۔ رحم کے بہت سکر جانے سے خض کا آنا مقوف ہو جاتا ہے اور مرینہ یا ٹھنڈ ہو جاتی ہے۔ احتیاج کرنے سے اگر رحم بہت ہی چھٹا نہ ہو گیا ہو تو مناسب علان سے فائدہ کی امید ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی سبب مرض معلوم ہو تو اسے رفع کرنا چاہیے مرینہ کی عام صحت اچھی ہو تو ممکن ہے تو خود بخود یہ مرض رفع ہو جائے نہ کہ ہوشیار لیڈی ڈاکٹر یا دایہ سے علان کرنا چاہیے۔ مرینہ کی عام صحت کا بہت زیادہ خیال رکھیں اور اگر اس کا کوئی خاص سبب معلوم ہو تو اس کے مطابق علان کریں۔

مرض اللوجاج الرحم / میلان الرحم

اس مرض میں رحم ٹٹ جاتا ہے۔ یا پیچھے گر جاتا یا جھک جاتا ہے۔ چنانچہ اگر رحم سامنے کی

طرف گر جائے تو اسے ڈاکڑی میں "اشقی روشن" اور طب میں "سیلان قدائی" کہتے ہیں اور اگر صرف جھک جائے تو ڈاکڑی میں "افنی فلفلسن" اور طب میں "اصحاح قدائی" کہتے ہیں اگر کم پیچھے کی طرف گر جائے تو ڈاکڑی میں "ریز روشن" اور طب میں "سیلان خلقی" کہتے ہیں اور اگر سب جھک جائے تو ڈاکڑی میں "نرو فلفلسن" اور طب میں "اصحاح خلقی" کہتے ہیں۔

وضع حمل یا اسقاط کے بعد بے اعتدالی کرنے سے رحم کا اپنی اصلی وضع پر آتا رحم میں خونی خون یا سوزش کا ہونا حمل کی رسولیاں اندام نہانی کی سوزش یا اس کا ہر نکل آنا صمد یا ضرب مثلاً گر پڑنا یا زور سے اچھلنا، کوڑھا، دوڑنا، جسمانی کمزوری وغیرہ اس کے اسباب ہوا کرتے ہیں۔ وپٹرو، پشت اور کمر میں بوجھ اور درد کی شکایت ہوتی ہے جس میں چلنے پھرنے سے زہانی ہوتی ہے، پیشاب رک رک کر بہت تکلیف سے آتا ہے، جنسی بھی وقت اور رقت سے آتا ہے اور کبھی بالکل بند ہو جاتا ہے۔ رحم ختم ہو جاتا ہے۔

رحم کا بھی یا سستانی سے اصلی وضع پر لا کر مناسب نبی سے قائم کر دیں، یہ عمل ایک ہوشیار دبا لیڈری ڈاکڑی کر سکتی ہے قبض نہ ہونے دیں اور جب کبھی قبض ہو تو فوراً حق سے رفع کر دیں مریض کی عام صحت کو بحال کرنے کے لیے غذا اور دوا مقوی دیں اور تو خود حفظان صحت کی پابندی کریں، اصل سبب کو رفع کریں چنانچہ رحم پر حاش مرض ہو تو جیسا کہ پہلے مذکور ہوا ہے اس کا علاج کریں۔

ہوا الشافی

اگر عروق میں مادہ کا استہلاہ اس کا سبب ہو تو موافق جانب کی یعنی جس طرف کوسلیان رحم ہو اس طرف کی صفائی کی قصد کر دیں، کمزرت رطوبت و قبض کی صورت میں پہلے جب ابدان نو ماشہ یا روغن بنجارہ پھر چار تولہ سے تصفیہ کریں، بعد میں جس جانب رحم مائل ہو گیا ہو اس کی مخالف میں روغن چنگیلی یا روغن زعفران میں قدرے مشکل حل کر کے اور پورے میں ات پت کر کے بطور فریاد دینے کے ذریعہ رکھائیں اور اصل سبب کو رفع کرنے کے بعد دایہ کو کہیں کہ وہ انگلی کو بٹائی یا مٹھی کی چربی یا موم روغن میں چپ کر کے رحم کو سیدھا کرے۔

ہوا الشافی

معدہ بزرگ کرب و صلہ ہمزون کی بھیجا پکا کر زیر ناف یا اندھیں یا ماش کی روئی ایک طرف سے خام پکا کر اور اس پر روغن گل چکر کر نیم گرم ناف پر یا اندھیں اور روغن بندش بول کے لیے بہ

پچکاری کام میں لائیں۔

ہوا الشافی

نوسہ پچکاری جو پیشاب کو فوراً کھولتا اور رحم کو اپنی جگہ قائم کرتا ہے۔ مغز رحم خرم، خرم خریزہ، شورہ قلی، منک طرا مشع ہر ایک یا ماشاعاب بند کساں، لعاب حلبہ، ہر ایک تین ماشا لعایات کو عرق جوانہ و عرق کوکھرہ میں نکال کر اور پھر مذکورہ دواؤں کو اسی میں جلیں کر جھان میں بعد از عصر، مری کی ایک ایک ماشہ، ریونہ خطائی تین ماشہ، زنگار ایک رتی، بکری کے ایک پتے کے پانی میں اور سات تولہ شیر بزمیل حل کر کے اور سب کو باہم ملا کر دن میں چار مرتبہ رحم میں پچکاری کریں اور داخلی طور پر عرق جوانہ عرق کوکھرہ ہر ایک پانچ تولہ میں شربت بزدی چار تولہ حل کر کے چلائیں۔

مرض نفور الرحم / انقلاب رحم احبط الرحم

اگر چہ انقلاب الرحم کے حقیقی معنی یہی ہے کہ رحم کی بیرونی سطح اندر اور اندرونی سطح باہری طرف مقلب ہو کر خارج ہو، لیکن مجازی طور پر مشفق نفور الرحم (رحم کے باہر نکلنے) پر خواہ رحم کے مذکورہ سطحوں پر تبدیلی ہو یا نہ ہو انقلاب الرحم کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ وضع حمل یا اسقاط کے بعد چلنے پھرنے یا کام کاج کرنے لگ جانا، رحم اور اس کے مٹھات کا ڈھیلا پڑ جانا، عام کمزوری وغیرہ اس کے اسباب میں شامل ہیں، وپٹرو اور کمر میں گرانی اور درد کی شکایت ہوتی ہے کھڑے ہوئے یا چلنے پھرنے سے درد زیادہ ہوتا ہے، بول و برازی کی حاجت بار بار معلوم ہوتی ہے۔ بول و براز کرتے وقت تکلیف ہوتی ہے۔ کبھی تو رحم نیچے اتار کر اندام نہانی کے اندر ہی رہتا ہے لیکن کبھی باہر نکل آتا ہے۔ اگر کل رحم باہر آ جائے تو ساتھ ہی فرج، مقعد اور مثانہ کی دیواری بھی کھج کر باہر آتی ہے۔

مریض کو آرام سے بستہ پر لٹائے رکھیں، چلنے پھرنے کی بالکل اجازت نہ دیں، قبض ہو تو فوراً بذریعہ حق رفع کریں اور پھر نہ ہونے دیں، اگر اندام نہانی یا رحم میں درد ہو تو اس کا دغیہ کریں، رحم کو آہستہ آہستہ اصلی وضع پر لا کر مناسب دہری سے قائم رکھیں اور اطراف میں پیٹھ کو سہارا دیں جس سے پیٹ کا بوجھ اوپر کو رہے۔ سرد پانی میں بٹھانا اس سے مفید کرنا اور ٹپکے قابضات مثلاً انجم لوشن کا اندام نہانی میں پچکاری کرنا مفید ہوتا ہے۔ اگر کاندہ نہ ہو تو بذریعہ دیکھاری علاج کیا جائے۔ عام صحت کو بحال کرنے کے لیے دوا اور غذا مقوی دینی چاہیے۔

جسم میں جمع ہوتے رہے ہیں جن کو طبیعت ماہ بہ ماہ بھٹل جیض خارج کر دیتی ہے وغیرہ، آخر کار جیض آنا لڑکیوں میں بولفت کی علامت قرار پایا اور یہ کہ ایام حمل میں خون جیض یمنین کی غذا اور ساخت لحم رحم میں کام آتا ہے جو خون زائد ہو وہ بعد وضع حمل بطور نفاس خارج ہو جاتا ہے۔ نیز ایام رضاغت میں خون جیض یمنینی بہ شرب ہو جاتا ہے۔ لڑکیوں میں خون جیض کا پہلی بار نمودار ہونا درحقیقت بولفت یا قابلیت تولید کی ایک معتبر علامت ہے کیونکہ معتدل ممالک میں بارہ سے سولہ برس کی عمر میں اور سرد ممالک میں سولہ سے انیس برس کی عمر میں جیض آنا شروع ہو جاتا ہے۔ نیز شہری اور امیروں کی لڑکیاں جو عموماً خوش باش ہوا کرتی ہیں ان کو دیہاتی اور غریبوں کی لڑکیوں کی نسبت جیض جلدی آتا ہے۔

خون جیض ہر چار ہفتہ یا 28 دن کے بعد آیا کرتا ہے لیکن بعض عورتوں کو 24 روز بعد اور 32 روز بعد بھی آیا کرتا ہے جو داخل مرض نہیں بشرطیکہ درمیانی وقفہ یکساں ہو اور کسی قسم کی باقاعدگی نہ ہو۔ یعنی اگر 28 دن کے بعد جیض آتا ہے تو ہر 28 دن کے بعد آنے اور اگر 32 دن کے بعد آتا ہے تو ہر 32 دن کے بعد آنے لیکن ایسا نہ ہو کہ ایک دفعہ تو 25 دن کے بعد آئے اور دوسری بار 32 دن کے بعد اور تیسری بار 28 دن کے بعد، اگر ایسی صورت ہو تو یہ صحت نہیں بلکہ بے قاعدگی جیض ہے جس کا مناسب علاج کرنا چاہیے۔

جیض آنے کی مدت یمنین دن سے پانچ دن تک اور باعوم چار دن تک ہوتی ہے لیکن شاذو نادر ایسی عورتیں بھی ہوتی ہیں جن کا سات روز تک یہ حال رہتا ہے۔ باعوم تو چالیس یا پینتالیس برس کی عمر تک جیض آتا ہے۔ پس جیسا کہ مذکور ہو عموماً 12 سے 45 برس کی عمر تک جیض آیا کرتا ہے اور یہ زمانہ عورت کے لیے امید کا زمانہ ہے کیونکہ اس عرصہ میں وہ امیدوار یا حاملہ ہو سکتی ہے مگر جب جیض آتا بند ہو جائے تو پھر امید حمل منقطع ہو جاتی ہے۔ اسی لیے اس زمانہ کو طب میں سن یاس اور ڈاکٹری میں مینوپاز کہتے ہیں خون جو جیض میں خارج ہوتا ہے وہ جسم رحم سے آیا کرتا ہے چنانچہ رحم کی اندرونی اعصاب داخلی میں اجتماع خون ہو کر اس سے خون بہتا رہتا ہے، یا عملی مذکور کے یا عروق شہریہ کے شش ہو جانے سے خون ہوتا ہے۔

تحصیل یعنی جیض آنے کی تحریک درحقیقت نہیہ الرحم سے شروع ہوا کرتی ہے جبکہ عورت کا اندر جیض یعنی نہیہ الرحم سے نکل کر رحم میں آتا ہے۔ اگرچہ محض تیض ہر دو افعال ایک ہی تاثیر کے تابع ہیں اور باعوم جیض اسی وقت آتا ہے کہ جب بیض ماضی میں سے نکل کر رحم میں آنے کو

پہلے خارج شدہ حصہ رحم میں ہموزن روغن چنبیلی اور روغن زعفران قدر سے حاملہ یا مضرل کر کے بالٹ کریں یا سوراخ رحم میں بشرطیکہ نظر آتا ہو بطور کریں، بعد میں ایک فریج بھٹل گیند نرم پٹم کا بنا کر اقاقیا، مرکی، کنڈر لادن، گھنا، برگ آس، گل سرخ، عدس مقشر، مازو، بیز سب ہموزن کوٹ چھان کر جو شائد مازو میں ملا کر اور مذکورہ گیند کو اس میں لت پت کر کے روغن مسور یا روغن گل میں خوب چرب کر کے کسی ہوشیار قابلہ کے ذریعہ خارج شدہ رحم کو اس سے باحیاط دبا کر اندر داخل کریں اور جب رحم اسی طریق عمل سے اپنے مقام وضع یعنی پر بندترج قائم ہو جائے تو مصل کی چندتہ موٹی گدی شرمگاہ پر رکھ کر ایک لنگوٹ اوپر سے باندھ دیں اور اسی حالت میں دو روز مینو کو یہ آرام و آسائش چنت لائے رکھیں، تیسرے روز ابھٹلی سے لنگوٹ کو علیحدہ کر کے اس فریج کو نکالیں اور دوسرا فریج ایسا تیار کر کے فوراً اندام نہانی میں رکھ کر اوپر سے بدستور گدی اور لنگوٹ باندھ دیں اور چند مرتبہ اسی عمل کو کرتے رہیں اور شرمگاہ کے ارد گرد قاضی دوائیں مثلاً مازو، بیز، جفت، بلوط، جوز اثر بھٹلوی تھپا یا ہم وزن مرکب کر کے اور شرباب میں چیں کر لگاتے رہیں یا برگ آلاس کے جو شائدہ میں مینو کو تپا کر بکھڑائیں، قبض کی صورت میں کسی نرم جھتے کے ذریعہ آنخوں کو صاف کریں اور داخلی طور پر تغیرات اور جذبہ رحم کے لیے چند بیضتر بدترخو دکھائیں یا دوا امسک معتدل جو بارہالی یا پانچ ماہہ امر عروق خیر ماستا تو لکھا کریں۔

حتی الامکان غذا سے روکیں لیکن ضرورت کے وقت کوئی مقوی غذا بخوری مقدار مثلاً نیم برشت انڈے کی زردی وغیرہ دیں، قیض اور باعوم پیدا کرنے والی چیزوں نیز جماع وغیرہ سے پرہیز کریں۔

جیض کی بیماریاں

جیض وہ خون ہے جو عورت کی حالت صحت میں ماہ بہ ماہ اس کے رحم سے خارج ہوا کرتا ہے۔ اس خون کی رنگت سرخ سیاہی مائل ہوا کرتی ہے۔ اور یہ خون بہ سبب لمف یا مینین کے نہتاں ہم ہونے کے کچھ نہیں ہوا کرتا اور رحم و اندام نہانی کی دھیر رطوبت کے ملنے سے اس میں تغیر اور بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ خون جیض کیوں اور کہاں سے آتا ہے؟ کسی زمانہ میں یہ خیال تھا کہ عورت پر جانے کی تاثیر پڑنے سے ماہ بہ ماہ جیض آتا ہے؟ بعض اطباء نے حقدار کا یہ خیال تھا کہ عورت کے جسم میں غلبہ برودت کے سبب فضلات بدنی درست طور پر خارج نہیں ہوتے بلکہ کچھ نہ کچھ

⊗ ہوتا ہے یا رحم میں آجاتا ہے چنانچہ بیضی کے ساتھ ”سرماء و زوائد“ کے اتصال سے ہی استقرار حاصل ہوتا ہے لیکن ہر دو افعال مذکورہ بالا یعنی تحضیح بیض لازم و ملزوم نہیں، کیونکہ ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض نوجوان لڑکیوں میں حیض آنے سے پہلے حمل قرار پا گیا اور شاذ و نادر بعض عورتیں ایسی بھی دیکھی گئی ہیں کہ جنہیں مدت العرصہ میں بالکل حیض نہیں آیا اور انہیں حمل ٹھہر گیا۔ لیکن یہ دلیل کہ اکثر عورتوں کو ایام رضاعت میں کہ جب حیض نہیں آتا حاملہ ٹھہر جاتا ہے اکثر لوگ جانتے ہیں برخلاف ازیں بعض ڈاکٹروں نے ایسی عورتوں کا بھی ذکر کیا ہے کہ ان کے نصیبہ الرحم نکال دینے کے بعد بھی حیض آتا رہا۔

⊗ جب نومر لڑکیوں میں پہلی بار حیض آنے لگتا ہے تو عموماً مندرجہ بالا علامات پیدا ہو جاتی ہیں، جسم میں ٹھکان و گرانی اور طبیعت میں سستی و کالی محسوس ہوتی ہے۔ پیڑوں میں تاف، تاف کے نیچے اور کمر میں ٹھنڈا میٹھا درد ہوتا ہے اور بخار کی حرارت معلوم ہوتی ہے بعض عصبی حراج لڑکیوں میں دیوانگی کا سا دورہ ہو جایا کرتا ہے۔ پانچ سات روز تک ایسی حالت رہ کر پہلے سفید رطوبت آنے لگتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ خون آنے لگتا ہے۔ شروع میں اکثر لڑکیوں میں حیض باقاعدہ طور پر آیا کرتا ہے۔ مثلاً دو دو یا تین تین ملکہ چار ماہ بعد حیض آیا کرتا ہے لیکن جوں جوں عمر بڑھتی جاتی ہے یہ نقص خود بخود دفع ہوتا رہتا ہے اور شادی ہو جانے کے بعد تو یہ بے قاعدگی اکثر دفع ہو جایا کرتی ہے بلکہ نوجوان لڑکیوں میں باقاعدگی حیض کا بہترین علاج شادی کر دینا ہے۔ جوان عورتوں میں بھی حیض آنے سے ایک دو روز پہلے اس کی کالی محسوس ہوتی ہے۔ پیڑوں کی گرانی اور کمر میں خفیف درد ہوتا ہے اور حیض میں ذرا سی حرارت بھی محسوس ہوا کرتی ہے۔

⊗ یمن یا سنی چالیس برس کی عمر میں جب حیض بند ہونے لگتا ہے جب یہ طرح طرح کی تکالیف واقع ہوا کرتی ہیں۔ حیض کا باقاعدہ آنا عورت کی صحت اور خوش قسمتی کی دلیل ہے کیونکہ حیض کے فوراً بعد عورتوں کو طرح طرح کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ حائضہ کو مندرجہ ذیل منفید ہدایات کو مد نظر رکھ کر ان پر بند ہو جانا چاہیے۔

⊗ حائضہ کو کچھاعت سے قطعی پرہیز کرنا چاہیے ورنہ خون زیادہ آنے لگے گا جو ایک خطرناک مرض کی صورت اختیار کر لیتا ہے چونکہ ایام حیض میں عیامت کرنا زوجین کے لیے سخت مضر ہوتا ہے۔ اس لیے اکثر مذاہب نے اور خصوصاً مذہب اسلام نے ایسی حالت میں عیامت کرنے سے منع کیا ہے۔

⊗ حائضہ کو کچھاعت سے قطعی پرہیز کرنا چاہیے ورنہ خون زیادہ آنے لگے گا جو ایک خطرناک مرض کی صورت اختیار کر لیتا ہے چونکہ ایام حیض میں عیامت کرنا زوجین کے لیے سخت مضر ہوتا ہے۔ اس لیے اکثر مذاہب نے اور خصوصاً مذہب اسلام نے ایسی حالت میں عیامت کرنے سے منع کیا ہے۔

⊗ حائضہ کو کچھاعت سے قطعی پرہیز کرنا چاہیے ورنہ خون زیادہ آنے لگے گا جو ایک خطرناک مرض کی صورت اختیار کر لیتا ہے چونکہ ایام حیض میں عیامت کرنا زوجین کے لیے سخت مضر ہوتا ہے۔ اس لیے اکثر مذاہب نے اور خصوصاً مذہب اسلام نے ایسی حالت میں عیامت کرنے سے منع کیا ہے۔

سب سے یہ مرض ہو تو مریض میں اس مرض کی تمام علامات پائی جاتی ہیں مثلاً جسم کا رنگ پیکا ہوتا ہے، عام کمزوری، سستی و کالی ہو جاتی ہے۔ اور دل کا تپ وغیرہ۔

جب بعض پرانے امراض میں ضعف و تھکات کے سبب جنس کا آنا بند ہو جاتا ہے تو وہ بذر جنم کم ہوتے ہوئے باطل بند ہو جاتا ہے۔ جب سردی لگنے یا بارش میں بیٹنے یا رنج و غم وغیرہ سے یہ مرض ہو تو فوراً سائیش آکر کچھ دن بعد بند ہو جایا کرتا ہے۔

جیسا کہ اس مرض کے اسباب مختلف ہو سکتے ہیں ویسا ہی اس مرض کے علائق بھی مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ خلقی نقص، رجم وغیرہ سے یہ مرض ہو تو تمام علائق بے رحم ہوتا ہے بلکہ اسے لا علاج ہی سمجھیں، حمل کے سبب سے جنس بند ہو تو ہرگز کوئی دوا دہ جنس نہ دینی چاہیے ورنہ حمل کر جانے کا خطرہ ہے۔

اگر مریض موسمی مزاج اور کچھ عظیم یعنی موسمی تازی ہو تو جنس آنے سے دو چار روز پہلے اسے تسکین مسکلی دیں اور ہر روز ایک کباب یا برتن میں گرم پانی بھر کر اور اس میں اقلی تولد کوڑا دھو کر کئی گھنٹی ڈال کر اس میں دس منٹ تک ٹھانیں، درانوں کے اندر کی طرف چند گھنٹیں گھولانی بھی مفید ہوتی ہیں۔

جب سردی وغیرہ کے سبب سے جنس کا آنا بند ہو جائے تو مقام رجم پر سینک کر مریض کو آب گرم میں ٹھاننا یا غمگندہ یا لاطریق سے رانی والے گرم پانی میں تپ کر بٹھانا مفید ہوتا ہے۔ گرم گرم کھانے یا شور بہ پلانا بھی مفید ہوتا ہے۔ اگر ان تدابیر سے جنس جاری نہ ہو تو معائنہ سے رابطہ کریں۔

اگر مخصوص ضرورتوں کی ربطیت کم ہونے سے ہو تو ان کے ایکٹو کر دیں۔ اس کے لیے بارہا نوٹی بڑی مفید دوا ہے۔ اگر کی خون سلیمیا کے سبب جنس کا آنا بند ہو گیا ہو اور مریض دافتر اور کمزور ہو تو اسے صاف اور مکمل ہوا میں رکھیں، مقوی اور زود ہضم غذا دیں، ہر روز سرد یا معتدل غسل کرائیں، پیدل یا سواری پر ہوا خوری کرائیں اسے رنج و غم سے آزاد اور اگر کوئی امر مانع ہو تو یہ وقت رنج سے دلائت اور رکھیں۔

ہوا الشانی

اگر مریض عظیم ہو تو ایام جنس سے تین چار روز پہلے اسے تسکین ملانیں، ذریعہ کرمانی تین ماہ، تسکین چار ماہ، عجم خربزہ، شاترہ ہر ایک 6 ماہ، پوست فلوں خیابربزہ دو تولد سب کو ڈیڑھ

یا پانی میں جوش دے کر مل کر چھان کر گل قد تین تولد ملا کر پلائیں۔

ہوا الشانی

مکمل عجم، ترب مشق، ہشعہ، پرباؤ شاں، صنب اشعل ہر ایک 5 ماہ سب کو پانی میں جوش دے کر جو اکھاڑا ایک ماہ ملا کر پلائیں۔

ہوا الشانی

پوست فلوں خیابربزہ 3 تولد، عجم خربزہ دو تولد، بچے، خار شک، گندہ ہر ایک نو ماہ، بچ بادیان چھ ماہ سب کو صنب اشعل و رنج شاترہ ہر ایک ایک تولد میں رات کو بھگو کر اور جوش دے کر اور مل چھان کر شربت بزدوری معتدل تین تولد میں ملا کر پلائیں۔

ہوا الشانی

بادیان عجم شبت، عجم ترب، عجم زروک، عجم طلیع عجم، تیزک، کلونجی، بایزنگ ہر ایک تین ماہ شبت، بایزنگ ایک تولد سب کو پانچ ماہ پانی میں جوش دے کر اور صاف کر کے پلائیں۔

مرض درد جنس

اس مرض میں خون جنس خود ہی مقدار اور تکلیف کے ساتھ خارج ہوتا ہے اور کبھی کبھی تو درد اتنا سخت ہوتا ہے کہ مریض بے ہوش ہو جاتی ہے اس کی بہت ساری وجوہات ہیں مثلاً اجتماع خون اور دم یا سوزی وغیرہ سے دم کا بند بند ہو جانا ہے، یا دم پیچھے کی طرف ٹٹل جاتا ہے جس کی وجہ سے مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور ایام کے دنوں میں دم سخت درد ہوتا ہے اور گرانی و بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ درد بخیر خبر کہ ہوتا ہے اور کمزور اور ناخوش تک جاتا ہے۔ رزسا سرخ ہو جاتے ہیں، سر میں درد ہوتا ہے اور جنس میں تیزی اور دھڑکن ہوتی ہے اور عجم میں درد رہتا ہے۔ درد بذر جنم دھستہ ہے اور بالآخر خرابا شیعہ ہو جاتا ہے کہ مریض بھل پھر نہیں سکتی، بلکہ لینے پر مجبور ہو جاتی ہے اور بعض اوقات جان کنی کی حالت میں فرش پر لٹتی ہے۔ اکثر اوقات اخراج سے کئی گھنٹوں یا دن قبل ہی سے درد شروع ہو جاتا ہے، بعض کیسوں میں پستان دیکر آلات تولد نہایت ڈکی آئیں ہو جاتے ہیں اور درد کرتے ہیں۔

ہوا الشانی

کلونجی 50 گرام، عجم کرفس 25 گرام، پرباؤ گڑ 75 گرام، کپاس کے ڈوڑے 50 گرام

کرنا چاہیے، اس مرض میں خون کا سیلان مسلسل جاری رہتا ہے کبھی کبھار اس میں دو تین دن کی کمی بیشی ظہور ہوتی ہے لیکن یہ سلسلہ بدستور جاری رہتا ہے۔ مریض کو س سے میں دن تک لگاتار ایک آدھ دن کے وقفے سے خون آتا ہے جس پر اسے بار بار لباس تبدیل کرنے کی نوبت رہتی ہے۔ اکثر کام کی زیادتی، کثرتِ جماعت اور نامناسب حرکات سے رحم کے عروق کے منہ کھل جاتے ہیں جس کی وجہ سے یہ عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ چہرے کی رگت زرد پڑ جاتی ہے، جڑ سے کی ہڈیاں نمایاں دکھائی دیتی ہیں اور جسم پر بے چربی تیزی سے کم ہو جاتی ہے۔ برخلاف ہادی جسم کی خواف میں تاوانی بدن کے سببے موٹا، چوڑوں کے دور، ذیابیطس اور قوت کی کمی دیکھنے کو ملتی ہے۔ وضع حمل کے صدمے کی وجہ سے بعض افواہ عرق کزور ہو جاتی ہیں جو جرجان کا باعث بنتی ہیں۔ اکثر رحم کے عروق کے منہ کھل جاتے ہیں جس کی وجہ سے یہ عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔

عورت میں ماہواری کا قمل قدرت کی جانب سے ہے، یہ ایک طے شدہ ضابطے کے ساتھ ایک مخصوص مدت تک جاری رہتا ہے۔ اس کی بندش سن یاں کے آغاز کی خبر سناتی ہے اور عورت پر بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ وہ اب تولید و پیدائش کے عمل سے محروم ہو چکی ہے۔ رحم سے مخصوص مدت کے بعد فاسد خون حیض کی شکل میں خارج ہوتا ہے۔ یہ سلسلہ اگر ایک آدھ دن تک پھیل جائے یا سنکر جائے تو فحش کی کوئی بات نہیں ہوتی کیونکہ اس عمل کا دار و مدار بقا پر ہوتا ہے۔ بسا اوقات حیض کا دورانیہ زیادہ پھیل جاتا ہے اور وقفے کی مدت بھی مختصر ہو جاتی ہے۔ یہ سلسلہ بظاہر جلد زیادہ اثرات کو ظاہر نہیں کرتا مگر اس کی طوالت سے کئی دائمی اور خفّاک امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ اہمیا کو کہنا ہے کہ یہ ایک مرض ہے جسے آغاز میں ہی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ مرض عموماً رحم کی کمزوری اور اس کی خراش کے باعث لاحق ہوتا ہے۔ اس کی ایک وجہ خون کی رقت بھی بیان کی جاتی ہے۔

ہوا الشانی

کلوشی 50 گرام جلا کر کونڈ کر لیں اور اس میں مندرجہ ذیل اودے ملا لیں۔ غلیظہ رملی سرخ، کرکس، مازو، نشاستہ ہر ایک 20، 20 گرام لیں، تمام اودے کو کھان کر چھان کر مخلوط کر لیں۔ 3، 3 گرام صبح شام تربت انجبار کے صدمہ اودے۔

اگر خون بہت ہی زیادہ کثرت سے آ رہا ہو تو اس دوا میں کشتہ یا قوت کی خوراک ایک رتی مثال کریں اور دوا 3، 3 گرام بعد ہر آٹھ گھنٹے

لیں، تینوں کو کوٹ کر رکھ لیں، صبح شام 2، 2 چمچ ایک گلاس میں دو جوش دے کر پلا یا جائے۔ یہ عمل حیض شروع ہوتے ہی شروع ہونے سے دو روز قبل کیا جائے۔ یہ سبب حیض کھول کر لاتا ہے طبیعت کو ہلکا ہلکا رکھتا ہے، حیض کے دوران ہونے والی درد کو رفع کرتا ہے۔

ہوا الشانی

کلوشی 6 گرام، اجوان 5 گرام، صبح خریزہ 7 گرام، کپاس کے گونڈے 9 گرام، سونف 5 گرام، صبح حبث 6 گرام، پربانا گڑ 10 گرام، یہ ایک خوراک کا وزن ہے۔ تمام اودے کو موٹا موٹا کوٹ کر ایک گلاس پانی میں دو تین جوش دے کر چھان کر پلا یا جاتا ہے۔

ہوا الشانی

انہیوں چار ماش، کپاس کی جڑ کی پھال ایک تولہ، بادیان، پوسٹ بلی املی اس، قد سیاہ ہر ایک دو تولہ کلوشی چار ماش لیں۔ تمام اودے کو بوت رات ڈیزہ پاؤ گرم پانی میں جھگوڑیں، صبح آگ پر پکا لیں، تین جوش آنے کے بعد آگ سے اتار دیں، سرد ہونے پر مل چھان کر رکھ لیں، صبح و شام تھوڑا تھوڑا پانی لیا کریں، حیض و نفاس کی بندش دور کرنے کے لیے یہ ملبورج جوشاندہ نہایت مفید ہے۔

مرض کثرت حیض

اس میں خون حیض کثرت سے خارج ہوتا ہے۔ کبھی ایک ہی مرتبہ زیادہ مقدار میں آ جاتا ہے اور کبھی وقفے وقفے میں زیادہ مقدار میں خارج ہو جانے کی وجہ سے مریض کی جان کے کلالے پڑ جاتے ہیں اور وہ کمزور اور لاچار ہو جاتی ہے۔ اس کا چہرہ زرد پڑ جاتا ہے، اسے بھوک نہیں لگتی، قبض رہتا ہے اور کبھی پاؤں پر درم آ جاتا ہے، سر پھرتا ہے وغیرہ۔ اس مرض کے اسباب بہت سارے ہیں جن میں ذی انڈیسی (D&C) آپریشن کے ذریعے بار بار استقامد کرنا سب سے بڑی وجہ ہے، اس کی وجہ سے اکثر اوقات رحم کی رسولی اور سرطان بھی ہو جاتا ہے۔ ایلو تھیمی میں اس کا کوئی علاج نہیں ہے، سوائے اس کے کہ آپریشن کے ذریعہ رحم نکال دیا جائے۔

مرض استقامد الرحم

رحم کی کمزوری اور اس کی خراش کے سبب لاحق ہوتا ہے اس کی ایک وجہ خون کی رقت بھی بیان کی جاتی ہے۔ سمجھا کیے ہیں کہ جب اس کا اصل محرک نہ معلوم ہو مریض پر اودے کا تجربہ نہیں

کیفیت طاری رہتی ہے ہاتھ پاؤں اکڑ کر جاتے ہیں، سب احتیاق الرحم کی نشاں ہیں۔
جسمانی نشو و نما قدرتی عمل ہے۔ بچے جب بڑے ہوتے ہیں اور ان کے رنگ و ہڈیاں
بدل جاتے ہیں، آواز، لب و لہجہ، انداز و اطوار، قامت، جسامت وغیرہ ایک ہی شکل میں بدل
جاتے ہیں، سن بلوغ میں قدم رکھتے ہی یہ سلسلے یکے بعد دیگرے اپنے اعمال کا آغاز کر دیتے
ہیں۔ لڑکیوں کے لیے یہ زمانہ بہت عجیب اور کڑا ہوتا ہے۔ جہاں ان کی جسمانی ہیئت میں واضح
تبدیلی رونما ہوتی ہے وہیں جنسی، نسوانی شباب اور رحم کی تبدیلیوں سے ان کی حالت زیادہ

تشویشناک ہو جاتی ہے۔ سب لڑکیاں ایک ہی نہیں ہوتیں، ان میں کچھ لڑکیاں ان تبدیلیوں سے
بہت ہی جلد آشنا ہو جاتی ہیں اور انہیں ثانوی حیثیت دیتے ہوئے قدرتی عمل کے طور پر لیتی ہیں
مگر کچھ لڑکیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جو کہ حالات سے سمجھتا کرنے میں مشکل محسوس کرتی ہیں۔ یہ تو
ایک نفسیاتی معاملہ ہے، ایسی لڑکیوں کو اگر متوازن خوراک میسر ہو اور ان کی صحت بھی عمدہ ہو تو
بہت جلد ہی وہ احتیاق الرحم یعنی سیکس کی بیماری کا شکار ہو جاتی ہیں چونکہ ایسی لڑکیاں بروقت
اپنے جنسی اعضاء میں ہونے والی تبدیلیوں پر کڑی نگاہ رکھتی ہیں اور انہی کے بارے میں زیادہ
سوچتی ہیں، اس لیے ان میں اعضاء کی نشو و نما کا عمل زیادہ تیز ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایسی لڑکیاں
جنہیں وقت سے پہلے ہی جنسی معاملات سے آگاہی ہو جائے اور وہ جنسی عمل کی خواہش خود میں
پائیں اور اخلاقی و مذہبی و معاشرتی شرم و حیا کے باعث اپنے اس جنسی ہیجان کو دبائے کی سعی
کریں، وہ اس بیماری کا شکار ہو جاتی ہیں۔

بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں اس بیماری کو کسی دوسرے رنگ
میں ہی دھال کر پیش کیا جاتا ہے جو کہ صرف مردہ اور نفرت آمیز ہے بلکہ اخلاقی و مذہبی
تقاضوں سے بھی دور ہے۔ مسٹر یامرف عام میں بھوت پریت اور سارے کے نام سے موسوم کیا
جاتا ہے۔ یہ مشہور بین الاقوامی مرض ہے جو کہ پاک و ہند کی خواتین کو بھی لاحق ہوتا ہے اور
یورپ و امریکہ کی خواتین کو بھی، عرب و مصر اور افریقہ آسٹریلیا کی خواتین بھی اس مرض کی زد میں
آتی ہیں۔ سوائے ہمارے پاک و ہند کے معاشرے کے، کہیں دوسرے ملک میں اسے بھوت،
پریت یا سایہ سے تعبیر نہیں کیا جاتا۔ ان ممالک میں ڈاکٹر حضرات کا قاعدہ معائنہ کرنے کے بعد
اس کا علاج کرتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ یورپ و امریکہ کے بے راہ روی اور بے حیائی کے
باعث وہاں اس مرض کی تعلیتی شکل دیکھنے کو ملتی ہے تو یہ بالکل صداقت پر مبنی ہے۔ اس مرض کی

حجم کوٹھی 40 گرام، سنگھاڑا خشک، گوند کثیرا، گوند کثیر اور نشاستہ، تمام اشیاء 25، 25
گرام لیں۔ کوٹھی 40 گرام کو توڑے پر جلا کر گوند یا نیلس پھر مندرجہ بالا اودے کو باہم ملا کر تمام
اودے مکمل میں چس لیں یا پشٹن میں گرائنڈ کر لیں۔ ہر ایک سطوف بنا کر کسی صاف شیشی میں
محفوظ کر لیں۔ مرینڈ کو 5 گرام سطوف ہر اوشترت، نیلوفر یا شربت انجیر اور تولد کی مقدار میں دن
میں دو وقت یعنی صبح و شام استعمال کرائیں، بہت جلد فائدہ حاصل ہوگا۔

ہواشانی

صابن عجمہ ماش، نمک لاہوری ایک تولہ، روغن بیدارنجیر تین تولہ، شہد خالص دو تولہ،
صابن اور نمک کو پانی میں اچھی طرح حل کر کے اس میں شہد اور روغن بیدارنجیر شامل کریں۔ اس
پانی سے رحم کا حقہ کر لیں، یہ علاج کچھ ہفتوں تک جاری رکھیں، اس دوران شہد کا ایک چمچ نیم
گرم پانی کے ساتھ پی لیا کریں۔ بفضلہ تعالیٰ بہت جلد ہی مرض رفع ہو جائے گا اور جنس منقرضہ
وقت پر سقترہ مقدار میں ہوگا۔

مرض احتیاق الرحم (سپیئر یا)

یہ مشہور مرض ہے جس کو جہلا و بھوت پریت کے سایہ سے تعبیر کرتے ہیں اور تعویذ گنڈوں
کے پتھر میں پڑ جاتے ہیں، ممکن ہے یہاں تک کوئی خرابی نہ ہو مگر جاہل اور نامہاد بھیر مرینڈ پر
اس قدر تشدد کرتے ہیں کہ کسی ایک جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں، کئی مہاش فلطرت بھیر اس بھیر
مرض کو جانتے ہوئے ان کی مصیبت و کاپڑ کی سے اپنی ہوس بجھاتے ہیں اور ان کی عصمت کا
واکن چاک کر دیتے ہیں۔ اس لیے یاد رکھنا چاہیے کہ درحقیقت یہ ایک مرض ہے جو کہ نوجوان
خواتین میں عموماً رنجی شکایات وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا اصل سبب ڈھونڈ کر مناسب علاج
کرنا چاہیے۔ اگر مرینڈ کنواری ہو تو اس کی شادی کر دینا بہتر ہے۔ اس مرض میں ایک آدھ دن
سیاہ رنگ کا خون برآمد ہوتا ہے اور پھر بند ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد چند ہفتے بعد یا فوراً ہی دوسرے
پڑنے لگتے ہیں۔ مرینڈ بے عمل مفلکھو کرتی ہے، کبھی کبھی بخاری بھی ہو جاتا ہے۔ سر اور کمر میں اکثر
درد رہتا ہے۔ پٹے پٹے محسوس ہوتے ہیں۔ اکثر ایلا گیا ہے کہ کدھوں پر کوئی چڑھ گیا ہے اور
گردن دبا ہوا ہے۔ اس دوران سفید رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے۔ مرینڈ کے جسم پر فحشی

جز جنسی ہیجان کا دباؤ، بڑھے ہوئے جنسی تقاضے اور جنسی تشویشوں کی رفتار میں شدت امیر اضافہ ہے، چونکہ یورپ وامریکہ میں جنسی آزادی عام ہے لہذا وہاں کی زیادہ تر خواتین اس مرض کا شکار نہیں ہو پاتیں۔

ہوا الشانی

کھل بخیر سات ماش، مویز حنفی نوادہ، بیخ کاسنی سات ماش، بادیاں سات ماش، پر سیا شاں پانچ ماش، حسب قلم سات ماش، حجم خیاریں سات ماش، عنب اشعل شک پانچ ماش، عود صلیب نیم کوفتہ تین ماش، شہد خالص دس تولہ، شہد کے علاوہ تمام اجزاء کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو کر رکھ دیں صبح اٹھ کر انہیں اچھی طرح صلیب کران کا مرق کال لیں، اس پانی کو طبل کے پٹڑے سے چھان کر صاف کر لیں اور اس میں چار تولہ شہد یا شربت دینار ملا کر مرید کو چلائیں، یہ دوا دن میں دو مرید جو اور مرض کی شدت میں تین مرتبہ استعمال کر انیں، بفضل تعالیٰ جلد ہی شفا حاصل ہو جائے گی۔

ہوا الشانی

خواتین کے لیے نہایت عمدہ اور آسودہ نسخہ ہے۔ مرید کو گھوڑوں کا رس دن میں تین بار صرف پانچ تولہ کی مقدار میں دیں، اس عمل کو تین ماہ تک جاری رکھیں، اس سے ہر طرح کی دماغی خشکی اور سلسر یا کی تکلیف رفع ہو جائے گی۔

مرض عقر الرحم یا آنجھ پن

اس مرض میں اکثر خواتین کے رحم یا نصیبہ الرحم کے افعال میں نقص پیدا ہو جاتا ہے اس لیے انعقاد صلی نہیں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کا اندرونی جسمانی نظام مخصوصاً نظام تولید بالکل درست بنایا ہے۔ حادثات، غفلت، مہلک بیماریاں، غذا کا متوازن غیر متوازن استعمال، جنسی عمل میں عدم اعتدالی اور بے شمار ایسے عوامل ہیں جو کہ نظام تولید پر اپنے مہلک اثرات ڈالتے ہیں، اگر فوراً علاج کی جانب توجہ کر لی جائے تو ان بد اثرات کو زائل کیا جاسکتا ہے۔ اگر اس معاملے میں کوتاہی سرزد ہو جائے تو پھر نقص دائمی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ آنجھ پن ایک تکلیف دہ بیماری ہے۔ اس میں بظاہر بدن کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا مگر دل و دماغ میں جو قیامت برپا رہتی ہے اسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔

حکماء بیان کرتے ہیں کہ اس مرض میں اکثر خواتین کے رحم یا نصیبہ الرحم کے افعال میں نقص پیدا ہو جاتا ہے، اس لیے انعقاد حمل نہیں ہوتا ہے۔ رحم اور اس کے ملحقات کو مادہ ردیہ سے صاف کرنا ضروری ہوتا ہے جو کہ جنس کے عمل کو روکنے کا باعث ہوتا ہے۔ شہد رحم اور اس کے ملحقات کو مادہ ردیہ سے صاف کرتا ہے، جنس کو جاری کرتا ہے اور تعلیم تولید پر مقوی اثر ڈالتا ہے۔ اس سے رحم کی اصلاح ہو جاتی ہے اور وہ انعقاد نطفہ کے قابل ہو جاتا ہے۔ شہد کو بطور خوردنی اور بطور حمل استعمال کرنے سے مذکورہ بالا فوائد بخوبی حاصل ہوتے ہیں لیکن طبیوں کی عادت ہے کہ وہ دیگر ادویہ کی آمیزش کر دیتے ہیں تاکہ دو اکثر الاثر بن جائے تاہم ان سے یہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ یہ کرشمہ سازی شہد کی بدلت ہوئی ہے یا دیگر ادویہ کی بدلت جو کہ ساتھ میں شامل کر دی گئی تھیں۔

پرانے زمانے میں اکثر اقوام اس مرض کو ایک مصیبت و محبت خیال کرتی تھیں اور اس وقت کے قوانین مذہبی و ملکی سے عاقرہ عقیدہ یعنی یا آنجھ عورت کو کفن زوجیت سے محروم کیا جاتا تھا۔ اکثر ممالک مثلاً مصر و شام و ایران ہندوستان وغیرہ میں یہ مرض اب تک ویسا ہی مذموم و منحوس خیال کیا جاتا ہے دیگر حیوانات کی نسبت نوع انسان میں یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے۔ زمانہ قدیم میں مرض عقر کو عورت سے یہ مخصوص کیا جاتا تھا لیکن تحقیق مابعد سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ان میں 12 فیصدی مرد بھی عظیم یعنی یا آنجھ ہو کر تھے۔

عورت میں عقر کے اسباب مندرجہ ذیل پائے جاتے ہیں۔

رحم یا نصیبہ الرحم کے پیدا ہونے کی نقصانات مثلاً رحم کا نہ ہونا یا چھوٹا ہونا، نرم یا گردن رحم کا مسدود ہونا، نصیبہ الرحم کا ناقص ہونا، رحم یا نصیبہ الرحم کے امراض، مثلاً رحم کا پرانا دم، رحم کا کٹ جانا یا جھک جانا، انقلاب رحم، رحم کی رسولی وغیرہ نصیبہ الرحم کی سوزش یا ان کا اشتقاق، قازف نالیوں کا درم وغیرہ و فور جنس مثلاً حیض نہ آنا، جنس کا وقت و وقت سے آنا، جنس کا کثرت سے آنا، سفید رطوبت آنا، اندام نہانی کے امراض مثلاً اندام نہانی کا دم یا اس کا بند ہو جانا یا اس کا سر بیچ لکس ہو جانا نیز یہ فریبی یا نقص الدم یا کی خون سمی اندام نہانی کی رطوبت کے معمول سے زیادہ ترش یا لکھاری ہو جانے کے سبب بھی یہ شکایت ہوتی ہے کیونکہ جب رطوبت مذکورہ زیادہ ترش یا لکھاری ہو تو حیوانات منویہ اس میں زندہ نہیں رہ سکتے۔ مرض آٹنک یا سوزاک خاص طور پر اس بیماری کا سبب ہو کر تے ہیں۔

مرد میں عقر کے اسباب ذیل ہوتے ہیں:

پیدائش نقص اعضائے تناسل مثلاً خستین کا پیٹ میں رہتا، ہر دو خسیہ میں درم ہو کر ان کا خشک ہو جانا، اٹیلی فو قانی یا سختی ہونا، مرد میں عدم قابلیت تولید کا سبب اکثر نقص منی ہوا کرتا ہے۔ مثلاً حیوانات منویہ کا ناقص الخلقہ ہوتا یا سیال منی میں حیوانات منویہ کا بالکل ہی نہ ہونا اور منی کی یہ کیفیت اکثر مرض اٹھک یا سوراخ کا کثرت شراب نوشی یا درم خسیہ یا درم خسیہ فو قانی سے ہو جاتا کرتی ہے۔

اس مرض کا علاج اصل سبب مرض کو رفع کرنا ہے۔ اگر عورت یا مرد کے اعضائے تناسل میں کوئی پیدائشی نقص ہو تو پھر یہ مرض عموماً لا علاج ہو کرتا ہے اور اگر صرف اندام نہانی کی رطوبت کے فساد سے یہ مرض ہو تو مناسب علاج سے بہت جلد رفع ہو جایا کرتا ہے۔ بہر کیف کسی لائق ڈاکٹر یا حکیم سے اس مرض کا علاج کرانا چاہیے۔

چونکہ یہ مرض مردوں اور عورتوں کے مختلف امراض سے جن کا ذکر پہلے ہوا، واقع ہوا کرتا ہے لہذا اصل سبب کو تشخیص کر کے اس کا علاج کریں اور طبی طریق پر مرد و عورت کی منی کا اس طور پر امتحان کریں کہ دونوں کی منی علیحدہ علیحدہ پانی میں ڈالیں جس کی منی پانی پر تیرنے لگے اور تہہ نشین نہ ہوں اس کی طرف مرض عقر کو منسوب کر کے اصلاح منی کی کوشش کریں لیکن اگر ایام باہواری کی بندش یا باقاعدگی منی باعث مرض ہو تو جیسا کہ پہلے مفصل مذکور ہوا احتیاس طریقی کی تدابیر عمل میں لائیں، اگر رطوبت رحم یا سیالان رحم باعث مرض ہو تو پہلے منی و مہبل اور جب ایسا درج سے تحقیق کریں، بعد میں جذب رطوبت کے لیے مجنون یا حلوئے ساری مذکورہ علاج سیلان الرحم کا استعمال کریں، اگر اس میں لیکن اگر اس مرض کا سبب پیدائشی ہو تو پھر اس کو لا علاج ہی تصور کریں۔

مندرجہ ذیل دو امین اور نضر منی عقر میں مفید اور استمرار اصل میں باعوم معدوم معاون ہوتی ہیں۔

ہوالشانی

اسگندہ عمدہ دو تولہ، روغن گاؤ ایک تولہ، دودھ گائے پانچ تولہ، مصری ایک تولہ، شہد خالص دو تولہ، اسگندہ سیر کے نصف سیر پانی میں ڈال کر دھبی آج پر چڑھا دیں جب چوٹھائی حصہ باقی رہ جائے تو اسے اتار لیں اور سرد ہونے دیں، اس میں شہد، روغن گاؤ، دودھ گائے اور مصری ڈال کر اچھی طرح حل کریں۔ یہ تمام دوا شام کے وقت نوش کریں۔ یہ دوا فراغت حیض کے بعد

استعمال کرنی چاہیے۔ چند روز کے استعمال سے گرم قوی ہو جاتا ہے اور حمل کا انعقاد ہونے کا یقین بڑھ جاتا ہے۔ اگر پہلے ماہ کوئی نتیجہ نہ نکلے تو دوسرے ماہ پھر اس کا استعمال کریں، اسی طرح تیسرے اور چوتھے ماہ میں اس کا استعمال جاری رکھیں، ایسی کفر ہے۔ لگا تا علاج سے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و برکت کا نزول فرما دیتا ہے۔

ہوالشانی

بائٹھ بن کے خاتمہ کے لیے بھی دیکھی اجوائن اور کلونچی ملا کر صبح نہار منہ وضع حمل تک کھانے سے حمل بھی ٹھہر جاتا ہے اور وضع حمل تک بچہ محفوظ بھی رہتا ہے۔

ہوالشانی

میتھی کا سفوف 4 ماشہ، سفوف کلونچی 4 ماشہ، شہد خالص آدھا کپ اور دودھ، دودھ کے علاوہ تمام اجزاء کو کس کر لیں اور صبح و شام ایک ایک چمچہ دودھ ایک کپ کے ساتھ چلائیں۔

ہوالشانی

اگر پیشاب یا حیض کی بندش ہو جائے تو سفوف کلونچی و وفدہ وقفہ سے چائے والا چھپا استعمال کریں، نیز عورتوں کی کئی بیماریوں کے لیے سفوف کلونچی مفید ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً ٹلوں کا درد، پٹوں کا سکچو، جی متلانا اور ناگھوں کے درد، بدن کا ٹوٹنا وغیرہ تمام امراض کا شافی علاج ہے۔

ہوالشانی

برادہ دندان قبل بارہ ماشہ یا یک سفوف کر کے عورت کو چند روز کھلانا۔

مرض سقوط اشتہاء عصبی

اس مرض کا تعلق بالعموم دماغ سے ہوتا ہے اور اس میں عام طور سے وہ نوجوان لڑکیاں مبتلا ہوتی ہیں جن کی عمر پندرہ سے بیس سال کے درمیان ہوتی ہے۔ مر لیضہ بدن لاغر ہوتی جاتی ہے اور احتیاس طمٹ میں مبتلا ہوتی ہے۔ یہ یہ عارضہ اسے پہلے ہی ہوتا ہے یا عدم اشتہاء کے ساتھ ساتھ رونما ہوتا ہے۔ اس کے جسم ہاتھ پاؤں، ہونٹوں اور خوشوئی پر نرم بالوں کا رواں نمودار ہونے لگتا ہے اور اس کے عارض کے بال مردوں کے مشابہ ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی علالت کی طرف سے بے پرواہ ہوتی ہے اور بیان کرتی ہے کہ وہ پیرائیں فکر بغیر معمولی جستی کا اظہار کرتی ہے۔ مرض کی ابتدا اکثر صورتوں میں اس طرح ہوتی ہے کہ مر لیضہ اپنا جسم چھپا کر کھنے کی کوشش کرتی

ہے۔ وہ اپنا وزن حد سے زیادہ گھٹا دیتی ہے یہاں تک کہ خاندان والے فکر کرنے لگتے ہیں بلکہ اس کا پیچھا لیتے ہیں اور سرزنش کرنے لگتے ہیں۔ لیکن اس کا واحد اثر یہ ہوتا ہے کہ وہ اور بھی زیادہ مستعدی کا اظہار کرتی ہے۔ ممکن ہے کہ تغذیہ کی کمی سے مرینڈرسل میں مبتلا ہو جائے۔ شدید صورتوں میں اس کی ناگوں پر مہلچ ہوتا ہے۔

مرض کی مفصل کیفیت مریش اور اس کے لواحقین کو سمجھا دینی چاہیے اور سب سے پہلے اسے غذا دینے کی طرف متوجہ ہوں چنانچہ اس مرض کے لیے ایک علیحدہ پر سکون کمرہ میں رکھیں اور اسے ہر دو گھنٹے کے بعد تھوڑی سی تھوڑی غذا دینا شروع کر دیں۔ مریض کا ذکر کو اس امر کا اطمینان کرتے رہنے چاہیے کہ مجوزہ غذا وقت مقررہ پر کھائی جا رہی ہے۔ مرض کا بھاری بھانساں میں ناک کی راہ سے غذا پہنچانا بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ جب تک مریش کو مابواری ایام وقت مقررہ پر نہ ہونے لگیں اسے خود کو تندرست خیال نہیں کرنا چاہیے۔ بھوک یا تو کم لگتی ہے یا بالکل نہیں خواہش نہیں ہوتی۔ بعض اوقات غذا سے نفرت ہو جاتی ہے اور مریش کو جبراً کھایا جاتا ہے۔ اصل سبب مرض کو دریاغ کے رخ کرنا ضروری ہے۔ لیکن جب ظاہر کو کوئی سبب معلوم نہ ہو تو پھر معدہ و دیگر اعضائے ہضم کو تقویت دینی چاہیے۔

ہوالاشائی

اگر حرارت معدہ باعث مرض ہو جس میں پیاس کی زیادتی اور مقام معدہ پر گرمی محسوس ہوتی ہے تو مریش کو جوارش آملہ یا جوارش انار میں، سات ماش ہمراہ گلاب عرق کیوڑہ کھلائیں یا شربت زرنجب یا شربت انار سبکدین سترجلی کوئی ایک دو تول استعمال کریں۔

ہوالاشائی

جوارش انار میں سات ماش پہلے کھلا کر اوپر سے عرق گلاب کا ڈرہاں، عرق کیوڑہ ہر ایک چار تول شربت انار شیریں یا دو تول ملا کر چلائیں، قبض ہو تو ہلکے مرہ ایک عدد دھو کر اس کو سوتے وقت کھلائیں اور غذا کے ساتھ مریش کو کیوں کا اچار یا تھرہندی کا مرہ کھلائیں۔

مرض جنسی سرد مہری (خشخدا پن)

جب عورت کو جنسی ملاپ میں کوئی لطف محسوس نہ ہو اور وہ منزل نہ ہو تو یہ کہا جائے گا کہ یہ عورت سرد مہری کا شکار ہے۔ ایسی عورتیں جنسی ملاپ کی طرف راغب نہیں ہوتیں، بلکہ بعض

اوقات تو وہ مرد کے لمس سے بھی گریز کرتی ہیں۔ بعض عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں شدید جنسی خواہش ہوتی ہے اور ان کے جذبات با آسانی مشتعل ہو جاتے ہیں لیکن انہیں جنسی ملاپ میں کوئی لطف نہیں آتا چنانچہ جنسی طور پر سرد مہر (خشخدا پن) عورتوں کی دو قسمیں ہیں۔ اول تو عورتیں جو مکمل طور پر سرد ہوتی ہیں اور ایک دم بھی کیا جائے ان میں جنسی خواہش پیدا نہیں ہوتی، دوسری وہ عورتیں ہیں جن میں عام عارضی طور پر جنسی سرد مہری پیدا ہوتی ہے۔ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی عورت مکمل طور پر سرد مہر ہو اور یہ سرد مہری ہمیشہ اس میں موجود ہو۔ اکثر جنسی سرد مہری کا سبب جنسی نا آسودگی ہوتی ہے۔ ایسی عورتیں جنہیں ان کے شوہر جنسی طور پر مشتعل تو کر دیتے ہیں لیکن ان کو تسکین دینے میں ناکام رہتے ہیں، سرد مہری کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اصل میں جنسی سرد مہری، جنسی گرم جوش کا مخالف رخ ہے۔ بیشتر خواتین جن میں جنسی خواہش کی فراوانی ہوتی ہے۔ مباشرت میں شوہر کی مسلسل ناکامی کی وجہ سے اپنے جنسی جذبات کو خود ہی چل دیتی ہیں، اگر ایسی عورتوں سے پوچھا جائے تو معلوم ہوگا کہ شروع شروع میں ان میں شدید جنسی خواہش موجود تھی، شاید ہی کوئی ایسی عورت ملے گی جو ابتداء ہی سے مکمل طور پر خشخدا پن ہو۔

قدرت نے ہر مرد اور عورت کو جنسی صلاحیت و ولایت کی ہے۔ اگر یہ صلاحیت ختم ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ذہن میں کس کوئی خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ کوئی خوف یا کوئی ابھمن ایسی ہے جو جذبات کے دھارے میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ کوئی ایسا ہی پریشان کن واقعہ سرد مہری کا سبب بن سکتا ہے۔ ورنہ کوئی شخص مکمل طور پر سرد مہر نہیں ہوتا۔ اکثر لوگوں کے دل میں جذبات کی شدید حرارت ہوتی ہے لیکن خوف اور ذہنی ابھمن اس آگ کو سرد کر دیتے ہیں۔ اس لیے سرد مہری سے نجات حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ خود کو ذہنی ابھمن سے نجات حاصل کی جائے۔ عموماً سرد مہری کی بنیاد میں خوف ہی کارفرما ہوتا ہے۔ بعض عورتوں کو بچپن میں کچھ نا خوشگوار واقعات پیش آتے ہیں، جن کی وجہ سے وہ جنسی جذبات سے خوف کھانے لگتی ہیں، وہ یہ سمجھ لیتی ہیں کہ جنس ایک گھناؤنا جذبہ ہے۔ اس کو ہر حالت میں دبا نا چاہیے۔ ایسی عورتیں اپنے جذبات کو چل دیتی ہیں، ان کے دل میں طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا ہو جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں وہ سرد ہو جاتی ہیں۔

بعض عورتوں کو حمل کا خوف ہوتا ہے، وہ بچے کی پیدائش کے تصور سے گھبراتی ہیں یا جب بچوں کی کثرت وہاں بن چکی ہوتی ہے، ایسی عورتیں مباشرت کے دوران منزل نہیں ہوتیں، کچھ

غالب اکثریت انہیں دوسروں سے تعلق رکھتی ہیں۔

عورت اپنی جسمانی ساخت کی وجہ سے مرد کی طرح فوراً جذباتی بیداری حاصل نہیں کرتی اور نہ ہی منزل ہوتی ہے۔ اس کی تسکین حاصل کرنے کی رفتار سست ہوتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں لیا جاسکتا کہ ہر عورت سردہری کی شکار ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عورتوں کی اکثریت ایسی ہوتی ہے جو کبھی مباشرت سے صحیح معنوں میں لطف اندوز نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ عموماً مرد ہوتے ہیں، جب عورت کی جنسی خواہشات پوری طرح بھڑک اٹھتی ہیں اور وہ لطف اندوز ہو رہی ہوتی ہے اس وقت مرد اپنی تسکین کر کے الگ ہو جاتا ہے اور انہیں مضطرب اور تھک چھوڑ دیتے ہیں۔ مردوں کی یہ غفلت اور ناجبھی عورت کے لیے سہاں روح ہوتی ہے۔ مرد اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتے۔ ان کے پیش نظر صرف اپنی تسکین ہی ہوتی ہے۔ مرد کی یہ خود غرضی، بوسوں پرستی اور غفلت عورت کی طبیعت اور مزاج پر برے اثرات مرتب کرتی ہے حتیٰ کہ وہ خود کو بالکل بے حس تصور کرنے لگتی ہے۔ یہیں سے اس کی سردہری کی ابتدا ہوتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہر خاوند کو اپنی بیوی کی خواہشات اور اس کے جذبات کا گہری نظر سے مطالعہ کرنا چاہیے بلکہ بات صرف اتنی سی ہے کہ وہ اپنی بیوی سے مباشرت کرنے کے ہنر سے واقفیت رکھتا ہو اور اسے تشنہ نہ چھوڑے، اسی ایک صورت میں اس کی بیوی جنسی سردہری کا شکار ہونے سے بچ سکتی ہے اور ان کی ازدواجی زندگی محفوظ رہ سکتی ہے۔

ایسی صورت حال میں مرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی کی خواہشات کو بیدار کرے یا اس کی مدد کرے اور بے جا شرم، خوف، بچکاوٹ اور پریشانی کو دور کرے، اسے اپنی اہمیت کا احساس دلانے اور مکمل طور پر لطف اندوز ہونے کا موقع دے، کچھ عورتیں اس قدر حساس ہوتی ہیں کہ معمولی سا شورش بھی ان کے مباشرت کے تمام لطف کو ختم کر دیتا ہے، ضروری نہیں کہ یہ شور اسی کمرے میں ہو بلکہ گھر کے کسی حصے سے اٹھے والا شورش ضمن میں تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے۔ ان عورتوں کی حساسیت کی وجہ صرف خوف ہوتا ہے، خاوند کا اولین فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کو شعوری یا لاشعوری ہر قسم کے خوف سے نجات دلائے اور اس کے جذبات کو بیدار اور براہ راست کرنے کی کوشش کرے۔

بعض اوقات مرد کی طرف سے مباشرت کی حد سے بڑی ہوتی خواہش اور طلب بھی عورت کو سردہری کا شکار بنا دیتی ہے۔ عورت کے جنسی اعضاء کی ساخت ہی کچھ ایسی ہوتی ہے

عورتوں کو بچپن میں یہ تعلیم دی گئی ہوتی ہے کہ جنسی فعل شیطانی کام ہے، جو جی دوسرا کرتی ہیں، ان میں احساس جرم پیدا ہونے لگتا ہے، اس قسم کے اور دوسرے کی طرح کے خوف سردہری پیدا کرتے ہیں، بعض عورتوں کو گزری ہوئی باتیں پریشان کرتی ہیں، مثلاً اگر وہ خود لذتی کا شکار رہی ہوں یا اس قسم کی کوئی دوسری حرکت کرتی رہی ہوں تو وہ خود سے انتقام لینے کے لیے جان بوجھ کر اپنے آپ پر سردہری طاری کر لیتی ہیں اور جنسی سرگرمیوں میں حصہ لینا چھوڑ دیتی ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بظاہر سردہری کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی لیکن اس کے باوجود عورت جنسی غلاب میں دوپٹی نہیں لیتی، ایسی عورتوں کے لاشعور کو اگر ٹھوٹا جائے تو کوئی نہ کوئی بے ضرر دریافت کی جاسکتی ہے کیونکہ سردہری بلا ہو نہیں سکتی۔

مردوں کی ناسردی کی طرح شادی کی پہلی رات عورت کچھ ایسی ہی کیفیت کا شکار ہو سکتی ہے لیکن اعضاء کے اختلاف کی وجہ سے عورت کی "ناسردی" کی بناوٹ مختلف ہوتی ہے۔ اصطلاحاً اسے جنسی سردہری (Frigidity) کا نام دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، جنسی سردہری کی شکار عورت یا تو مباشرت کے لیے تیار ہی نہیں ہوتی اور اگر ہوسکی جائے تو خود پردی سے گریز کرتی ہے۔ جنسی سردہری کی وجہ جنسی خواہش کا فقدان ہو یا مرد کی نااہلیت اور کم لگھی ہوتی ہے۔ اگر مرد عورت کے جذبات کو نہیں سمجھتا، اسے بے چین، مضطرب اور تشنہ چھوڑ دیتا ہے تو آہستہ آہستہ عورت کے جذبات پر مردی چھا جاتی ہے اور ایک دن ایسا آتا ہے جو دوسرے سے مباشرت کے فعل سے نفرت کرنے لگتی ہے۔ سردہری کی متعدد وجوہات ہوتی ہیں جو ہر عورت کی حالات کے مطابق مختلف ہوتی ہیں، سردہری کی شکار خواتین کو ہم عمومی طور پر دو گروہوں میں تقسیم کر سکتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

① کچھ ایسی عورتیں ہوتی ہیں جن کی جنسی خواہش بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود جسمانی طور پر جسمانی غلاب سے کبھی بھی مطمئن نہیں ہو پاتیں۔

② کچھ ایسی عورتیں ہوتی ہیں جنہیں غلاب سے قطعاً رغبت نہیں ہوتی اور مباشرت کرنا تو درکنار وہ اس سے سخت متنفر ہوتی ہیں۔ اپنے خاوند سے محبت کرنے اور جنسی چھیڑ چھاڑ سے لطف اندوز ہونے کے باوجود وہ جسمانی تعلق قائم کرنے سے دور بھاگتی ہیں۔

③ ان کے علاوہ اور بھی عورتیں ہو سکتی ہیں جن کے سردہری کی شکار ہونے کی وجوہات مختلف ہوں اور وہ ان دونوں گروہوں میں نہ آتی ہوں، ہر حال اس کیفیت کا شکار عورتوں کی

کہ وہ زیادہ محنت، تنہا اور خوف سے بہت جلد متاثر ہو جاتے ہیں، خاص طور پر وہ عورت ان باتوں کا بہت زیادہ اثر قبول کرتی ہے جو حساس ہو، کثرت جماع بھی عورت کے جذبات کو دبانے کا سبب بن سکتی ہے، اور یہ بات عورت کے لیے نہایت تنگی کا باعث بنتی ہے۔ بعض اوقات صورت حال اس قدر بگڑ جاتی ہے کہ عورت کو مباشرت کرنے کے لیے رضا مند کرنا دشواری نہیں ناممکن ہو جاتا ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ عورت کے شہوانی جذبات بہت سارے عوامل سے متاثر ہوتے ہیں۔ ان میں ابھی یا بری خوراک، صحت، آب و ہوا، نیند، موسیقی، خوشی یا غمی، خوشبو یا بدبو، مرد یا عورت کی شراب نوشی، مردوں عورتوں کا آرائش میل جول، پریشانی، خوف خصوصاً حمل کا خوف اہم حیثیت رکھتے ہیں۔

یہاں پر میں حمل کے خوف کا خصوصی طور پر ذکر کرتا چاہوں گا، یہ ایک ایسا خوف ہے جو شادی کے ابتدائی سالوں میں ہی ازدواجی مسدوں کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ عورتوں کا یہ خوف عموماً بہت جلد حقیقت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اپنے ماں باپ، سہیلیوں اور شریک داروں سے الگ ہو کر ایک انجینی ماحول پر آنے والی لڑکی کے لیے ذہنی دباؤ پہلے ہی کچھ کم نہیں ہوتا کہ اس پر بچوں کی ذمہ داری بھی ڈال دی جاتی ہے جبکہ وہ ذہنی اور نفسیاتی طور پر اس کے لیے بالکل تیار نہیں ہوتی اور اسے قطعی علم نہیں ہوتا کہ ماں بننے سے کیا کیا ذمہ داریاں وابستہ ہیں اور ان سے عہدہ برآ کیے ہو جاسکتا ہے۔

لڑکیاں عموماً شادی کے متعلق بڑے رومانی تصورات رکھتی ہیں اور اکثر شادی کے وقت ذہنی طور پر پختہ ہی ہوتی ہیں۔ کسی لڑکی کے تصورات اور خواب شرمندہ تعبیر ہونے کی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی اگر اس پر وہ ذمہ داریاں ڈال دی جائیں جن کے لیے وہ خود کو پوری طرح تیار نہیں سمجھتی تو اس کی پوری شخصیت بری طرح متاثر ہوتی ہے اور اس کا سب سے گہرا اثر جنسی خواہش پر پڑتا ہے۔ بنیادی طور پر لڑکی اسی خواہش کو اپنے حمل کا ذمہ دار دیکھتی ہے اور نتیجتاً اس سے تنہا ہو جاتی ہے۔ جنسی سرمدہری پر قابو پانے کے لیے ضروری ہے کہ مرد اپنی بیوی کو جذبات کے اعتبار سے مکمل آزادی فراہم کرے اور مباشرت کے لیے اس کی حوصلہ افزائی کرے، خاندان کا پیارا اور محبت ای عورت کو اس بیماری سے نجات دلا سکتے ہیں۔

جنسی سرمدہری کی شکا عورتوں کو مندرجہ ذیل باتیں ذہن نشین کر لینی چاہئیں۔
① جنسی ملاپ گناہ نہیں، یہ ایک فطری عمل ہے اور اسی سے انسانی نسل آگے بڑھتی ہے۔

مذہب اور اخلاق نے میاں بیوی کو جنسی ملاپ سے زیادہ سے زیادہ لطف اٹھانے کی مکمل آزادی دی ہے۔

② توہمات سے نجات حاصل کرنی چاہیے، اس مقصد کے لیے جنسی علوم پر مستند کتابیں پڑھنی چاہئیں، سنی سنائی باتوں پر یقین کرنے کے بجائے ان کتابوں سے استفادہ کرنا چاہیے۔ یہ کتابیں نہ صرف جس کے جسمانی پہلو سے آگاہ کرنی ہیں بلکہ ان توہمات سے بھی پردہ اٹھاتی ہیں جو اخلاق کے نام پر نہاد مفلغوں نے پھیلا رکھے ہیں اور اگر ذہن میں کوئی بھی بے بنیاد خوف ہو تو اس کا تجزیہ کر کے اصل سبب تلاش کرنا چاہیے۔

③ میاں بیوی کو جنسی ملاپ پر ایک دوسرے سے بات چیت کرنی چاہیے اور اگر کوئی مشکل ہو یا کوئی ذہنی الجھن درپیش ہو تو ایک دوسرے کو بتانی چاہیے کیونکہ جنسی معاملات میں جس قدر میاں بیوی ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں اور کوئی نہیں کر سکتا، اگر سرمدہری کی وجہ جسمانی نہیں بلکہ نفسیاتی ہے تو ایسی صورت میں کسی ماہر نفسیات کی مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔ ہمارے ملک میں نفسیاتی علاج کی کوششیں نہ ہونے کے برابر ہیں، لہذا میاں بیوی کو اپنے طور پر یا آپس میں بات چیت کے ذریعے یہ مسئلہ حل کرنا پڑتا ہے۔ اس سلسلے میں کسی تجربہ کار دوست سے بھی مشورہ کیا جاسکتا ہے۔

سرمدہری کی جسمانی وجوہات اور ان کا علاج

جنسی سرمدہری کی کچھ جسمانی وجوہات بھی ہیں مثلاً اندام نہانی کے پتھوں کا ڈھیلا پن، جس کی وجہ سے عورت کو مباشرت کے دوران بہت ہی کم لطف آتا ہے اور وہ منزل نہیں ہوتی، بار بار ایسا ہونے سے وہ جنسی ملاپ میں دلچسپی لینا چھوڑ دیتی ہے، اندام نہانی کے پتھوں کے ڈھیلے پن کو دور کرنے کے لیے یہ ورزش آزمائی جاسکتی ہے۔ عورت کو چاہیے کہ وہ پیشاب کرتے وقت دس پندرہ سیکنڈ کے لیے پیشاب روک لے، پھر کرے، پھر دس پندرہ سیکنڈ کے لیے روک لے، پیشاب کرتے وقت یہ عمل تین چار مرتبہ دہرائے، چند ماہ تک اس ورزش کے کرنے سے اندام نہانی کے پتھوں کا ڈھیلا پن دور ہو جائے گا اور عورت مباشرت سے لطف اٹھانے لگی گی، یہ ورزش ان عورتوں کے لیے بھی مفید ہے جو ملاپ کے دوران بہت جلد منزل ہو جاتی ہے۔

اس مقصد کے لیے ایک اور ورزش بھی بہت فائدہ مند ہے۔ ایسی عورتیں اندام نہانی کے پتھوں اور مقعد کے ارد گرد کے پتھوں کو اپنے پیٹ کی طرف کھینچیں اور ان میں اکثر اہٹ پیٹ

کریں، لیٹ کر بیٹھ کر یا کھڑے ہوئے یہ ورزش دن میں چار یا پانچ مرتبہ کرنی چاہیے۔ چند ماہ بعد عورت میں جلد منزل ہونے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی، بعض اوقات اندام نہانی کے امراض کی وجہ سے عورتوں کو مباشرت کے دوران تکلیف ہوتی ہے اور وہ جنسی ملاپ سے گریز کرتی نکلتی ہیں اور بعض امراض کی وجہ سے اندام نہانی میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے اور عضو کے دخول سے تکلیف ہوتی ہے۔ رحم کے منہ کی سوجن، بیضری نالیوں کا بند ہو جانا اور لیکر یا پیچھے امراض کی وجہ سے بھی عورتیں جنسی ملاپ سے گھبرائے لگتی ہیں، اس کے علاوہ اندام نہانی میں انگلیشن یا سوجن سے بھی مباشرت میں تکلیف ہوتی ہے اگر عورت میں سرد مہری کی وجہ کوئی جسمانی عارضہ ہو تو بہتر یہی ہے کہ عورتوں کے امراض کے ماہر سے رجوع کیا جائے، کبھی کبھار کوئی عورت ایسی بھی ہوتی ہے جسے اندام نہانی میں عضو کی رگڑ سے لذت حاصل نہیں ہوتی بلکہ صرف بطور رگڑ سے ہی وہ لذت محسوس کرتی ہے۔ ایسی عورتیں صرف بطور کوسہلانے سے ہی منزل ہو سکتی ہیں، لیکن ایسی مثالیں بہت کم ہیں۔

سرد مہری کی دیگر وجوہات

بعض مرد جنسی معاملات میں بالکل اناڑی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے بھونٹے طریقوں سے عورت کے دل میں جنس سے نفرت پیدا کر دیتے ہیں۔ ایسے مرد جنسی ملاپ کے دوران ذہنی ناچٹکی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ملاپ کو ایک مشینی عمل سمجھتے ہیں، ان کے خیال میں بیوی ایک کتہ پتلی ہے جسے شوہر کے اشاروں پر پٹا چننا چاہیے، وہ یہ نہیں سمجھتے کہ عورت کی بھی اپنی شخصیت ہے۔ اس کی بھی اپنی پسند اور ناپسند ہے۔ ایسے لوگ جسمانی قربت کے دوران عورت کی جذباتی تسکین، پسند اور ناپسند کا خیال نہیں رکھتے جس کی وجہ سے عورت جنسی ملاپ سے دور بھاگنے لگتی ہے۔ اس قسم کے لوگوں کو چاہیے کہ وہ جنسی تعلقات کے فن سے واقفیت حاصل کریں اور ان باتوں کو اہمیت دیں جو عورت کے جذبات میں پھل پید کرتی ہیں، اس مقصد کے لیے بیوی کی شخصیت، اس کے ذہنی رجحانات، پسند اور ناپسند سے واقفیت ضروری ہے، ملاپ کے دوران جنسی حرکات کے ساتھ ساتھ محبت کا اظہار بھی ضروری ہے کیونکہ محبت ہی وہ کیلیا ہے جس سے عورت کے جذبات میں اشتعال پیدا ہو سکتا ہے۔

مباشرت کے دوران بیوی کے حسن کی تعریف کرنی چاہیے۔ اسے یہ بھی بتانا چاہیے کہ تمہارے ساتھ جنسی ملاپ بے حد پر لطف ہوتا ہے اور تم واقعی تسکین دینا چاہتی ہو، اس سے بیوی کے دل میں یہ احساس پیدا ہوگا کہ وہ شوہر کی زندگی میں بڑی اہمیت رکھتی ہے اور اسے بے حد

عزیز ہے۔ بیوی سے یہ کہنا کہ تمہاری قربت دن بھر کی تسکین دور کر دیتی ہے، اس میں خود اعتمادی پیدا کر سکتا ہے۔ ایسی عورت ہے۔ کوکشی کرتی رہتی ہے کہ شوہر کے دل میں اس کی محبت میں اضافہ ہو، اس مقصد کے لیے وہ نہ صرف روزمرہ زندگی میں شوہر کو خوش کرنے کا خیال رکھتی ہے بلکہ جسمانی قربت اور جنسی ملاپ کے دوران بھی شوہر کو خوش کرنے کے لیے نیت سے طریقے اختیار کرتی ہے۔ وہ شوہر کو محظوظ کرنے کے لیے نئے نئے ڈھنگ سوچتی ہے اور اکثر اپنا کردار بہت کامیابی سے ادا کرتی ہے۔

مردی محبت عورت میں گرم جوش پیدا کرنے کے لیے اکسیر کا کام کر سکتی ہے۔ تاہم مرد کو محبت کے اظہار کے لیے رٹے رٹائے فقرے نہیں دہرانے چاہئیں بلکہ اس سلسلے میں تخیل سے کام لینا چاہیے۔ محبت کے اظہار کے انداز میں اداکاری کی جگہ سے سناٹکی ہونی چاہیے اور ہر مرتبہ محبت کے اظہار کا انداز نیا ہونا چاہیے۔ جنسی ملاپ کا پہلا تجربہ بھی عورت کے لیے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ بعض مرد پہلی مرتبہ جنسی ملاپ کے دوران ایسا رویہ اختیار کرتے ہیں جس سے عورت خوف زدہ ہو جاتی ہے۔ اگر بیوی عریاں ہونے میں جھجک محسوس کرے یا شرم دھیا کی وجہ سے پس و پیش کرے تو زبردستی اس کے کپڑے اتار دیتے ہیں، اس طرح عورت کے ذہن میں شردغ ہی سے جنسی ملاپ سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

مباشرت کے دوران مرد کو عورت کی جمالیاتی حس کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور صرف ایسی حرکتیں کرنی چاہیے جو عورت کو پسند ہوں، بعض عورتوں کی کچھ اخلاقی حدود ہوتی ہیں جن سے آگے بڑھنا انہیں ناگوار کرتا ہے۔ عورت کے اخلاقی معیار کا احترام کرنا چاہیے اور اسے کسی ایسی حرکت کے لیے مجبور نہیں کرنا چاہیے جو اسے ناپسند ہو۔ ان سب باتوں کے باوجود مرد عورت جسمانی قربت اور مباشرت کے دوران ہر طریقہ آزما سکتے ہیں جس سے انہیں لطف حاصل ہو۔ اس کے لیے کوئی اصول مقرر نہیں۔ صرف دو باتوں کا خیال رکھنا چاہیے، پہلی یہ کہ میاں بیوی دونوں ایسا کرنے پر آمادہ ہوں اور دوسرے یہ کہ اس سے جسمانی صحت پر کوئی برا اثر نہ پڑتا ہو، ایسی حرکتوں سے جو صحت کے لیے نقصان دہ ہوں، اگر بڑ کرنا چاہیے۔

سرد مہری کی ایک اور وجہ گھریلو معاملات ہیں، زندگی میں ہوتوں کو فقدان، مالی مشکلات اور گھریلو تنازعے بھی عورت میں سرد مہری پیدا کر سکتے ہیں۔ خوشگوار اور ادبی زندگی کے لیے ضروری ہے کہ میاں بیوی کو زندگی کی بنیادی سہولتیں حاصل ہوں، گھریلو جھگڑے اور مالی مشکلات

مرد میں بھی جنس سے عدم دلچسپی پیدا کر سکتے ہیں، میاں بیوی کو چاہیے کہ وہ آپس میں بات چیت کے ذریعے ان وجوہات کا پتہ لگائیں جو سرد مہری کا سبب ہیں اور پھر انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے لیے شہر میں سبب تلاش ہونا چاہیے، جہاں تک بیوی کا تعلق ہے اسے بھی چاہیے کہ وہ اپنی الجھن کا پتہ لگائے اور اسے دور کرنے کی کوشش کرے۔

مرض پیثروکی سوزش

PID مختلف ہے Pelvic Inflammatory Disease، اس کا باعث سوزاک اور کلکامیڈا بنتے ہیں، اکثر خواتین جو PID کا شکار ہوتی ہیں وہ اس مرض سے بے خبر رہتی ہیں کیونکہ اس کی علامات ظاہر نہیں ہوتیں، دیگر خواتین بخار، مٹھی، تھک سہی، درد معدہ، جھکی تعلقات کے دوران درد اور ماہواری کے دوران شدید درد یا پیثاب کے دوران درد میں مبتلا ہو سکتی ہیں۔ مزید برآں ماہواری کے دوران خون کا اخراج بہت زیادہ بھی ہو سکتا ہے۔ پی آئی ڈی کا مرض تب لاحق ہوتا ہے جب کوئی جنسی انفیکشن اندام نہانی سے قاذف نالیوں (Fallopian Tubes) یا بیضہ وائیوں (Ovaries) میں سرایت کر جاتی ہے۔ قاذف نالیوں زخمی ہو جاتی ہیں چنانچہ جب عورت حاملہ ہونے کے لیے تیار ہوتی ہے تو بار آور بیضہ رحم کے بجائے قاذف نالیوں میں عموماً پانا شروع ہو جاتا ہے۔ اس سے جنین کی نشوونما متاثر ہوتی ہے اور حاملہ کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے جس کی بنا پر آپریشن کی ضرورت پیش آتی ہے۔

پی آئی ڈی کی تشخیص ایک ڈاکٹر معمول کے پیثروکے معائنہ کے دوران کر سکتا ہے۔ تاہم اکثر عورتوں کو انفیکشن کا پتہ نہیں چلتا اور مرض خفصر تک محدود میں داخل ہو جاتا ہے۔ پی آئی ڈی کا علاج اسٹین بائیوٹکس سے کیا جاتا ہے۔ اس میں آرام اور مباحثرت سے پرہیز بھی شامل ہے۔ مریض کو ہسپتال میں بھی داخل کیا جا سکتا ہے نیز مباحثرتہ بافت لگانے یا اس کی مرمت کرنے کے علاوہ قاذف نالیوں یا رحم کو بھی نکالنے کے لیے سرجری کی جا سکتی ہے۔ پی آئی ڈی کا علاج کیا جائے یا نہ کیا جائے، یہ باجھ پن، مصل کی پیچیدگی اور مزمن درد کا باعث بن سکتا ہے۔ حتیٰ کہ مکمل آرام آنے کے بعد بھی عورت کی قاذف نالیوں اتنی زخمی ہو چکی ہوتی ہے کہ آخر کار عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔



مقوی باہ غذائیں

ابونعیم نے کتاب الطب میں لکھا ہے کہ ”رسول اللہؐ کھجور کو کھنکھن کے ساتھ بہت عزیز رکھتے تھے۔“ علماء نے لکھا ہے کہ اس کو کھانے سے قوت باہ زیادہ ہوتی ہے۔ بدن بڑھتا ہے آواز صاف ہوتی ہے۔ مسکد اور شہد مارا کھایا جائے تو ذات الجنب کے لیے مفید ہے اور جسم کو فربہ کرتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ”نبی کریمؐ نے حضرت جبرائیل سے اپنی قوت باہ کی حکایت فرمائی تو جبرائیل نے کہا کہ آپ ہریرہ تناول فرمایا کریں اس میں چالیس مردوں کی قوت ہے۔“ (طب نبوی)

مذاق العارفین میں بھی یہ حدیث ہے اور حاشیہ پر لکھا ہے کہ ہریرہ کھنے کوئے گیسوں، گوشت، گھی اور مصالحہ ڈال کر پکایا جاتا ہے۔

ابونعیم بن عبد اللہ جعفری سے روایت ہے کہ ”رسول اللہؐ نے فرمایا کہ پشت کا گوشت تمام گوشت سے بہتر ہوتا ہے، علماء نے لکھا ہے کہ حکمت اس میں یہ ہے کہ اس گوشت میں قوت باہ زیادہ ہوتی ہے۔“ (طب نبوی)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ”ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس آیا اور اس نے شکایت کی کہ میرے گھر میں اولاد نہیں پیدا ہوتی، حضورؐ نے یہ طمان تجویز فرمایا کہ تو اٹلے کھایا کر۔“ جامع ترمذی میں ام منذر سے روایت ہے کہ ”ایک موقع پر انہوں نے حضور نبی کریمؐ کے سامنے (جبکہ حضرت علیؓ کی ساتھ تھے) کھجوریں اور چند پشکے تو آپؐ نے حضرت علیؓ کو کھجوریں کھانے سے منع فرمایا اور چند پشکے لے کر فرمایا اس میں سے کھاؤ، یہ تمہارے لیے مفید ہیں۔“

علماء نے لکھا ہے کہ حضرت علیؓ کی ان دنوں آنکھیں دکھ رہی تھیں اور دھڑک آنکھ پر کھجور کھانا مغیرہ، اس لیے آپؐ نے حضرت علیؓ کو کھجور کھانے سے منع فرمایا اور جب آپؐ کے سامنے چند پشکے پیش کیے گئے تو آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ کھاؤ یہ تمہارے لیے مفید ہے اور تمہاری نااطاقی کو دور کر دے گا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا سنت ہے اور یہ کہ چند کھانے سے کمزوری دور ہوتی ہے اور یہ قوت باہ میں تحرک پیدا کرتا ہے۔ (طب نبوی)

بعض روایات میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے منقول ہے کہ حضور کو حسیس بہت پسند تھا، حسیس تین چیزوں سے مل کر بنتا ہے۔ سمجھو، بکھن، جما ہوا دہی اور اس غذا سے بدن قوی ہوتا ہے اور قوتِ باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ روشنی زخون کا کھانا اور مالش کرنا، شہد کھانا، جل اور سمجھو ملا کر استعمال کرنا، کلونگی، دلو بیہ وغیرہ بھی قوتِ باہ کو بڑھانے والی اور محرکِ باہ ہیں بکھنچی اور بس بھی قوتِ باہ کو بڑھاتا ہے۔

مقویٰ باہ غذا

مرغ کے نصے آٹھ تولہ پانچ ماشہ میں انڈوں کی زردی، تھی یا روغنِ کچھ میں بھون کر کھائیں۔

مقویٰ باہ غذا

سات انڈوں کی زردی لے کر ایک صفے صاف برتن میں ڈالیں اور اوپر سے شہد خالص اور اسی قدر بکھن ڈال کر نرم آپ پر پکائیں جب انڈے بست ہو جائیں تو اتار لیں اور میدے کی روٹی سے کھائیں۔

مقویٰ باہ غذا

جوان بھیز کا گوشت دوصے دو پیاز ایک حصہ لیں اور اس میں دار چینی ڈال کر پکائیں جب پک کر خشک ہو جانے کے قریب ہو تو اتار کر کھائیں۔

مقویٰ باہ غذا

پھنے ہوئے چنوں کو خوب ہار یک پیس کر چھان لیں اور اسی قدر شہد خالص لیں، ان دونوں چیزوں کو نرم آٹھ پر دوسرے جوش دیں اور پھر اسے نوش کریں۔

مقویٰ باہ غذا

پاؤ بھر پنے کی دال، گائے کے تازہ دودھ میں بھگو کر خوب کوشیں، پانچ انڈے توڑ کر اوپر ڈال کر خوب مالیں، پھر تھی میں بھون کر استعمال کریں۔

مقویٰ باہ غذا

بکری کی پشت کا گوشت لے کر لمبے لمبے پارے بنائیں اور ان پر خوشنجان چھڑک کر گھنٹہ دو گھنٹہ ٹھہرا لیں اور بعد میں بھون کر کھائیں۔

مقویٰ باہ غذا

کالی پنے رات کو پانی میں بھگو دیں، صبح کے وقت سونٹھ میں کر ملا دیں اور پھر پانی چھڑکتے رہیں حتیٰ کہ پنے پھوٹنے لگیں تو گائے کے تھی میں بھون لیں اور اوپر سے نمک چھڑک کر کھائیں۔

مقویٰ باہ غذا

عقرقرہا، جانفل، زنجبیل ہر ایک دو تولہ، دس ماشہ ایلے ہوئے انڈوں کی تیس زردیاں اور ایک سو بیس تولہ خالص شہد میں ملا کر کھانے سے پہلے اور بعد استعمال کریں۔

مقویٰ باہ غذا

پیاز ہر ایک کتر گائے کے تھی میں سرخ کر لیں اور ہاتھ سے مل ڈالیں، اوپر سے انڈے کی زردی ڈال کر نمک مدہر چھڑکیں اور نیم برشت کھائیں، بہت مفید ہے۔

مقویٰ باہ غذا

نمک مدہر کی ترکیب درج ذیل ہے جو مقویٰ باہ غذاؤں اور خاگینہ میں ڈالا جاتا ہے۔ دار قطف، زنجبیل ہر ایک دو تولہ پونے دس ماشہ، قرفل، انیسون ایک ایک تولہ پانچ ماشہ، ساسہ، جوز الطیب ہر ایک ساڑھے سات ماشہ کو ہر ایک چیز کی مقدار ضرورت خاگینہ یا مقویٰ باہ غذاؤں میں چھڑک کر نوش کریں۔

مقویٰ باہ غذا

بھنی ہوئی پیاز میں سالہ ڈال کر کھانا مقویٰ باہ ہے۔ نیم برشت انڈے کی زردی میں اس سالہ کو چھڑک کر رات کو سوتے وقت کھانا ہیجان پیدا کرتا ہے اور مٹی کو بڑھاتا ہے۔

مقویٰ باہ غذا

عرق پیاز ایک حصہ شہد دو حصہ ملا کر نیم آٹھ پر اتا پکائیں کہ پیاز کا مرق سوکھ جائے اور صرف شہد باقی رہ جائے، سوتے وقت رات میں دو گھنٹے کھایا کریں، یہ سرد مزاج آدمیوں کے لیے فائدہ مند ہے۔

مقویٰ باہ غذا

عرق پیاز آدھ سیر، صاف پانی آدھ سیر، شہد ایک سیر، ان تینوں کو ملا کر نرم آٹھ پر اتا پکائیں

کمرق پیاز اور پانی خشک ہو جائے اور سوتے وقت دو قولد دس ماشد یا حسب برداشت کھائیں۔

غذا کو قوت مردی سے گہر تعلق ہے، جو بخوراک ہم روزمرہ کھاتے ہیں وہی معدہ میں ہم عمل کے بعد خون پیدا کرتی ہے اور پھر خون سے خصلیوں کے عمل کے ذریعہ یعنی مادہ قولد تیار ہوتا ہے جو زندگی کا جوہر خاص اور لازمی کا پرچار ہے لہذا ہمیشہ ایسی غذاؤں کا اہتمام رکھنا چاہیے جن سے قوت مردی ہمیشہ قائم رہے اور جسمانی قوت میں بھی فرق نہ آئے نیز دل و دماغ بھی کمزور نہ ہونے پائیں اور باہر کو نقصان پہنچانے والی غذاؤں سے پرہیز کریں۔

ذیل میں ہر نوع مفقویہ یا مفردہ نقصان میں تحریر کی جاتی ہیں:

اجناس میں کھجور، چنا، پالکا، لوبیا، ماش، مونگ، چاول، (پہلے پلاؤ پر پانی)، مکمل، بولہ، مونگ پھلی وغیرہ۔

نباتات میں پیاز، لہسن، اروی، بھنڈی، شافلم، کدو، چتندر، گاجر، شکر قند، آلو، رتا، سوٹھ، اورک، سنگھاڑا خشک، خشکاش، سیوس اسپنول، ڈھاک کا گوئد، بیول کا گوئد، برگد کا دودھ، ریش برگد وغیرہ۔

پھلوں میں میٹھا آم، انور شیریں، انار شیریں، کیلا، انجیر سیب، ناشپاتی، امرود، خربوزہ وغیرہ۔ خشک میوہ جات میں پست، بادام، چانغوزہ، کھانہ، چھوڑا، کھجور، کشمش، موز (مٹکا)، کھوپرا (گری) زیتون، خروٹ، خوبانی، فندق وغیرہ۔

حیوانات میں تمام حلال پرندوں کا گوشت اور ان کا مغز چوزہ مرغ، کبوتر، بٹر، چتر، لواء، قاز، مرغابی، بلیغ اور ان کے انڈے، چڑے، تازہ مچھلی مغز مخصوصاً دھو، دودھ گائے، بھینس، دہی، بھن، گھی جو ان بکرے کا گوشت، سری پائے، بکلی، گودے دار ہڈیوں کی پختی جو ان بکرے کی حصے جو خنیک کے یہاں کرکڑی مرغیوں میں مسکوں میں حلال ہیں۔

مصلحات جات میں لوگ، سیاہ مرچ، دار چینی، زعفران، جاوتری، جافنل، الائچی وغیرہ۔ ایسی اشیاء جن کا کثرت استعمال باہر کے لیے نقصان دہ ہے ان میں ہر قسم کے ترش پھل، اچار چٹنی، املی، کیٹ، سرکہ، نیبو، آم کی کھٹائی وغیرہ زیادتی کے ساتھ لال مرچ، گرم مصالحات جات زیادتی کے ساتھ چائے و کافی، صوف، ہرا دھند وغیرہ شامل ہیں۔

خرما و کھجور

خرے و کھجور کو قوت باہر سے خصوصی مناسبت ہے۔ اسی لیے عقد و نکاح کو موقعہ پر چھوہاروں کے تقسیم کیے جانے کا قدیمی رواج چلا آ رہا ہے، چھوہارے کا چوستا پیاس کو دفع کرنا

ہے۔ اکثر علوہ جات میں اسی وجہ سے اس کو شال کیا جاتا ہے۔ طب کی کتابوں میں بھی خرے کا استعمال باہر کے لیے مفید بتایا گیا ہے۔ اگر کھجور سے بہتر کوئی اور چیز ہوتی تو اللہ رب العزت حضرت مریم کو ولادت عیسیٰ کے وقت وہی چیز کھاتا، قرآن پاک کی سورہ مریم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو حکم فرمایا کہ کھجور کا تنا چکڑ کر اپنی طرف بلاؤ تم پر تازہ پکی کھجوریں گر پڑیں گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ خرے کے لیے کھجور سے بہتر کوئی غذا نہیں۔ حکماء نے لکھا ہے کہ کھجور سے نفاس کا خون جس کے ذریعہ اندر کی گندگی خارج ہوتی ہے، خوب بہتا ہے اور عورت کے مزاج میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور قوت آتی ہے۔ کھجور گول کو نرم کرتی ہے اور ولادت سے رگوں میں جو کچھ جات کا درد ہوتا ہے اس کو دفع کر دیتی ہیں۔

شہد

ابو نعیم نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ کے نزدیک شہد بہت پیارا اور عزیز تھا خصوصاً گوشت شہد اس لیے زیادہ محبوب تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس میں شفا ہے اور حکماء نے شہد کے لیے شافرا کے لیے ہیں نہار منہ چائے سے بلیغ دور کرتا ہے، معدہ صاف کرتا ہے۔ فضلات کو دفع کرتا ہے، سہلے کھولتا ہے، معدہ کو اعتدال پر لاتا ہے، دماغ کو قوت دیتا ہے، حرارت عزیز کی کو قوتی کرتا ہے، قوت باہر میں تحریک پیدا کرتا ہے، مثانہ کے لیے مفید ہے، سنگ مثانہ کو دور کرتا ہے اور پیشاب بند ہونے کو کھولتا ہے، فالج اور لقوہ کے لیے مفید ہے۔ ریاہ خارج کرتا ہے اور بھوک زیادہ لگاتا ہے۔

شہد کے بارے میں زمانہ قدیم کے اطباء نے طرح طرح کے مسک فوائد کو بیان کیا ہے۔ قوت باہر کے لیے جس قدر مفید شہد ہے اس قدر کوئی دوسری شے مفید ثابت نہیں ہو سکی ہے۔ اس کے روزانہ استعمال سے مادہ تولید کی افزائش میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کے بنائے ہوئے طلاء سے عسوی کمزوری دور ہوتی ہے، شہد مسک بھی ہے اور امساک بھی پیدا کرتا ہے علاوہ ازیں یہ مغفلہ بھی ہے، زمانہ قدیم سے ہی اسے طلاء کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے، مباشرت میں اس سے لطف بردھتا ہے سستی و نامردی کے نشوں میں اس کا استعمال جدید و قدیم اطباء کثرت سے کرتے چلے آئے ہیں۔

دودھ

ابو نعیم نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ پینے کی چیزوں میں رسول اللہ کے نزدیک

دودھ بہت عزیز تھا۔ علماء نے لکھا ہے کہ اس میں حکمت یہ ہے کہ دودھ قوت باہ پیدا کرتا ہے۔ بدن کی خشکی دور کرتا ہے اور جلد بھسم ہو کر غذا کے قائم مقام ہو جاتا ہے، منی پیدا کرتا ہے، چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے، خراب فضلات کو نکالتا ہے، دماغ کو قوی کرتا ہے۔

لہسن

امام جلال الدین سیوطی نے جمع الجوامع میں دہلی سے ایک روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! لہسن کھایا کرو اس سے علاج کیا کرو کیونکہ اس میں بیماریوں سے شفا ہے، اس حدیث کی صحت میں اگرچہ علماء کو کلام ہے مگر اطباء کے نزدیک لہسن میں بہت فوائد ہیں، یہ درم کو تحلیل کرتا ہے، جین کو کھولتا ہے، پیشاب جاری کرتا ہے، معدہ سے ریاخ نکالتا ہے۔ مرطوب مزاج والوں کی منی کو خشک کرتا ہے، معدہ اور جوڑوں کے درد کو فائدہ پہنچاتا ہے، چہرہ پر رعنائی پیدا کرتا ہے شقیق انفس مادر عرش میں مفید ہے مگر حاملہ کے لیے اس کا کثرت سے استعمال نقصان دہ ہے، آیوروید میں اس کے بے شمار فوائد تحریر کیے گئے ہیں بلکہ اس کو امرت (آب حیات) شمار کیا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”اس کو کچا کھا کر مسجد میں نہ آیا کرو۔“

زعفران

مقوی، معدہ اور مقوی قلب و جگر ہے، دوسری ادویات میں شامل کرنے سے ان کے اثرات کو تیز اور سریع الاثر بناتا ہے، زبردست مقوی باہ ہے، دل و دماغ اور بصارت کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔

خوشبو

خوشبو کا روح انسانی سے خصوصی تعلق ہے۔ اس کا اثر دل و دماغ پر فوراً بجلی کی مانند ہوتا ہے۔ خوشبو طبیعت میں سرور و انبساط پیدا کرتی ہے۔ اسی لیے شادی کے موقع پر دلہنوں کو پھولوں کے گجرے پہنائے جاتے ہیں اور خوشبو میں بسایا جاتا ہے، خوشبو اور باہ میں گہرا تعلق ہے اور مقناطیسی کشش ہے، آنحضرت ﷺ اپنے سر اور ریش مبارک پر مشک لگایا کرتے تھے، سفر السعاده میں لکھا ہے کہ حضور مکی خدمت میں جب کوئی خوشبو پیش کرتا تو آپ اس کو رد نہ فرماتے اور آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر کوئی شخص خوشبو دے تو اس کو رد نہ کرو۔

